عملی قواعدِ اُردو

کتاب گھر علی گڑھ

عملی قواعدِ اُردو

حصّہ سوم

منظور شدہ برائے

امتحان ہائی اسکول مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ادیب ماہر جامعہ اردو علی گڑھ

مرتبہ

جناب ظہیر الدین احمد صاحب ظہیر علوی ایم اے، ایل ایل بی (علیگ)

لکچرر شعبۂ اُردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جس کو

"کتاب گھر علی گڑھ" سے شائع کیا گیا

۱۹۵۲ء

(مطبوعہ مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ)

قیمت ۱۲/
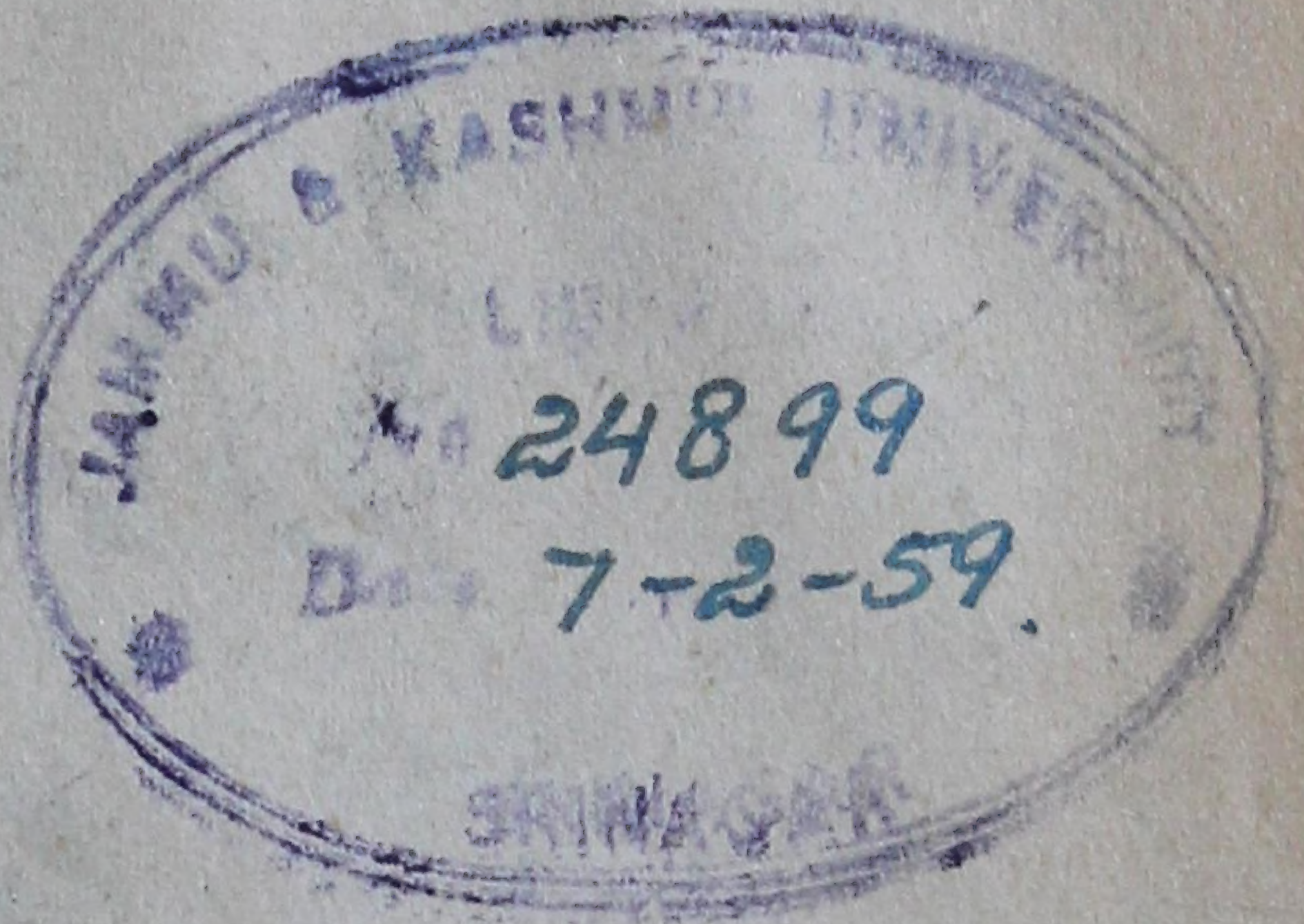
پیش نامہ

ہماری ہندوستانی زبان (المعروف بہ اُردو) کی قواعد خدا جھوٹ نہ
بلوائے تو ہزاروں ہی ہوں گی لیکن وہی کہ طلبا، ان کے میدان میں
قدم رکھتے ہی بجائے اصول و قواعد اور زبان کی معلومات بہم پہنچانے
کے خود کو ایک طلسم میں محصور پانے لگتے ہیں جس کی طلسم کشائی فرہاد کی
کوہ کنی سے کم ثابت نہیں ہوتی، مگر جنگِ عظیم کے بعد جو ترقیات علمی و فنی
تصنیفات و تالیفات کے ذیل میں وجود میں آئیں ان کے دوش بدوش
فنِ قواعد نے بھی ایک نمایاں ترقی کی ہے اور وضع قدیم سے قطع نظر،
طرزِ جدید پر لکھی ہوئی قواعد کی بھی کمی باقی نہیں رہی نیز ہمارے سلیم المذاق
ماہرینِ فن برابر اس دھن میں لگے ہوئے ہیں کہ فنِ قواعد جامع مگر سہل
و دلچسپ صورت کے ساتھ مدون ہو جائے۔
پیش نظر کتاب "علمی قواعد اُردو" اسی مبارک ارادے کی ایک علمی

شکل ہے جس کو سید ظہیر الدین احمد ظہیر علوی ایم اے (اردو) ایم اے (فارسی) اور ایل ایل بی (علیگ) لیکچرر شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے بڑی کد و کاوش کے بعد تین حصوں میں مدوّن کیا ہے۔

فاضل مصنف نے ایک آموزوں اور تدریجی معیار کے مطابق ہر مسئلے کو سمجھانے سے پہلے کوئی مصور، منثور یا منظوم قصہ، کہانی، لطیفہ، دلچسپ مضمون یا پھڑکتے ہوئے اشعار کا مجموعہ حوالۂ قلم کیا ہے۔ یہ سرمایہ زیادہ تر مستند اساتذہ کے کلام سے بہم پہنچایا گیا ہے۔ پھر اس میں اسی مسئلہ سے متعلق امثلہ منتخب کی ہیں اور اس کے بعد استقرائی طور پر ان سے مسائل اخذ کر کے ان کی تعریفات لکھی ہیں اور آخر میں ایسی اچھی مشقیں دی ہیں کہ سیکھے ہوئے مسائل نہایت عمدگی کے ساتھ عملی طور پر جاری ہو جائیں اور اس طرح فی الحقیقت یہ اسم با مسمّٰی "عملی قواعد اردو" ہے۔

قصے، کہانیاں اور لطیفے بہت ہی دل چسپ اور سبق آموز ہیں اور مضامین گوناگوں مفاد سے پُر، دورِ حاضرہ کا قریب قریب کوئی شہری و دیہاتی عنوان ایسا نہیں جو اس کتاب میں نہ آگیا ہو۔ پھر لطف یہ کہ جہاں یہ کتاب لڑکوں کی دل کشی کا سبب ہو سکتی ہے۔ لڑکیوں کی دلچسپی کا باعث بھی ہو گی۔ اور آیندہ پیدا ہونے والی نسل کے لئے تعلیمی فضا میں ایک بہترین کتاب ثابت ہو گی۔

پہلا حصہ فن قواعد کی ابتدائی منزل ہے جس کو "تعارف قواعد" کہا جائے تو بے جا نہیں۔ اس میں بہت سی دل چسپ کہانیوں سے

مسائل اخذ کرائے گئے ہیں۔

دوسرا حصّہ پہلے حصّے سے گویا کچھ زیادہ (ضرورت درجہ کے مطابق) تفصیلات و اضافہ جات پر مشتمل ہے، اس میں علاوہ قصّے اور کہانیوں کے مفید و معلوماتی مضامین بھی اخذ مسائل کے لئے دئے گئے ہیں۔

تیسرا حصّہ دوسرے سے زیادہ تدریجی تفصیلات، تشریحات اور معلومات پر حاوی ہے، اس میں علاوہ مفید مضامین کے اساتذہ کے بہترین، منتخب اور کارآمد اشعار بھی اخذ قواعد کے لئے حوالۂ قلم کئے گئے ہیں۔

ان خوبیوں کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زیادہ اچھے اور دلچسپ طریقے سے اب تک کوئی قواعد نہیں لکھی گئی کہ باتوں ہی باتوں میں قواعد آجائے، طالب علم کا جی نہ گھبرانے پائے بلکہ وہ دلچسپی کے ساتھ قصّے، کہانیاں پڑھے، اور ضمناً مسائل قواعد سے بخوبی واقف ہو جائے، پھر لطف یہ کہ ورناکیولر اور انگلو ورناکیولر دونوں قسم کے مدرس کے لئے یکساں مفید ہے (کیوں کہ لائق مصنف نے انگریزی طرز پر اس کو مدوّن کیا ہے) اس کے علاوہ قواعد کے ساتھ ساتھ طلباء میں انشاپردازی کا ملکہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

میری رائے میں یہ اُردو کی ایک بہترین قواعد ہے جو نہ صرف

بچوں بلکہ (زبان سے واقفیت حاصل کرنے والے) ہر شخص کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

عبداللطیف خاں کشتہ قادری

منشی فاضل (آنرز ان پرشین پنجاب)

اعلیٰ قابل (اُردو الہ آباد)

مدرس اردو فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول یو۔پی

عملی قواعد اردو

حصۂ سوم

فہرست مضامین

عملی قواعدِ اردو

حصۂ سوم

اسم کا بیان

سبق (۱) مولانا حالی

خواجہ الطاف حسین نام، حالی تخلص، شمس العلما خطاب خواجہ ایزد بخش کے بیٹے تھے۔ پانی پت (ضلع کرنال) کے ایک معزز خاندان سے تھے۔ عہد قدیم کی رسم کے مطابق آپ نے سید جعفر علی سے فارسی اور حاجی محمد ابراہیم حسین انصاری سے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۷ سال کی عمر سے اکثر دہلی میں رہے۔ منطق اور فلسفہ کی تکمیل کی۔ عنفوانِ شباب میں نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ رئیس جہانگیر آباد کے صاحبزادوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ کچھ دنوں نواب صاحب موصوف سے اصلاح لی اور پھر نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ مرزا اسد اللہ خاں غالب المعروف مرزا نوشہ کے شاگرد ہو گئے جو ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے شعرائے دربار

اور ہندوستان کے شعرا میں ایک عالی پایہ اور صاحب طرز شاعر تھے۔
پنجاب بک ڈپو لاہور کی ملازمت کے زمانہ میں کرنیل ہالرائڈ کی قایم
کردہ مناظموں میں بڑی کامیاب نظمیں لکھیں۔ رفتہ رفتہ حیدرآباد سے وظیفہ
مل گیا اور آخر وقت تک قومی اور فطری نظموں اور مفید کتابوں کے لکھنے میں
مصروف رہ کر ۱۹۱۴ء میں تقریباً ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔
مولانا نے وطنی شاعری کی بنیاد ڈالی قومی شاعری کو کمال پر پہنچایا۔
سادگی، صفائی، جذبات درد و تاثیر آپ کے کلام کا جوہر ہے۔ یوں تو
آپ کی تصانیف بے شمار ہیں مگر مسدس مدّ و جزر اسلام یادگار غالب
اور مقدمہ شعر و شاعری نے لازوال شہرت پائی ہے۔

۱۔ اسم معرفہ کی قسمیں

مولانا حالی کے مندرجۂ بالا حالات پڑھو! خط کشیدہ اور اُن میں
سے منتخب کردہ مندرجۂ ذیل پر غور کرو۔
(۱) الطاف حسین۔ دہلی۔ یادگار غالب (۲) حالی (۳) شمس العلماء
(۴) سیّد (۵) مرزا نوشہ (۶) ابو ظفر۔
دیکھو! یہ سب اسم معرفہ ہیں۔ معرفہ کی تعریف پڑھ چکے ہو۔ اُس اسم
کو کہتے ہیں جو کسی خاص شخص چیز یا جگہ کا نام ہو۔
نمبر (۱) والے اسموں میں الطاف حسین ایک خاص بزرگ شاعر کا
نام ہے۔ دہلی ایک خاص شہر کا اور یادگار غالب ایک خاص کتاب کا اور

یہ سب اصلی نام ہیں کسی آدمی، جگہ یا چیز کے اصلی نام کو "علم" کہتے ہیں۔

نمبر (۲) والا نام ایسا نام ہے جو الطاف حسین صاحب نے اپنے اشعار میں لکھنے کے لئے رکھ لیا تھا اور وہ اسی شاعرانہ نام سے مشہور ہیں۔ ایسے نام کو "تخلص" کہتے ہیں۔

نمبر (۳) والا نام ایسا نام ہے جو بادشاہ سلامت کی طرف سے خاص خاص لوگوں کو دیا جاتا ہے ایسے نام کو "خطاب" کہتے ہیں۔

نمبر (۴) والا نام خاندان سادات سے ہونے کے وصف کی وجہ سے پڑ گیا ہے ایسے وصفی نام کو "لقب" کہتے ہیں

نمبر (۵) والا نام ہے جو غالب صاحب کے بزرگوں نے پیار میں رکھ دیا تھا ایسے نام کو "عرف" کہتے ہیں۔

نمبر (۶) والے نام کے معنی ہیں "فتح کا باپ" اور اولاد کی نسبت سے رکھا ہوا نام ہے ایسے نام کو "کنیت" کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ **علم** ۔ وہ اسم معرفہ ہے جو کسی شخص، چیز یا جگہ کا اصلی نام ہو جیسے:۔ جہانگیر۔ آگرہ۔ تاج محل

۲۔ **تخلص** ۔ وہ شاعرانہ نام ہے جس کو کوئی شاعر اپنے کلام میں لکھنے کے لئے رکھے جیسے :۔ انیس۔ دبیر۔ چکبست

۳۔ **خطاب** ۔ وہ اعزازی نام ہے جو کسی بادشاہ یا راجہ کی جانب سے دیا جائے جیسے:۔ خان بہادر۔ رائے بہادر۔

۴ لقب۔ وہ وصفی نام ہے جو کسی خاص خوبی کی وجہ سے پڑ جائے
جیسے :۔ مسیحا (حضرت عیسیٰ کا لقب) اور بلبلِ ہند (سروجنی نائیڈو کا لقب)
۵۔ عُرف۔ وہ نام ہے جو پیار میں یا کسی کو ذلیل کرنے کے لئے رکھ دیا
جائے جیسے :۔ اکبر الہ آبادی کے اس شعر میں ؎

بُدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں　　گو گردِ راہ ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

خط کشیدہ (مولانا عبد الباری فرنگی محل مرحوم کا پیار کا عرف ہے)
یادداشت۔ (۱) عرف کبھی اصلی نام کا جزو (۲) اور کبھی اصلی نام کا بگڑا
ہوا کوئی حصہ بھی ہوتا ہے جیسے :۔ کالے خاں کسی کا نام ہے تو (۱) کالے صاحب
(۲) کلوا۔
۶۔ کُنیت۔ وہ نام ہے جو اولاد کی نسبت سے رکھ دیا گیا ہو جیسے :۔
کسی کے بچّہ کا نام نسیم ہو اور لوگ اس کے ماں باپ کو یا ماں یا باپ ہم کو
نسیم کا باپ۔ نسیم کی ماں کہہ کر پکاریں۔
یادداشت۔ کُنیت درحقیقت عرب کا دستور تھا جو ہر نام کے ساتھ
ضرور ہوتی تھی جیسے :۔ ابوالحسن حضرت علیؓ کی کُنیت ہے

عمل و مشق

۱۔ عبارت بالا میں سے اقسام معرفہ کی اور مثالیں چھانٹ کر اپنی کاپی پر لکھو۔
۲۔ ان اشعار میں سے اسم معرفہ کی اقسام کے تحت میں آنے والے
الفاظ کو چھانٹ کر ان کی قسم وار فہرستیں بناؤ۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اُس کی وہ گلستاں ہمارا
پربت وہ سب سے اُونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
اقبالؔ کوئی محرم ملتا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

آتش بلند دل کی نہ تھی ورنہ اے کلیم!
یک شعلہ برق خرمن صد کوہِ طور تھا
باغ و بہار آتشِ نمرود کو کیا
مشکل کے وقت حامی ہوا تو خلیل کا
اسی سبب سے تو کھنچتا ہے عطر مٹی کا
بسی ہوئی ہے زمیں میں ابو تراب کی بو

(۳) فرق سمجھاؤ۔

(الف) لقب اور خطاب کا دس دس مثالیں دے کر۔

(ب) عرف اور تخلص کا پانچ پانچ مثالیں دے کر۔

۴۔ اقسامِ معرفہ کا یہ نقشہ اپنی کاپی پر کھینچو اور اپنے تازہ سبقوں میں سے اسماء چھانٹ کر اس کی خانہ پری کرتے رہا کرو۔

اسمِ معرفہ

کُنیّت	لقب	خطاب	عُرف	تخلص	علم

۵۔ کُنیّت کی دس مثالیں دو۔

سبق-۲

زَلزلہ

زمین کا ہلنا اور لرزنا "زلزلہ" (بھونچال) کہلاتا ہے۔ کہتے ہیں جس ملک میں انسانوں سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوتے ہیں وہاں زمین کانپنے لگتی ہے اور اس طرح قہر خداوندی نازل ہوتا ہے اور اس کے اسباب کے متعلق عجیب غریب شاعرانہ روایتیں بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ "زمین گناہوں کی زیادتی دیکھ کر جب خوف خدا سے کانپا کرتی ہے تو زلزلہ آتا ہے" کسی کا مقولہ ہے کہ "جو گائے زمین کو اپنے سینگ پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ جب وہ تھک جاتی ہے اور سینگ بدلنے لگتی ہے تو بھونچال آجاتا ہے۔" اور یہ سب بعید از قیاس روایات ہیں۔

جاننے والوں نے جو تحقیقات کی ہے اور جو وجوہات بتائے ہیں وہ سمجھ میں آنے والے ہیں وہ کہتے ہیں "بعض زمینوں میں شورے اور گندھک کے اجزا ہوتے ہیں جو جوش کھا کر ابخرے پیدا کرتے ہیں اور وہ ابخرے باہر نکلنے کے واسطے حرکت کرتے ہیں اور جب زمین کی کثافت کی وجہ سے وہ بخارات نہیں نکل سکتے تو زمین ہلنے لگتی ہے اور زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بھڑکنے کے اسباب جس قدر کم ہوتے ہیں اسی قدر جُنبش ہلکی ہوتی ہے

اور ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی جہاز میں بیٹھنے والا محسوس کرتا ہے۔
زلزلہ اکثر چشم زدن میں موقوف ہو جاتا ہے اور کبھی مسلسل کئی گھنٹوں بلکہ دنوں تک رہتا ہے۔ اس کے صدمے سے مکانات شق ہی نہیں ہو جاتے بلکہ جڑ بنیاد سے گر پڑتے ہیں، جیسا کہ ہمارے ملک میں کوئٹہ اور بہار میں ہوا کہ ان جگہوں کو اس موذی نے تباہ و برباد کر کے چھوڑا۔
جب شورہ اور گندھک کے اجزا مل جاتے ہیں اور بخوبی جوش پیدا ہو جاتا ہے تو زمین پھٹ جاتی ہے اور لاوہ یا مادّہ آتش فشاں نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ کبھی اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ دُور تک آگ کا دریا لہراتا نظر آتا ہے۔ (ماخوذ)

۲۔ بناوٹ کی حیثیت سے اِسم کی قسمیں

جامد۔ مصدر۔ مشتق

(۱) زمین۔ شورہ۔ گندھک۔
(۲) ہلنا۔ لرزنا۔ کانپنا۔
(۳) جاننے والوں۔ بیٹھنے والا۔

تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کسی چیز کے نام کو کہتے ہیں۔ ہم نے اوپر کی عبارت میں سے چند اسم چھانٹ کر انھیں تین سطروں میں لکھا ہے۔
دیکھو! نمبر (۱) والے اسموں زمین، شورہ، گندھک کی بناوٹ پر

غور کرو گے تو تم کو معلوم ہو گا کہ یہ ایسے اسم ہیں جو اپنے مستقل معنوں کے لئے بنائے گئے ہیں اور یہ نہ خود کسی دوسرے کلمہ سے بنے ہیں اور نہ ان سے کوئی اور کلمہ بن سکتا ہے۔ ایسے اسم کو جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہوا ور نہ اس سے کوئی دوسرا کلمہ بنایا جائے "جامد" کہتے ہیں۔

نمبر (۲) والے اسم ہلنا، لرزنا اور کانپنا کاموں کے نام ہیں اور اس لئے اسم ہیں ان کی بناوٹ پر بھی غور کرو! یہ خود تو کسی دوسرے لفظ سے نہیں بنے ہیں مگر ان سے دوسرے کلمے بنائے جا سکتے ہیں جیسے:- کانپنا سے کانپنے والا۔ کانپنے لگتی ہے۔ کپکپاہٹ وغیرہ اسی طرح لرزنا سے لرزنے والا۔ لرزا۔ لرزتا ہے۔ لرزنے لگا وغیرہ یہ ایسے اسم کو جو خود تو کسی کلمے سے نہ بنا ہو مگر اس سے اور کلمات بنائے جا سکیں "مصدر" کہتے ہیں۔

نمبر (۳) والے اسم جاننے والوں اور بیٹھنے والا کی بناوٹ کو دیکھو! یہ جاننا اور بیٹھنا مصدروں سے بنے ہیں ایسے اسم کو جو مصدر سے بنا ہو اسم "مشتق" کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ

۲- اسم کی بحیثیت بناوٹ تین قسمیں ہوتی ہیں:-

۱- جامد- وہ اسم ہے جو خود کسی کلمہ سے بنا ہو اور نہ اُس سے کوئی اور کلمہ بنے جیسے:- گھڑی- چاند- قلم-

یادداشت - نکرہ اور معرفہ کے تحت میں تم نے جس قدر اسموں کا حال پڑھا ہے ان سب کو "اسم جامد" سمجھنا چاہیے۔

۲۔ مصدر۔ وہ اسم ہے جو خود کسی کلمہ سے نہ بنا ہو مگر اس سے اور کلمے بن سکیں جیسے :۔ سوچنا ۔ کھانا ۔ پڑھنا ۔
۳۔ مشتق ۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو جیسے :۔ سوچا ہوا ۔ کھانے والا ۔ پڑھائی ۔

عمل و مشق

ذیل کی عبارت میں سے جامد ۔ مصدر ۔ اور مشتق پہچان کر اپنی کاپی پر نیچے دیئے ہوئے نقشہ کی خانہ پری کرو ۔

بگھیرے نے بیٹھک بدل کر زمین پر زور سے پنجہ مارا اور کہا "میں بگھیرا ہوں لیکن آدمیوں میں پلا ہوں اس لئے میرا دل تمہاری چاہت میں گرفتار ہے تمہاری نظر کے سامنے کسی کا نہ ٹھہرنا" دوسروں سے عقل میں تمہارا زیادہ ہونا" ہمدرد بنکر بھیڑیوں کے تلووں سے کانٹے نکالنا" یہی عداوت کے اسباب ہیں ۔ فقط تمہارا انسان ہونا عداوت کی دلیل ہے ۔
"زلفی کی تیوری پر بل پڑتے ہی کالی کالی جھٹی ہوئی بھوؤں کے نیچے دیدے سُرخ ہوگئے اور آزردہ ہو کر بولا "بھائی! مجھے خبر نہ تھی کہ بھلائی کرو برائی سے یہ بات تو کچھ سمجھ میں نہیں آتی"!

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسموں کا نقشہ

جَامد	مَصدر	مشتق
بگھیرا	ٹھرنا	بیٹھک
....		....

۲۔ مندرجہ ذیل کن مصدروں سے مشتق ہیں۔
چھپائی۔ بھکیت۔ پیاؤ۔ دھونکنی۔ اُڑان۔ چرنے والا۔ گھبرایا ہوا۔
۳۔ مندرجہ ذیل سے اسم مشتق بناؤ۔
کاڑھنا۔ باندھنا۔ گرنا۔ ملنا۔ بونا۔ گوڑنا۔ جوتنا۔
۴۔ اپنی یادداشت سے (۲۰) اسم جامد (۲۰) مصدر اور (۲۰) اسم مشتق اپنی کاپی پر لکھو۔
۵۔ اپنے تازہ سبقوں میں سے ۲۔ ۲ جامد۔ مصدر اور مشتق ہمیشہ چھانٹ کر اوپر کے نقشہ کی خانہ پُری کرتے رہا کرو۔

سبق ۔ ۳

چند شعر

جہاں بیٹھنا پھر نہ اُٹھنا اُسے محبت میں دن رات گھٹنا اسے
نوازا بہت بے نواؤں کو تو نے تونگر بنایا گداؤں کو تو نے
لرزتا ہے مرا دل رحمتِ مہرِ درخشاں پر میں ہوں وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیاباں پر
دل اس محبت سے کیوں بھا گیا ہے ہمیں یاروں سے شرمانا پڑا ہے
اکسیر پر بوالہوس اتنا نہ ناز کرنا بہتر ہے کیمیا سے دل کا گداز کرنا

۳۔ بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی قسمیں

۱۔ بیٹھنا۔ اٹھنا۔ گھٹنا۔

۲۔ (الف) شرمانا (ب) ناز کرنا۔ گداز کرنا۔

اشعار بالا میں جو مصدر آئے ہیں ان کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر کے لکھا ہے۔ ان کی بناوٹ پر غور کرو!۔

دیکھو نمبر (۱) والے مصادر مفرد ہیں، ہندی زبان کے ہیں اور مصدری معنی کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ہندی زبان کے مفرد مصدروں کو "مصدر اصلی" کہتے ہیں۔

نمبر (۲) والے مصادر دو طرح کے ہوتے ہیں (الف) شرمانا فارسی کے

لفظ پر مصدر کی علامت "نا" بڑھا کر بنایا ہوا مصدر اور (ب) ناز کرنا۔ گداز کرنا ہندی مصدر "کرنا" سے پہلے فارسی الفاظ "ناز" اور "گداز" لگا کر بنائے گئے ہیں۔ ایسے مصدر کو جو دوسری زبانوں کے لفظوں میں ہندی مصدر یا علامت مصدر لگا کر بنایا گیا ہو "مصدر جعلی (یا فرعی)" کہتے ہیں پس معلوم ہوا کہ

(۴) بلحاظ بناوٹ کے مصدر کی دو قسمیں ہوتی ہیں:۔

۱۔ مصدر اصلی۔ ہندی زبان کا وہ مصدر ہے جو بلا کسی تغیر اور اضافہ کے اُردو میں استعمال ہوتا ہو جیسے:۔ کرنا۔ آنا۔ لانا وغیرہ

۲۔ مصدر جعلی (یا فرعی)۔ وہ مصدر ہے جو غیر زبانوں کے الفاظ میں ہندی مصدر یا علامت مصدر کے لگانے سے بنایا گیا ہو جیسے:۔ قرض لینا۔ کشتی لڑنا۔ ڈول لگانا (ہندی مصادر پر غیر زبانوں کے الفاظ بڑھا کر) اور خرچنا۔ لرزنا۔ نوازنا (غیر زبانوں کے الفاظ پر علامت مصدر لگا کر)۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل عبارت میں سے اصلی اور جعلی مصدر چھانٹ کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ۔

باپ جب انسانی ارتقا کی پوری داستان سُنا چکا تو آخر میں بیٹے سے کہنے لگا۔ "ہر شخص کے حالات جُدا جُدا ہیں اور ہر شخص کو ان حالات میں رہ کر تھوڑی

بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے میری نصیحتوں پر عمل کرنا تمام مشکلات کا مقابلہ کرنا اور اپنی ہستی کو قایم رکھنا لیکن حد سے نہ بڑھنا ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے دوسروں کی حق تلفی ہو۔ زندہ رہنا اور دوسروں کو زندہ رہنے دینا وقار و خودداری کی زندگی بسر کرنا اور بسر کرنے دینا خدمت خلق کے مقابلہ میں ذاتی فائدے کا خیال نہ کرنا (ماخوذ)

۲۔ ذیل کے مصادر کی تشریح کر کے بتاؤ کہ یہ کس طرح بنے ہیں۔
قبولنا۔ آزمانا۔ فرمانا۔ رنجیدہ کرنا۔ آداب بجالانا۔ احتیاط کرنا۔ بخشنا۔ لیکچر دینا۔

۳۔ ان سے مصدر جعلی بناؤ
خرید۔ فروخت۔ تراش۔ اذیت۔ اجازت۔ تسلیم۔ قہقہہ۔ شروع

۴۔ ذیل میں ہم مصدر کا ایک نقشہ دیتے ہیں اُسے اپنی کاپی پر کھینچو اور اپنے تازہ سبقوں میں سے اس کی خانہ پُری کرتے رہا کرو:۔

مصدر	
اصلی	جعلی

سبق-۴

عِلم

کیا کوہساروں کو مسمار اس نے بنایا سمندر کو بازار اس نے
زمینوں کو منوایا دوّار اس نے ثوابت کو ٹھیرایا سیّار اس نے
لیا بھاپ سے کام لشکر کشی کا
دیا پتلیوں کو سکت آدمی کا

یہ پتھر کا ایندھن ہے جلوانے والا جہازوں کو خشکی میں چلوانے والا
صداؤں کو سانچے میں ڈھلوانے والا زمیں کے خزانے اُگلوانے والا
یہی برق کو نامہ بر ہے بناتا
یہی آدمی کو ہے بے پر اُڑاتا

جنھوں نے بنایا اسے اپنا یاور ہر اک راہ میں اس کو ٹھیرایا رہبر
یہ قول آج کل صادق آتا ہے ان پر کہ اک نوع ہے نوعِ انساں سے بہتر
الگ سب سے کام انکے اور طور ہیں کچھ
اگر سب ہیں انساں تو وہ اور ہیں کچھ

(حالیؔ)

۴۔ مصدر متعدی المتعدی اور اُس کا بنانا

(۱) کیا۔ بنایا۔

(۲) منوایا۔ اُگلوانے والا۔

(۳) ٹھیرایا۔ چلوانے والا۔

اشعار بالا میں جو فعل یا اسم مشتق آئے ہیں اُن میں سے کچھ چھانٹ کر ہم نے تین سطروں میں لکھ دیئے ہیں۔ یہ سب متعدی مصدروں سے بنے ہوئے ہیں مگر ان کے معنی میں باہم کر تھوڑا سا فرق ہے۔

دیکھو! نمبر (۱) والے فعل کیا اور بنایا سے معلوم ہوتا ہے کہ فاعل نے فعل اپنی مرضی سے کیا ہے یہ کرنا اور بنانا مصدر سے بنے ہیں مگر نمبر (۲) اور (۳) کے فعلوں منوایا اور ٹھیرایا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاعل کا فعل کسی دوسرے شخص کی مرضی سے ہوا ہے۔ یہ منوانا اور ٹھیرانا مصادر سے بنے ہیں اور ایسے مصدر کو جس سے کسی ایسے کام کا نام معلوم ہو جس کا باعث دوسرا شخص ہے اس کو "متعدی المتعدی (یا طریق تعدیہ)" کہتے ہیں۔

(۴) **مصدر متعدی المتعدی (یا طریق تعدیہ)** وہ مصدر ہے جس سے کسی ایسے کام کا نام معلوم ہو جس کے فاعل کے فعل کا باعث کوئی دوسرا ہو۔ جیسے:۔ اٹھوانا۔ گٹھوانا۔ لسوانا۔

اب ذرا متعدی المتعدی کی بناوٹ پر غور کرو منوانا۔ اُگلوانا۔ چلوانا

علی الترتیب بنانا۔ اُگلنا اور جلانا سے بنے ہوئے ہیں جو مصدر متعدی ہیں اور ٹھیرانا مصدر ٹھیرنا سے (کہ مصدر لازم) ہے بنا ہوا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مصدر متعدی المتعدی مصدر متعدی یا لازم سے بنایا جاتا ہے۔

(۵) **متعدی المتعدی بنانے کا قاعدہ** ۔ مصدر متعدی المتعدی مصدر لازم متعدی سے اس طرح بنایا جاتا ہے۔

(۱) عام طور پر ماضی مطلق کے آگے "نا" یا مادہ مصدر اور علامت مصدر کے مابین "وا" بڑھانے سے جیسے:۔ لکھا سے لکھانا اور لکھوانا۔ پڑھنا سے پڑھانا اور پڑھوانا۔

(۲) اگر ماضی مطلق کا دوسرا حرف علت (و۔ ا۔ ی) میں سے کوئی ہو تو اسے گرا کر "نا" لگانے سے جیسے:۔ بھاگنا سے بھگانا۔ سیکھنا سے سکھانا۔ توڑنا سے تڑانا۔

(۳) حرفِ اوّل کی حرکت کے موافق حرفِ علت بڑھانے سے یعنی اگر پہلا حرف زبر دار ہے تو الف زیر دار ہے تو یٔ مجہول و پیش دار ہے تو واؤ زیادہ کر دیتے ہیں جیسے:۔ ڈرنا سے ڈرانا۔ پھرنا سے پھرانا اور رکنا سے روکنا۔

(۴) کبھی مادہ کے حرف سے پہلے الف زیادہ کرنے سے جیسے اُبھرنا سے اُبھارنا۔ نکلنا سے نکالنا۔ اُبلنا سے اُبالنا۔

(۵) چار حرفی مصادر میں سے بعض ایسے جن کے مادے کا آخری حرف حرفِ علت ہوتا ہے اس کو گرا کر لا زیادہ کرلینے سے جیسے بسینا

سے سلانا ۔ رونا سے رولانا ۔

عمل و مشق

۱ ۔ عبارت ذیل میں سے مصدر متعدی اور متعدی المتعدی یا وہ فعل جو مصادر متعدی المتعدی سے مشتق ہوں چھانٹ کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ ۔

اے زبان ! ہمارے بہت سے آرام اور بہت سی تکلیفیں ہمارے ہزاروں نقصان اور ہزاروں فائدے ، ہماری عزت ، ہماری ذلت ، ہماری نیک نامی ، ہمارا جھوٹ ، ہمارا سچ ، تیری ایک ہاں اور نہیں پر موقوف ہے ۔ تیری اس ہاں اور نہیں نے سینکڑوں کی جانیں بچائیں اور لاکھوں کا سر کٹوایا ۔

اے زبان ! یاد رکھ ہم تیرا کہنا نہ مانیں گے اور تیرے قابو میں ہرگز نہیں آئیں گے ۔ ہم تیری ڈور ڈھیلی نہ چھوڑیں گے اور تجھے مطلق العنان نہ بنائیں گے ہم جان پر کھیلیں گے پر تجھ سے جھوٹ نہ بلوائیں گے ، ہم سر کے بدلے ناک نہ کٹوائیں گے ۔

(حالی)

(۲) اشعار ذیل میں سے ایسے فعل چھانٹو جو مصادر متعدی المتعدی سے مشتق ہوں اور ہر ایک کی تشریح کرو کہ وہ کس طرح بنا ہے ۔

یاروں کو کرتی اغیار تو ہے ۔۔۔ چلواتی گھر گھر تلوار تو ہے
پہنچایا جس نے پیغام تیرا ۔۔۔ ٹھہرے وہ بدنام ٹھہرا
اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا ۔۔۔ جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے

(۳) ان مصادر سے مصادر متعدی المتعدی بناؤ۔
دینا۔ چھاپنا۔ دھلنا۔ ٹلنا۔ ڈھونا۔ بھیجنا۔ گھلنا۔ گھسیٹنا۔
بلانا۔ گھیرنا۔

۴۔ ذیل کا نقشہ اپنی کاپی پر بناؤ اور تازہ سبقوں میں سے مصادر مل جائیں تو مصادر ورنہ جو افعال آئے ہوں ان کے مصادر بنا کر اس نقشہ کی خانہ پری کرتے رہو۔

مصادر لازم سے بنے ہوئے مصادر متعدّی	مصدر لازم سے بنے ہوئے متعدی المتعدی مصادر	مصدر متعدی سے بنے ہوئے مصادر متعدی المتعدی

سبق ۔ ۵

وقت کا ترانہ

مسافر نہیں ہوں ٹھہر جانے والا — اِدھر آنے والا اُدھر جانے والا

نہاں ہو کے مشکل نظر جانے والا — نگاہوں سے پل میں گزر جانے والا

وہ ہوں آنے والا کہ جو آ کے جائے — وہ ہوں جانے والا کہ جا کر نہ آئے

اگر آج آیا تو کل جانے والا — میں ہوں ہاتھ آ کر نکل جانے والا

کوئی آن میں ہوں بدل جانے والا — زمیں پر میں سایہ ہوں ڈھل جانے والا

نہ کھو مجھ کو ناداں غفلت میں سو کے — جو سوتے ہیں پاتے نہیں مجھ کو کھو کے

وہ دولت ہوں مفلس بنے جو گنوائے — وہ نعمت ہوں جا کر نہ جو ہاتھ آئے

وہ قسمت ہوں خوش قسمتی سے جو پائے — جگہ اپنی ہر دل میں انساں بنائے

جو پیارا کہے مجھ کو پیارا وہی ہے — وہ عالم کی آنکھوں کا تارا وہی ہے

لڑکپن کو لہو و لعب میں گنوا کر — جوانی کو غفلت کی نیندیں سُلا کر

بڑھاپے کا پھر بوجھ سر پر اُٹھا کر — چلا دو قدم اور گرا لڑکھڑا کر

یہ اُس کا نتیجہ ہے جو مجھ کو کھوئے — جو کھوئے مجھے زندگی بھر کو روئے

خبردار او بے خبر سونے والے — جو ہیں سونے والے وہ ہیں رونے والے

متاعِ گرانمایہ کو کھونے والے — ہیں آخر پشیماں بہت ہونے والے

جو رہرو ہے رہزن سے ہشیار ہو جا! — چلا قافلہ جلد بیدار ہو جا!

(شفق عماد پوری)

اسم مشتق کی قسمیں

(۱) اسمِ فاعل

اُوپر کی نظم پڑھو اور خط کشیدہ میں سے مندرجہ ذیل پر غور کرو!

ٹھہر جانے والا - سونے والے - رونے والے

دیکھو! یہ سب اسم مشتق ہیں کیونکہ ٹھہر جانا، گزر جانا، سونا اور رونا مصدر سے بنے ہیں۔ ان کے معنی پر غور کرو! تو ٹھہر جانے والے سے ٹھہرنے کا کام کرنے والا، سونے والے سے سونے کا کام کرنے والا اور رونے والے سے رونے کا کام کرنے والا سمجھ میں آتا ہے کام کرنے والے کو "فاعل" کہتے ہیں۔

(۲) **اسمِ فاعل**۔ وہ اسم مشتق ہے جس سے کام کرنے والا ظاہر ہو جیسے:- آنے والا، جانے والا بیکسی میں کون تھا

اک دل بیتاب تھا آتا رہا جاتا رہا (ہیں خط کشیدہ)

اب ذرا ان کی بناوٹ پر بھی غور کرو! ٹھہر جانے والا، سونے والا مصدر ٹھہر جانا اور سونا کے آخری الف کو گرا کر ے (مجہول) اور والا بڑھانے سے بنے ہیں اور چونکہ قاعدے کے ماتحت ہیں اس لئے "اسم فاعل قیاسی" کہلائیں گے مگر پوجاری (پوجا کرنے والا) جوتا (جوتنے والا)۔ یہ بالکل قاعدے کے خلاف ہیں اور چونکہ اسی طرح اہلِ زبان سے سننے میں

آئے ہیں اس لئے "اسم فاعل سماعی" کہلائیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ

(۷) بناوٹ کے اعتبار سے اسم فاعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ **اسم فاعل قیاسی۔** وہ اسم فاعل ہے جو قاعدے کے ماتحت بنا گیا ہو جیسے:۔ بڑھنے والا۔ کھانے والا۔

(۸) **اسم فاعل قیاسی بنانے کا قاعدہ۔** مصدر کے آخری الف کو گرا کر بقیہ کے آگے ے مجہول والا بڑھانے سے اسم فاعل قیاسی بنجاتا ہے جیسے:۔ آنا سے آنے والا۔

۲۔ **اسم فاعل سماعی۔** وہ اسم فاعل ہے جو کسی قاعدے کے ماتحت نہ بنا ہو بلکہ اہل زبان سے سننے میں آیا ہو جیسے:۔ سپیرا۔ پکھیرو۔

(۹) **اسم فاعل سماعی کی علامات۔** اسم فاعل سماعی میں (۱) بیجی مندرجہ ذیل لاحقے[۱] ہوتے ہیں:۔ (۱) ہارا (۲) یارا (۳) ایرا (۴) ا (۵) یا (۶) ؤ (۷) ہا (۸) وا (۹) اک (۱۰) ار (۱۱) ہار۔ (۱۲) اڑی۔

جیسے ۱) لکڑہارا (۲) گھسیارا (۳) لٹیرا (۴) بنجارا (۵) گڈریا (۶) کماؤ (۷) چرواہا (۸) لیوا (۹) تیراک (۱۰) سنار (۱۱) ہونہار (۱۲) کھلاڑی۔

---

[۱] لاحقہ۔ وہ حرف یا لفظ جو کسی لفظ کے آخر میں آکر اس کو نئے معنی کا بنادے جیسے منہ سے عقلمند۔ گر سے زرگر۔

(۲) کبھی مندرجہ ذیل سابقے[1] ہوتے ہیں :- (۱) ن (۲) نا (۳) بے جیسے :- (۱) نڈر (۲) ناسمجھ (۳) بے جوڑ۔

نمبر (۳) کبھی ملے ہوئے دو لفظ جیسے :- راہ چلتا - بھک منگا - دُودھ پیتا -

شعر نمبر (۷) میں لفظ مُفلس (پیسہ نہ رکھنے والا) عربی اسم فاعل ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ عربی کے اسم فاعل بھی اُردو میں بے شمار ہیں جیسے :- عاقل - کامل - فاضل - شفیق - خلیق - منصف - محسن - مطابق - مخالف - ملتمس - معتقد - متواضع - متعارف - محرّر - مُدبّر - منکر - متحمل - منحرف - منہدم - اہل علم - صاحب عقل - ارباب بصر -

شعر نمبر (۲۵) میں رہرو (راستہ چلنے والا) رہزن (ڈاکہ مارنے والا) ہشیار (ہوش رکھنے والا) فارسی اسم فاعل ہیں اور بتلاتے ہیں کہ

(۴) اردو میں فارسی اسم فاعل بھی بہت استعمال ہوتے ہیں جیسے پرندہ - درندہ - زرگر - آہن گر - مددگار - دستکار - پیامبر - باغبان دولت مند - زور آور - جیاسوز - جان دار - ہم پیالہ - نالائق - بے وقوف

(۵) ترکی اسم فاعل بھی اُردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے :- باورچی مشعلچی - توپچی -

(۶) انگریزی اسم فاعل بھی اُردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے :-

---

[1] سابقہ - وہ حرف، لفظ جو کسی لفظ کے شروع میں آ کر اس کو نئے معنی کا لفظ بنا دے جیسے (ن - کما (نہ کام کرنے والا) -

لیڈر۔ انسپکٹر۔ ماسٹر۔

(۷) پیشہ وروں کے تمام نام اسم فاعل ہیں جیسے نائی،
خیّاط۔ دھوبی۔ تیلی

عمل و مشق

۱۔ مندرجۂ ذیل میں اسم فاعل سماعی اور اسم فاعل قیاسی پہچان کر
ان کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں بناؤ۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ۔۔۔ مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اُلجھے جلتے ہیں پانوں اور پر ۔۔۔ پھر کوئی نہ تھا چھڑانے والا
کہاروں کی زربفت کی کرتیاں ۔۔۔ اور ان کے دبے پانوں کی پھرتیاں
سوار اور پیادے صغیر اور کبیر ۔۔۔ جلو میں تماشی امیر و وزیر
نقیب اور جلودار اور چوبدار ۔۔۔ یہ آپس میں کہتے تھے ہر دم پکار
"دیلا لو! جوانو! بڑھے جائیو! ۔۔۔ دو جانب سے باگیں لئے آئیو!"
گرمی کی تپش بجھانے والی ۔۔۔ سردی کا پیام لانے والی
پیٹ کر یہ کہے ہے بھٹیارا ۔۔۔ "ہائے اب کیا کروں میں بے چارا"
سقّہ بولے ہے بھر کے آنکھوں میں اشک ۔۔۔ "یارو پانی نکالو چیر کے مشک"
دیکھو حلوائی کو جو بیٹھے کہیں ۔۔۔ برفی چھوٹ کچھ دکاں میں اب کے نہیں

۲۔ اس نقشہ کو اپنی کاپی پر کھینچو اور اشعار بالا سے اسم فاعل
سماعی چھانٹ کر ہماری طرح اس کی خانہ پُری کرو۔

اسم فاعل سماعی

عربی کے	فارسی کے	ہندی کے
نقیب	جلودار	کہار

۳۔ فاعل و اسم فاعل اور اسم فاعل قیاسی و اسم فاعل سماعی کا فرق دس دس مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۴۔ سوال نمبر (۱) کی فہرستوں میں جتنے اسم فاعل ہیں ان سب کو جملوں میں استعمال کرو۔

سبق ۔ ۶

مقبرہ اورنگ زیب

خلد آباد دولت آباد سے ۷ ۔ ۸ میل پر واقع ہے یہ مقام بلندی پر ہے اور آب وہوا کے لحاظ سے بہترین جگہ سمجھا جاتا ہے ۔ یہیں پر عالمگیر اورنگ زیب جس کے رعب و جلال سے عالم تھراتا تھا دو گز زمین میں آرام گزیں ہے جس زمانہ میں کہ سلاطین، عالی شان مقبرے بنوا کر اپنی یادگار قائم کرنا اور شوکت کا اظہار کرنا چاہتے تھے، اورنگ زیب کا اپنے لئے صرف دو گز صاف زمین پر آرام کرنا قناعت اور پابندی شریعت پر دلال ہے ۔ اس کے حکم سے اس کی قبر پر نہ کوئی پختہ بندش ہوئی نہ کوئی گنبد بنا ۔ جس طرح اُس نے غریبوں مسکینوں کی طرح زندگی بسر کی تھی ۔ اسی طرح اس نے اپنا مقبرہ بھی رہنے دیا ۔ باوجود اس سادگی کے جو جلال اورنگ زیب کے مقبرے پر ہے تاج محل میں نہیں ۔ اب سرکار عالی نے اس مقبرے کے اطراف نہایت عمدہ سنگ مرمر کی جالی کی چار دیواری اور فرش بنوا دیا ہے مگر قبر کے صندوق کی چھت اب بھی کھلی ہوئی ہے اور صرف مٹی کی ہے جس پر چند پودے خوشبودار تلسی کے سبز پوشی کر رہے ہیں ۔ احاطے کے مغربی حاشیہ پر ایک مسجد قدیم زمانہ کی ہے جس کے نیچے بھی ایک درجہ اوپر ہی کی طرح بنا ہوا ہے ۔ احاطہ کے دوسرے کناروں پر سائبان

ہیں اُن میں شمالی کنارے پر دو رویہ سائبان ہیں۔ حفّاظ کا مکتب ہے جہاں دو تین معلّم درس دیتے ہیں۔ (حفیظ احمد صاحب)

۲۔ اسم مفعول

عبارت بالا کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو!

کھلی ہوئی۔ بنا ہوا۔

دیکھو! یہ سب اسم مشتق ہیں کیونکہ "کھلی ہوئی" "کھلنا" مصدر سے اور "بنا ہوا" "بننا" مصدر سے بنے ہیں۔ ان کے معنی پر غور کرو تو کھلی ہوئی سے وہ چیز سمجھ میں آتی ہے جس پر کھولنے کے فاعل کے فعل کا اثر پڑ رہا ہے اسی طرح بنا ہوا سے وہ چیز سمجھ میں آتی ہے جس پر بنانے کے فاعل کے فعل کا اثر پڑا ہو۔

تم پڑھ چکے ہو کہ جس پر فاعل کے فعل کا اثر پڑتا ہے اُسے "مفعول" کہتے ہیں اور جس سے مفعول سمجھ میں آئے اُسے "اسم مفعول" کہتے ہیں چونکہ کھلی ہوئی اور بنا ہوا سے مفعول سمجھ میں آتے ہیں اس لئے یہ "اسم مفعول" ہیں۔

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جس سے مفعول سمجھ میں آئے۔

اب بنا ہوا کی بناوٹ پر غور کرو تو معلوم ہوتا ہے مادہ مصدر (بن) کے بعد "الف" اور "ہوا" بڑھا دیا گیا ہے۔

(۱۰) **اسم مفعول بنانے کا قاعدہ**۔ مادہ مصدر کے آگے الف اور ہوا بڑھا دینے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے: کھلنا سے کھلا

ہوا۔ چننا سے چنا ہوا۔

(۱۱) اسم مفعول کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ **اسم مفعول قیاسی**۔ وہ اسم مفعول جو قواعد کے مطابق بنایا گیا ہو جیسے :۔ لایا ہوا۔

۲۔ **اسم مفعول سماعی**۔ وہ اسم مفعول ہے جو اہلِ زبان سے سننے میں آیا ہو جیسے :۔ بیا ہیتا۔

یادداشت۔ (۱) فارسی کے اسم مفعول بھی اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ خستہ۔ پختہ۔ آزمودہ۔ رنجیدہ۔ فریفتہ وغیرہ۔

۲۔ عربی کے اسم مفعول بھی اُردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ مجروح۔ مقتول۔ مظلوم۔ قتیل۔ مکرّم۔ معظّم۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں اسم مفعول پر خط کھینچو۔

طوفان برف سر پہ کھڑا ہے تُلا ہوا ہے یہ ڈر کہ موت کا منہ ہے کھُلا ہوا
پانی سے بھرے ہوئے ہیں جل تھل ہے گونج رہا تمام جنگل
اس وقت اٹھا ہوا ہے پردہ موقع ہے رسائی دعا کا
یہ تارے مرے دیکھے بھالے ہوئے ہیں یہ سب گیند اُن کے اچھالے ہوئے ہیں

۲۔ مفعول اور اسم مفعول کا فرق دس دس مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۳۔ مندرجہ ذیل مصادر سے اسم مفعول بناؤ۔
جوتنا۔ کاٹنا۔ بلانا۔ موڑنا۔ توڑنا۔ گرنا۔ سنبھالنا۔
۴۔ تم نے جو اوپر کے مصادر سے اسم مفعول بنائے ہیں انھیں جملوں میں استعمال کرو۔
۵۔ کسی پرانی یا بکھری ہوئی عمارت کے حالات لکھو اور اُس میں اسم مفعول استعمال کرو۔
۶۔ ذیل کا نقشہ اپنی کاپی پر بناؤ اور اپنے تازہ سبقوں میں سے اس کی خانہ پری کرتے رہو۔

اسم مفعول کا نقشہ

اسم مفعول قیاسی	اسم مفعول سماعی	عربی کے اسم مفعول	فارسی کے اسم مفعول	سبق نمبر صفحہ

سبق ۷
بائیسکل

کسی صبح کو عشرت آباد میں — سراپا یعنی عطر ایجاد میں
چلو میں جو سلو نجواصی میں نکل — خوش اسلوبیوں سے چلی سائیکل
سرکتی ہوئی سرسراتی ہوئی — مچلتی ہوئی تھرتھراتی ہوئی
کہیں کوندتی اور لیکتی ہوئی — کہیں ناچتی اور تھرکتی ہوئی
ہجوموں میں چلتی سہلتی ہوئی — اترتے میں سو گل کترتی ہوئی

کہیں ملتے ملتے جھجکتی ہوئی
کہیں چلتے چلتے اچھلتی ہوئی
کہیں ریل کے منہ پہ چڑھتی ہوئی
کہیں میں سے آگے بڑھتی ہوئی
ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی چلاتی ہوئی
طبیعت کے غنچے کھلاتی ہوئی
جھٹتی، ڈپٹتی، رپٹتی ہوئی
گھسٹتی، پھسلتی، اچھلتی ہوئی
سلجھ کر کہیں پھر الجھتی ہوئی
الجھ کر کہیں پھر سلجھتی ہوئی
بہت ہو چکی برق سے نوک جھونک
بس اب سائیکل کو اے شہباز روک

(۲)

حضرت عباس کی روک تھام کے اقدامات

تانے ہوئے نیزوں کو سواران جفا کار
جوڑے ہوئے تیروں کو کمانوں میں کماندار
تلواریں اپنے ہاتھوں میں کھینچے ہوئے خونخوار
صف برچھیوں والوں کی تھی خونریزی پہ تیار
غل تھا کہ علمدار حسین آنے نہ پائے
سقائے حرم نہر تلک جانے نہ پائے

۳۔ اسم حالیہ

اوپر کی نظموں کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو۔
(۱) سرکتی ہوئی۔ لپکتی ہوئی۔ تھرکتی ہوئی۔
(۲) تانے ہوئے۔ کھینچے ہوئے۔ جوڑے ہوئے۔
دیکھو! نمبر (۱) میں سرکتی ہوئی سے سائیکل (فاعل) کی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ جب چلنے کا کام کر رہی تھی تو اس کی حالت یہ تھی کہ سرکتی ہوئی چل رہی تھی ایسے ہی لپکتی ہوئی اور تھرکتی ہوئی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

اسی طرح تلتے ہوئے سے سواران جفا کار (فاعل) کی حالت معلوم ہوتی ہے اور کھینچے ہوئے اور جوڑے ہوئے سے بھی اور یہ سب کے سب علی الترتیب (۱) سرکنا۔ لپکنا۔ تھرکنا۔ (۲) تانتا۔ کھینچنا اور جوڑنا مصادر سے بنے ہوئے ہیں لہذا مشتق ہیں۔

پس جس اسم مشتق سے فاعل مفعول یا کسی اسم کی حالت معلوم ہو اُس کو "اسم حالیہ" کہتے ہیں۔

تانے ہوئے اور سرکتی ہوئی کے معنی پر غور کرو! تو تم کو معلوم ہو گا کہ ان میں بڑا فرق ہے۔ تانے ہوئے سے معلوم ہوتا ہے کہ تاننے کا فعل ہو چکا اور ایسی حالت کو "حالیہ تمام" کہتے ہیں لیکن سرکتی ہوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکنے کا کام تمام نہیں ہوا ایسی حالت کو "حالیہ ناتمام" کہتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ :-

(۱۲) اسم حالیہ۔ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل، مفعول یا کسی اسم کی حالت معلوم ہو اور اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱۳) حالیہ تمام۔ وہ اسم حالیہ ہے جس سے حالت تمام معلوم ہو جیسے میں جوتہ پہنے ہوئے گیا۔

(۱۴) حالیہ ناتمام۔ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل، فعل یا کسی اسم کی حالت ناتمام معلوم ہو جیسے :- میں جوتہ پہنتا ہوا گیا۔

اب ذرا ان کی بناوٹ پر غور کرو! تانے ہوئے حالیہ تمام کی جمع ہے اس کے واحد کو لو "تانا ہوا" یہ تاننا مصدر سے مادہ مصدر کے

الف اور ہوا بڑھانے سے بنایا گیا ہے سرکتی ہوئی حالیہ ناتمام مؤنث ہے، اس کا مذکر لو ا سرکتا ہوا یہ مصدر سرکنا سے مادہ مصدر کے آگے تا ہوا بڑھانے سے بنا ہے۔

(۱۵) **حالیہ تمام بنانے کا قاعدہ**۔ مادہ مصدر کے آگے الف اور ہوا بڑھانے سے حالیہ تمام بن جاتا ہے جیسے :۔ کترا ہوا۔

یاد داشت۔ اسی قاعدے سے اسم مفعول بھی بنتا ہے اگر یہ مشتق المفعول کے بجائے استعمال ہو تو اسم مفعول جو اسم کی حالت بتائے تو اسم حالیہ ہوگا۔

(۱۶) **حالیہ ناتمام بنانے کا قاعدہ**۔ مادہ مصدر کے آگے تا ہوا بڑھانے سے حالیہ ناتمام بن جاتا ہے جیسے :۔ کترتا ہوا۔

یادداشت۔ (۱) جب اسم حالیہ ناتمام مکرر ہوتا ہے تو ہوا (اور اُس کے متعلقات) حذف ہو جاتے ہیں۔ جیسے ؎

تھمے تھمے تھمیں گے آنسو ۔۔۔ رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے

(۲) کبھی بلا تکرار بھی بغیر ہوا کے آتا ہے جیسے :۔ ساری رات تڑپتے کٹی۔ فارسی اسم حالیہ بھی اردو میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ گریاں۔ خنداں۔ افتاں۔ خیزاں۔ رواں۔ دواں۔

عمل و مشق

۱۔ اشعار بالا میں سے اور اسم حالیہ چھانٹو۔

۲۔ اشعار ذیل میں سے اسم حالیہ چھانٹ کر انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو۔

جو تھیں دقتیں کہہ چلا بر ملا ۔۔۔ غرض دیکھئے اب یہ پانی چلا

اچھلتا ہوا اور ابلتا ہوا — اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
روانی میں اک شور کرتا ہوا — رکاوٹ میں اک زور کرتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو ٹپکتا ہوا — چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا
وہ پہلوئے ساحل دباتا ہوا — یہ سبزے پہ چادر بچھاتا ہوا
وہ تھالوں کی گودوں کو بھرتا ہوا — وہ دھرتی پہ احسان دھرتا ہوا
یوں ہی الغرض ہے یہ پانی رواں — بس اب دیکھ لیں شاعر نکتہ داں

۳۔ اسم مفعول اور اسم حالیہ کا فرق دس مثالیں دے کر سمجھاؤ۔
۴۔ جھومنا۔ مسکنا۔ گونجنا۔ گنگنانا۔ چمکنا سے اسم حالیہ بتاؤ۔
۵۔ کسی ہاکی میچ کے چشم دید حالات لکھو جس میں ۱۰۔۱۲ اسم حالیہ استعمال کرو۔

سبق ۔ ۸
پینٹھ

پینٹھ یا ہاٹ انسان کی زمانہ قدیم کی کاروباری زندگی کا ایک نمونہ ہے جب آبادی نے ترقی نہیں کی تھی اور انسانی گروہ چھوٹی چھوٹی بستیاں بسا کر رہا کرتے تھے۔ تو کسی مرکزی مقام پر ہفتہ وار یا ہفتہ میں دو بار بازار لگا کرتا تھا۔ جس میں ضروریات زندگی بہم پہنچ جاتی تھیں۔
انسان کو قدیمی اشیاء قدیمی رسم و رواج غرض ہر قدیم چیز سے ایک

خاص اُنس ہے جس کا بیّن ثبوت وہ عجائب خانے ہیں جن میں اس کی گذشتہ زندگی کی مضحکہ خیز ضروریات زندگی محفوظ ہیں۔ اب کہ تمدن ترقی کر گیا ہے شہروں اور قصبوں کا تو ذکر ہی چھوڑیئے جن میں بڑے بڑے بازار بجائے خود ایک شہر ہیں۔ معمولی معمولی گانوں میں بھی اچھے خاصے بازار پائے جاتے ہیں۔ مگر اپنی دیرینہ مذاق قدامت پرستی کی بنا پر گاؤں اور قصبوں کے علاوہ بعض چھوٹے چھوٹے شہروں میں اب بھی پینٹھ لگتی ہے۔ کہیں حلوائی بیٹھا مٹھائی بیچ رہا ہے۔ کہیں کاچھی اور کاچھنیں سبزی اور ترکاری کی دوکان لگائے ہوئے ہیں۔ کہیں بساطی سوئی پیچک، بندے اور کھلونے لئے بیٹھے ہیں۔ کہیں پنواڑی کترنی سے پان کترتا جاتا ہے۔ اور پان بنا بنا کر رکھ رہا ہے۔ کہیں لوہار بھٹی جمائے دھونکنی دھونک رہا ہے اور اوزار بنا رہا ہے۔ کہیں لوگ پیاؤ پر کھڑے پانی پی رہے ہیں۔ کہیں سانپ کا، کہیں بندر کا، کہیں ریچھ کا اور کہیں شعبدہ باز مداری کا تماشہ ہو رہا ہے مرد قہقہے لگا رہے ہیں کوئی ریچھ یا بندر جو سلام کرنے کے لئے بڑھ آیا ہے تو عورتیں اور بچے ڈر ڈر کر چیخیں مار رہے ہیں۔ غرض پینٹھ کے دن اچھا خاصا ہنگامہ برپا ہوتا ہے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی شام ہوتی ہے اور یہ سب ہنگامہ آرائی ختم ہو جاتی ہے۔ پینٹھ کا میدان سنسان ہو جاتا اور ایک صوفی صاحب باطن کے لئے میدان معرفت بنجاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

۴- اسم ظرف مکان (۵)، اسم آلہ

عبارت بالا کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو۔

(۱) پیاؤ (۲) دھونکنی (۳) کترنی

دیکھو نمبر (۱) والا لفظ پیاؤ تم جانتے ہو کہ اسم ظرف ہے اور چونکہ پینا مصدر سے بنا ہے اس لئے مشتق ہے۔

(۱۶) **اسم ظرف مشتق** وہ اسم مشتق ہے جو جگہ کے معنی بتلائے جیسے بیٹھک (بیٹھنے کی جگہ)

(۱۷) **اسم ظرف مشتق کے بنانے کا طریقہ۔** اسم ظرف مشتق کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں (جیسا کہ اوپر کی تمام مثالوں سے ظاہر ہے) اور یہ سب سماعی ہیں۔

(۱) کبھی مصدر سے بنتا ہے جیسے :- کھودنا سے کھدان۔

(۲) کبھی ہندی لفظوں میں (۱) شالہ (۲) ال (۳) بال (۴) سال کے لاحقے بڑھا کر بناتے ہیں جیسے: گئوشالہ (۲) سسرال (۳) ددھیال (۴) گھوڑسال۔

(۳) کبھی فارسی لفظوں میں (۱) خانہ (۲) گاہ (۳) زار (۴) دان (۵) ستان (۶) کدہ (۷) اور سرائے کے لاحقے بڑھا کر جیسے :- (۱) شفاخانہ (۲) شکارگاہ (۳) سبزہ زار (۴) قلمدان (۵) گلستان (۶) عبادت کدہ (۷) مہمان سرا وغیرہ

(۴) عربی کے اسم ظرف بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے:۔ مکتب۔ مذہب۔ مدفن۔ مزار۔ منبع۔ مغرب۔ مشرق وغیرہ۔

(۵) انگریزی کے بہت سے الفاظ بطور اسم ظرف استعمال ہوتے ہیں جیسے:۔ بنگلہ۔ اسٹیشن۔ ہاسپٹل۔ پوسٹ آفس۔ بورڈنگ ہاؤس وغیرہ۔

یادداشت۔ یہ سب اسم ظرف مکان ہیں۔

اب ذرا نمبر (۲) والے لفظوں دھونکنی اور کترنی کو دیکھو! تم جانتے ہو یہ اسم آلہ ہیں اور دھونکنا اور کترنا مصدروں سے مشتق ہیں اور ایسے اسم مشتق کو "اسم آلہ مشتق" کہتے ہیں۔

(۱۸) **اسم آلہ مشتق۔** وہ اسم مشتق ہے جس سے کوئی اوزار یا ہتھیار سمجھ میں آئے اس کی بناوٹ پر غور کرو تو دھونکنی۔ کترنی۔ دھونکنا اور کترنا مصدروں سے ان کا آخری الف گرا کر ی (معروف) بڑھانے سے بنے ہیں۔

(۱۹) **اسم آلہ مشتق بنانے کا قاعدہ۔** یہ ہے کہ مصدر کا آخری الف گرا کر بقیہ کے آگے ی معروف بڑھا دیتے ہیں جیسے کھرچنا سے کھرچنی۔ پھونکنا سے پھونکنی۔ چھننا سے چھنی۔ مگر چھاننا سے چھلنی۔ بیلنا سے بیلن۔ لٹکنا سے لٹکن۔ پھاڑنا سے پھاوڑا۔ جھاڑنا سے جھاڑو سماعی ہیں۔

یادداشت۔ (۱) کچھ فارسی کے اسم آلہ بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے کف گیر۔ دست پناہ۔ قلم تراش وغیرہ (۲) کچھ عربی کے اسم آلہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے:۔ مسطر۔ مقراض۔ مسواک۔ میزان۔ منطقہ وغیرہ۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے اسم ظرف مشتق اور اسم آلہ مشتق چھانٹ کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ۔

پرانے زمانہ میں جابجا پڑاؤ ہوتے تھے جہاں قافلے ٹھیرا کرتے تھے جس وقت کوئی قافلہ ٹھیرا ہوتا تھا وہاں کی رونق کا کیا کہنا، کہیں جھاڑو دل رہی ہے کہیں چولہا بن رہا ہے کہیں روٹی پک رہی ہے۔ کوئی گا رہا ہے۔ کوئی پھاؤڑا لئے زمین ہموار کر رہا ہے۔

۲۔ ہر موسم ظرف مشتق و آلہ مشتق کے لئے یہ بھی بتاؤ کہ وہ کس مصدر سے بنا ہے۔

سبق - ۹

چند شعر

شاہراہ ہستیٔ موہوم میں وہ چال چل — اپنی آنکھوں کو بچھا دیں دوست دشمن زیر پا

(آتش)

ہر ایک سے ٹیڑھی لیتے ہیں بگڑی ہی رہی بس اپنی — تمہاری چال سے ملتا چلا ہی کچھ چلن اپنا

(داغ)

رکاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں — کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

(ذوق)

آہٹ پہ کان، در پہ نظر، دل میں اضطراب　　پوچھو ستم کشوں سے مزا انتظار کا
ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے　　تم ہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

(غالب)

۶۔ حاصل مصدر

اشعار بالا کو پڑھو اور ان میں آئے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات پر غور کرو۔

چال　-　رکاوٹ　-　آہٹ

دیکھو! یہ سب اسم مشتق ہیں کیونکہ چلنا۔ رکنا اور آزمانا مصدروں سے بنے ہیں۔ اور ان سے مصدر کی کیفیت معلوم ہو رہی ہے اور یہ کسی فعل کی حالت یا کیفیت کو نمایاں کر رہے ہیں۔ ایسے اسم مشتق کو "حاصل مصدر" کہتے ہیں۔

(۲۰) حاصل مصدر۔ وہ اسم مشتق ہے جس سے مصدر کی کیفیت یا کسی فعل کی حالت معلوم ہو جیسے: گھبراہٹ۔ رکاوٹ۔ چمک۔ دمک۔ لین۔ دین وغیرہ۔

(۲۱) حاصل مصدر بنانے کا قاعدہ۔ حاصل مصدر کے بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ اس لئے ذیل میں چند مشہور قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) کبھی مصدر کا آخری الف گرا کے نون کو ساکن اور نون سے پہلے حرف پر زبر لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: جلنا۔ تھکنا۔ سے جلن۔ تھکن۔

(۲) کبھی مصدر کی علامت گرا دینے سے بن جاتا ہے، لوٹنا۔ دابنا۔ سے لوٹ۔ داب۔

(۳) مادہ مصدر پر (۱) آؤ (۲) ہٹ (۳) آپ (۴) آئی (۵) واس (۶) ی (۷) وٹ (۸) وا (۹) نت (۱۰) ت (۱۱) ان (۱۲) یا کے لاحقے بڑھا کر جیسے :۔ (۱) بناؤ (۲) مسکراہٹ (۳) ملاپ (۴) لڑائی (۵) بکواس (۶) ہنسی (۷) بناوٹ (۸) بھلاوا (۹) گرہنت (۱۰) چاہت (۱۱) اڑان (۱۲) جلایا۔

یادداشت۔ مادہ مصدر پر ئی بڑھا کر اسم معاوضہ بھی بنتا ہے جیسے:۔ سلائی، رنگائی اور حاصل مصدر اور اسم معاوضہ میں یہ فرق ہوتا ہے کہ اسم معاوضہ سے تو اُجرت سمجھ میں آتی ہے اور حاصل مصدر سے فعل کی کیفیت جیسے :۔ اس کُرتے کی سلائی کیا ہوگی (اسم معاوضہ) اور اس کرتے کی سلائی اچھی نہیں (حاصل مصدر)۔

(۴) اگر مادہ مصدر دو حرفی ہو تو درمیان میں الف یا ی بڑھا کر۔ جیسے :۔ چل سے چال اور مل سے میل۔

(۵) دو فعل امر ملا کر جیسے :۔ جان پہچان ۔ مار پیٹ۔

شعر نمبر (۲) میں روش اور نمبر (۵) میں گفتگو فارسی حاصل مصدر ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ فارسی کے بھی بہت سے حاصل مصدر اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ نوشت خواند ۔ آمد و رفت ۔ خواہش ۔ سوزش ۔ دیدارہ پژمردگی ۔ آسودگی ۔ رسائی وغیرہ

شعر نمبر (۴) میں اضطراب اور انتظار عربی مصادر ہیں جو بطور حاصل مصدر استعمال ہوتے ہیں پس معلوم ہوا کہ عربی مصادر اردو میں بطور حاصل مصدر

استعمال ہوتے ہیں جیسے :- علم۔ شغل۔ تحریر۔ تقریر۔ تبسم۔ ترغیب وغیرہ

اسمائے مشتقات کی گردان

ذیل میں ہم تمہاری سہولت کے لئے اسمائے مشتقات کی گردان کا نقشہ اور گردان کا نمونہ دیتے ہیں

اِسم مشتق کی گردان

اسمائے مشتق	جنس			
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم فاعل	دینے والا	دینے والے	دینے والی	دینے والیاں
اسم مفعول	دیا ہوا	دیے ہوئے	دی ہوئی	دی ہوئیں
اسم حالیہ	دیتا ہوا	دیتے ہوئے	دیتی ہوئی	دیتی ہوئیں

یادداشت۔ (۱) اسم ظرف مشتق، اسم معاوضہ ہمیشہ مؤنث اور اسم آلہ و حاصل مصدر۔

زیادہ تر مونث ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد اور جنس کا حال تم آگے چل کر پڑھو گے۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے مصدر چھانٹ کر بتاؤ وہ کس مصدر سے بنے ہوئے ہیں۔

پھبن، اکڑ، چھب، نگاہ، سج دھج	جمال و طرز خرام آٹھوں
نہ ہوویں اس بت کے گر پجاری	تو کیوں ہو میلے کا نام آٹھوں
کہا تھا اس مرضی کو کل نہ سنا سنا	"کرے کوئی معاف کسی کا کہا سنا"
نہ پوچھ کچھ بنی کسی کی وہاں آؤ بھگت	تمہاری بزم میں کل اہتمام کس کا تھا؟
اللہ رے انتظار کہ آمد کا سن کے نام	آنکھیں بچھا دیں ہم نے جہاں تک نظر گئی

۲۔ مندرجہ بالا اشعار میں عربی فارسی حاصل مصدروں پر صرف نشان بناؤ۔

۳۔ تم نے حاصل مصدر بنانے کے جتنے قاعدے پڑھے ہیں ان کے مطابق ایک ایک حاصل مصدر بناؤ اور ان کو فقروں میں استعمال کرو۔

۴۔ مصدر اور حاصل مصدر کا فرق دس مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۵۔ خالی جگہوں میں حاصل مصدر لکھو۔

...... میں اکثر چوٹ لگ جاتی ہے۔ اس نے ایک ...... لگائی اور کھانا ہضم ہوا۔ اس کپڑے کی ...... بہت اچھی ہے۔ چین و جاپان کی ...... میں بے شمار آدمی مارے گئے میرے ہاتھ میں جب سے چھونے کا لٹہ ہے ...... پڑ رہی ہے۔ نہ جانے وہ کس ...... میں گردن جھکائے بیٹھا ہے۔ اس بیلے کی ...... آدمی کا دم پھلا دیتی ہے۔ کیا اس شادی میں ہم لوگوں کا بھی ......

ہے ...... بنا ہے میلے میں خریداروں اور دوکانداروں میں کچھ ..... ہو گیا۔

۶۔ اسم مشتق کی گردان کا نقشہ کھینچ کر مصدر دیکھنا سے تمام اسمائے مشتقات کی گردان لکھو۔

۷۔ ذیل میں ہم اسم مشتق کا ایک نقشہ دیتے ہیں اُسے اپنی کاپی پر بنا لو اور تازہ سبقوں میں سے اسمائے مشتق چھانٹ کر اس میں درج کر لیا کرو۔

اسم مشتق کا نقشہ

اسم فاعل		اسم مفعول		اسم حالیہ		اسم آلہ مشتق		اسم ظرف مشتق	حاصل مصدر	
اپنی زبان کے	غیر زبان کے	اپنی زبان کے	غیر زبان کے	اپنی زبان کے	غیر زبان کے				اپنی زبان کے	غیر زبان کے

سبق ۔ ۱۰

اہرامِ مصر

یہ وہ قدیم مینار ہیں جن کی نسبت عام روایت ہے کہ طوفانِ نوح سے پہلے موجود تھے اور اس قدر تو قطعی طور سے ثابت ہے کہ یونان کی علمی ترقی سے ان کی عمر زیادہ ہے کیونکہ جالینوس نے اپنی تصنیف میں اس کا ذکر کیا ہے

۔۔۔۔۔ ان میں سے جو باقی رہ گئے ہیں ۔۔۔۔۔ صرف تین ہیں۔ جو سب سے بڑا ہے اس کی لمبائی ۴۰۰ فٹ یعنی قطب صاحب کی لاٹ سے دگنی ہے۔ ۔۔۔۔۔ اس کی شکل یہ ہے۔

ایک نہایت وسیع مربع چبوترہ ہے۔ اس پر ہر طرف کسی قدر سطح چھوڑ کر دوسرا چبوترہ ہے۔ اسی طرح چوٹی تک اوپر تلے چبوترے ہیں اور ان چبوتروں کے بتدریج چھوٹے ہوتے جانے سے زینوں کی شکل پیدا ہو گئی ہے۔ تعجب یہ ہے کہ پتھروں کو اس طرح وصل کیا ہے کہ جوڑ یا دراز کا معلوم ہونا تو ایک طرف، چونہ یا مصالح کا بھی اثر نہیں معلوم ہوتا۔ اس پر استحکام کا یہ حال ہے کہ کئی ہزار برس ہو چکے اور جوڑوں میں بال برابر فصل نہیں پیدا ہوا ہے۔ ان میناروں کو دیکھ کر خواہ مخواہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جر ثقیل کا فن قدیم زمانہ میں موجود تھا کیونکہ اس قدر بڑے بڑے پتھر اتنی بلندی پر جر ثقیل کے بغیر چڑھائے نہیں جا سکتے اور اگر اس ایجاد کو زمانہ حال کے ساتھ مخصوص سمجھیں تو جر ثقیل سے بھی بڑھ کر کسی عجیب صنعت کا اعتراف کرنا پڑے گا۔

(ماخوذ از سفر نامہ علّامہ شبلی مرحوم)

ا۔ واحد۔ جمع بنانے کے قاعدے

(۱)	(۲)
مینار	میناروں
چبوترہ	چبوتروں، چبوترے
پتھر	پتھروں

عبارت بالا میں سے ہم نے چند اسمار چھانٹ کر کچھ کو نمبر(۱) اور کچھ کو نمبر(۲) کے ماتحت لکھ دیا ہے۔ تم واحد جمع کا بیان پڑھ چکے ہو اس لئے بآسانی سمجھ سکتے ہو کہ نمبر(۱) والے واحد ہیں اور نمبر(۲) والے ان کی جمع ہیں۔ لیکن تمھیں یہ دیکھ کر تعجب ہونا ہوگا کہ مینار کی جمع تو میناروں اور پتھر کی پتھروں ہے مگر چبوترہ کی چبوتروں اور چبوترے دو جمع ہیں لہٰذا آؤ تمھیں واحد سے جمع بنانے کے قاعدے سکھادیں۔

دیکھو اگر (۱) اسم واحد مذکر کے آخر میں الف یا ہائے مختفی ہو تو جمع بناتے وقت ان کے الف یا ہائے مختفی کو ے (مجہول) سے بدل دینگے۔ جیسے:۔ لڑکا سے لڑکے۔ پردہ سے پردے مگر داتا، راجہ اور رشتہ داروں کے نام (چچا، نانا، دادا) وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۲) اسم واحد مذکر کے آخر میں الف یا ہائے مختفی نہیں ہوگی تو وہ واحد جمع دونوں میں یکساں رہے گا۔ جیسے:۔ بھائی لایا۔ بھائی لائے۔

(۳) اسم واحد مذکر کے آخر میں الف۔ نون (غنہ) ہوگا تو جمع میں الف حذف ہو جائے گا۔ اور "ن" سے پہلے ے (مجہول) بڑھا دی جائیگی جیسے:۔ کنواں سے کنوئیں اور رواں سے روئیں وغیرہ۔

(۴) اسم واحد مؤنث کے آخر میں ی (معروف) ہوگی تو جمع میں اس کی ی مشدد ہو کر اس کے آگے الف اور نون (غنہ) بڑھا دیا جائے گا جیسے:۔ کرسی سے کرسیاں۔ لڑکی سے لڑکیاں وغیرہ۔

(۵) اسم واحد مؤنث کے آخر میں الف ہوگا تو جمع کی صورت میں

اس کے آگے "یں" کا اضافہ ہو جائے گا جیسے :۔ دعا سے دعائیں گھٹا سے گھٹائیں وغیرہ۔

(۶) اسم واحد مؤنث کے آخر میں "یا" ہوگا تو جمع میں "ں" غنّہ بڑھ جائے گا جیسے :۔ بڑھیا سے بڑھیاں۔ گڑیا سے گڑیاں وغیرہ

(۷) اسم واحد مؤنث کے آخر میں نمبر ہائے ۴، ۵، ۶ والی مثالوں کے حرفوں میں سے کوئی حرف نہ ہوگا تو ان کی جمع ان کے آخر میں "یں" (نون غنہ) کے اضافہ سے بنے گی جیسے :۔ عورت سے عورتیں کتاب سے کتابیں وغیرہ۔

(۸) مندرجہ بالا قاعدوں کے علاوہ باقی اسم اکثر جمع اور واحد دونوں میں یکساں استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ پتھر لایا گیا۔ پتھر لائے گئے۔ بادل آیا۔ بادل آئے۔

(۹) حروف مغیرہ (کا۔ کی۔ سے۔ پر۔ نے۔ میں۔ کو۔ تک) کے آنے سے جمع کی حالت میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

(۱) مذکر اسمار میں جمع کے لئے "وں" (غنہ) بڑھا دیتے ہیں جیسے راجاؤں نے نوابوں کو۔

(۲) جن اسموں کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو جمع کی حالت میں حذف ہو جاتے ہیں جیسے :۔ لڑکوں نے۔ نقشوں میں۔

(۳) جمع مؤنث کا "اں" یا "یں" کبھی "وں" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے :۔ لڑکیوں نے۔ دھوبیوں کو۔

(۴) جن واحد یا جمع اسمار کے آخر میں واؤ ہوتا ہے۔ ان کی جمع کی صورت بجنسہٖ وہی قائم رہتی ہے یعنی آخر میں ع و ںٓ باقی رہتا ہے۔ جیسے :۔ دواؤں میں، آرزوؤں سے۔

یادداشت :۔ (۱) اگر اسم واحد منادیٰ ہوگا تو مندرجۂ بالا قاعدے کے سہو ہیں وٓ (مجہول) بڑھایا جائے گا جیسے :۔ اے بادشاہو، او لڑکیو۔

(۲) فارسی الفاظ کی جمع فارسی اور ہندوستانی دونوں طریقوں سے استعمال ہوتی ہے جیسے :۔ کارخانہ سے کارخانوں۔ کارخانے (ہندوستانی جمع) اور کارخانجات یا کارخانہا (فارسی جمع) رنجش سے رنجشوں۔ رنجشیں (ہندوستانی جمع) رنجش ہا (فارسی جمع)

(۳) عربی الفاظ کی عربی اور ہندوستانی دونوں طریقوں سے جمع استعمال ہوتی ہے جیسے :۔ حاکم سے حاکموں (ہندوستانی جمع) حکّام (عربی جمع) سبب سے سببوں (ہندوستانی جمع) اور اسباب (عربی جمع)

(۴) بہت سے عربی الفاظ ایسے ہیں جو درحقیقت جمع ہیں مگر وہ ہندوستانی میں واحد استعمال ہوتے ہیں مثلاً :۔

(۱) القاب (۲) آداب (۳) اخلاق (۴) رعایا (۵) طلسمات (۶) اخبار وغیرہ

کہ (۱) لقب (۲) ادب (۳) خلق (۴) رعیّت (۵) طلسم اور (۶) خبر کی جمع ہیں مگر واحد کے معنی میں مستعمل ہیں جیسے :۔

(۱) آتش :۔ یار کو تم سے محبت جو نہیں یار آتش　　خط میں القاب یہ پھر مشفق من کس کا ہے

(۲) رشک :- بیٹھنے اٹھنے ہمیں دیتا نہیں آداب یار — سجدے رکھتی ہے محبت کی شریعت کی نماز
(۳) ناصر :- ہم کیا ابھی دم بھرنا تھا آفاق تمہارا — اے جان ہمیں یاد ہے اخلاق تمہارا
(۴) اختر :- قبضہ سے سب کا مملکت نظم ہیں — یا فیض بس رہی ہے دعا یا جہان کی
(۵) سودا :- پردے کو تعین کے در دل سے اٹھادے — کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا
(۶) میر :- بیکسی میں تو نہ تھے کاتب اعمال بھی ساتھ — کس نے اخبار لکھا عالم تنہائی کا

(۵) بعض الفاظ واحد ہیں مگر جمع استعمال ہوتے ہیں جیسے :- لچھمن۔ اوسان۔ دام۔ کرم۔ کرتوت۔ درشن۔ دستخط۔ جیسے :-

اوسان سے آیا یکایک جو وہ گل بزم میں — اپنے تو اوسان خطا ہو گئے (مصحفی)
دام سے کھا کھا کے غوطے پار سے پایا در مراد — ڈوبی ہوئی تھی جمع مگر دام پٹ گئے

(۶) تعظیم کے موقع پر جمع بمعنی واحد استعمال کرتے ہیں جیسے سے
حضرت مولوی مسیح الدین — کرتے ہیں شرع کی مددگاری

(۷) عربی میں دو تثنیہ کو اور دو سے زیادہ جمع کہتے ہیں عربی کے بعض سے اسمائے تثنیہ ہماری زبان میں مستعمل ہیں مثلاً :- والدین۔ فریقین۔ طرفین وغیرہ

۲۔ جمع الجمع

بعض جمع اسموں کی بھی استعمال ہوتی ہے جیسے :-

واحد	جمع	جمع الجمع	استعمال
دوا	ادویہ	ادویات	ہندوستانی دواخانہ دہلی کی

ادویات معتبر ہوتی ہیں ایسی جمع کو "جمع الجمع" کہتے ہیں۔

(۲۲) **جمع الجمع۔** جمع کی جمع کو "جمع الجمع" کہتے ہیں اور یہ عربی الفاظ کی ہوا کرتی ہے۔

یادداشت۔ بعض لوگ عربی جمعوں کی اُردو "جمع الجمع" بنا کر بولتے ہیں جیسے:۔ ولی اور نبی کی جمع اولیا اور انبیا سے اولیاؤں اور انبیاؤں، مگر یہ ٹھیک نہیں۔

۳۔ اسم جمع

ذیل کی رباعیات کو پڑھو اور ان کے نیچے دیئے ہوئے الفاظ پر غور کرو!

رباعیات اکبر

لا مذہبی سے ہو نہیں سکتی فلاح قوم
ہرگز گزر سکیں گے نہ ان منزلوں سے آپ
کعبہ سے بت نکال دیئے تھے رسول نے
اللہ کو نکال رہے ہیں دلوں سے آپ

خواہش ہے تجھے اگر غنی بننے کی
دولت کی ہوس ہے اور دھنی بننے کی
شخصی حالت کو چھوڑ کر اے بندے!
کوشش لازم ہے کمپنی بننے کی

قوم۔ کمپنی

دیکھو! یہ اسم ہیں اور دیکھنے میں واحد نظر آتے ہیں اور استعمال بھی واحد ہی ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً ان میں سے ہر ایک بہت سی چیزوں کا مجموعہ ہے مثلاً قوم بہت سے آدمیوں کا گروہ ہوتا ہے۔ کمپنی بہت سے حصہ داروں کا مجموعہ ہوتا ہے ایسے اسموں کو "اسم جمع" کہتے ہیں۔

(۲۴) اسم جمع۔ وہ اسم ہے جو ایک ہی قسم کی بہت سی چیزوں کا مجموعہ ہو۔
جیسے:۔ گلہ۔ انبوہ۔ فوج۔ صف۔ بیڑا۔ جھنڈا۔ قطار۔ لشکر۔ جماعت
ٹولی۔ قافلہ۔ بھیڑ۔ ریوڑ۔ انجمن۔ گروہ۔ برات۔
یادداشت۔ اسم جمع میں سے بھی بعض کی جمع بنتی اور استعمال ہوتی ہے۔
جیسے:۔ فوج کی افواج۔ صف کی صفوف یا صفوں یا صفیں۔ انجمن کی انجمنیں یا
انجمنوں۔ قطار کی اقطار یا قطاروں یا قطاریں وغیرہ۔

عمل و مشق

ا۔ مندرجہ ذیل میں سے اسم واحد اور اسم جمع چھانٹ کر اپنی کاپی پر ان کی الگ
الگ فہرستیں بناؤ۔

گھر کی ہجو

جسم خاکی میں جس طرح ہے جاں
اس طرح خانہ ہم پہ ہے زنداں

ظلمتیں اس کی سب پہ روشن ہیں
زندہ درگور ہم کئی تن ہیں

ہے جو سر کوب اک بڑی دیوار
واں سے جھانکو تو ہے اندھیرا غار

بخت بد دیکھ اسا رہے پرنالے
اس کے معمار نے ادھر ڈالے

صحن میں آب نیزہ بالا ہے
کوچۂ موج ہے کہ نالا ہے

مینھ میں گھر کے پانچ چھ چھپّر
ہوتے ہیں ہم غریبوں کے سر پر

(میر)

۲۔ ان اسموں کی جمع لکھو۔ کتّا۔ شیر۔ بہن۔ گیدڑ۔ دودھ۔ گنّا۔ شفاخانہ۔

ریلن - کدال - کتاب - پنسل - کمرہ - گائے - خبر - تمنّا - التجا - ذرہ - جلوہ - ڈبّہ - آئینہ - گاؤں -

۳- مندرجہ بالا اسموں میں سے وہ اسمار چھانٹو جن کے ساتھ حروف مغیرہ کے آنے سے ان کی جمع مختلف ہوسکتی ہیں اور ہر ایک کے متعلق لکھو کہ اس حرف کے ساتھ یہ اور اس کے ساتھ یہ جمع ہو گی۔

۴- مندرجہ ذیل کے واحد لکھو۔

کرسیاں - ہوس ہا - پریاں - نقوش - گاجروں - معروضات عمارات - چاندی - درد - کتب - دھوتیاں - قدوم - اسٹیشنوں - اوقات -

۵- مندرجہ ذیل میں سے واحد الفاظ جو جمع استعمال ہوتے ہوں اور جمع جو واحد استعمال ہوتے ہیں چھانٹ کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ۔

املاک - ورثین - کائنات - بت - آمول - کرم - اصول

۶- (الف) لکھو ان عربی الفاظ کی واحد جمع - صنم - امراض - جسم - نعل - مسئلہ - منازل - فرض - عوارض - نہر - قطرہ -

(ب) لکھو ان فارسی الفاظ کی واحد جمع - دلہا - دشمناں - آپ - باشندہ - شہزادگان - خواجگان -

۷- مندرجہ ذیل میں سے "اسم جمع" پر خط کھینچو۔

کوئی زہد و صبر و قناعت پہ مفتوں ✻ کوئی پند و وعظ و جماعت پہ مفتوں
ہر ایک قوم کی ہمت بو دان سے ہے یاں ✻ سب اس انجمن کی نمود ان سے ہے یاں
یہ فوج حوادث سے ہیں لڑنے والے ✻ یہ غیروں کی ہیں آگ میں پڑنے والے

آیا نظر نہ رتبۂ مولا سپاہ کو | تیغ علی نے قطع کیا تھا نگاہ کو
وہ تیغ جب بڑھی صفِ کفار ہٹ گئی | چمکی جو برق ڈھالوں کی بدلی سمٹ گئی

۸۔ اشعار ذیل میں سے عربی، فارسی، انگریزی اور ہندی اسماء چھانٹو اور نیچے دیے ہوئے نقشہ میں (ہماری طرح) ان کی واحد جمع لکھو۔

ٹکھیاں پھولوں کی تیار کرائے بوئے سمن | کہ ہوا کھانے کو نکلیں گے جوانانِ چمن
عالمِ اطفال نباتات یہ ہوگا کچھ اور | گورے کالے سبھی بیٹھیں گے نئے کپڑے پہن
کوئی راشنبم سے چھڑک بادل پہ اپنے بوڈر | کوئی ناز سے جلوہ کی دکھا دے گا پھبن
نسترن بھی نئی صورت کا دکھا دیگا رنگ | کوئی پر ناز کے جب بانوں رکھیگا بن ٹھن
پتے ہل ہل کے سجا دیں گے فرنگی طنبور | لالہ لا دے گا سلامی کو بنا کر پلٹن
اپنی سنگینیں چمکتی ہوئی دکھلا دیں گے | آبڑے گی جو کہیں نہر پہ سورج کی کرن
ارزلی کے جو گراؤنڈ میں ہونگے سب جمع | آن کر اپنا بگل پھونکے گا جب سُکھ درسن
آئے گا نذر کو شیشہ کی گھڑی لیکے حباب | یاسمیں پتوں کی پہنیں میں چلیگی بن ٹھن

(انشاء)

اسماء کی واحد جمع کا نقشہ

عربی اسماء		فارسی اسماء		ہندی اسماء		انگریزی اسماء		
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	اسم جمع
طفل	اطفال	جوان	جوانان	کپڑا	کپڑے کپڑوں	بوڈر	بوڈروں	

۹۔ نقشہ بالا میں حرف ایک اسم جمع ہے اس کو تلاش کرکے بتاؤ اور نقشہ بالا

کو اپنی کاپی پر بناؤ:-

۱۰۔ خالی جگہوں میں موزوں واحد یا جمع لکھو اور اس کے نیچے تشریح کرو کہ تم نے واحد لکھا یا جمع لکھی۔

اب تیسرے درجہ کے ..... (مسافروا جمع) کے واسطے بھی ریلوے ہر قسم کی ..... پہنچا رہی ہے۔ فاہیان ایک چینی ..... (سیاح واحد) تھا۔ ابن بطوطہ اور فاہیان دونوں ..... نے اس زمانہ کے ہندوستان کی بڑی تعریف کی ہے ؎

خدا نے آج تک اس ..... (قوم اسم جمع) کی حالت نہیں بدلی ـــ نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

جاپانی ہوائی جہازوں کے ..... نے چینی آبادیوں کو تباہ و برباد کر دیا اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ..... اور ..... کی تعلیم مل کر ہو یا موجودہ طریقہ کے مطابق ..... الگ پڑھائے جائیں اور ..... الگ پڑھائے جائیں۔ برسات میں جب ..... گھر کے آتے ہیں تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ عجب زمانہ آگیا ہے نہ کوئی ..... ہے نہ ..... سینکڑوں ..... بیکار پھر رہے ہیں ..... نے اس ..... کو اس صلہ میں کہ اس نے شیر کو اپنی ترکیب سے کنوئیں میں گرا دیا۔ ایک تمغہ دیا تھا بنارس میں گنگا کے کنارے ..... موجود رہتی ہیں جن ..... کو دریا کی سیر کرنی ہوتی ہے اس میں بیٹھ کر خوب سیر کرتے ہیں۔ تاج محل کو بنے کے ..... ہوئی ہونگی۔ ان تصویروں کے ..... خراب ہو گئے۔ جنگ عظیم میں ہندوستانی ..... نے بڑی بہادری دکھلائی۔ اس ..... میں کتنے لڑکے پڑھتے ہیں تمہارا ..... کون سے درجے میں پڑھتا ہے۔

۱۱۔ اسمار کی واحد جمع کا نقشہ اپنی کاپی پر بنالو اور اپنے سبقوں میں سے اسمار چھانٹ کر اس کی خانہ پُری ضرور کرتے رہو۔

۱۲۔ کسی جشن دیا میلے کے حالات لکھو جس میں دس اسم واحد اور دس اسم جمع استعمال کرو۔ مگر یہ خیال رکھو کہ اس میں ہندی انگریزی، عربی اور فارسی سبھی قسم کے اسمار ہوں۔

سبق - ۱۱

اخبار

بابو گنیشی لال نہر کے محکمہ میں ہیڈ کلرک تھے ان کی شادی ہوئے بیس برس گزر گئے تھے مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ میاں بی بی دونوں کو اولاد کی بڑی تمنا تھی۔ ان کے خاندان کی بہت سی عورتوں نے سمجھایا اور کہا تم دوسری شادی کرو۔" بابو گنیشی لال نے کہا" میں ان مردوں میں نہیں ہوں جو عورتوں کی دل آزاری کی پرواہ نہیں کرتے۔ اولاد خدا کی دین ہے اگر اسے دینا منظور ہے تو وہ اس حالت میں ہی دے گا نہیں تو پچاس شادیوں سے بھی کچھ نہ ہوگا۔" وہ بے چاری چپ ہوگئی۔ آخر خدا کا کرنا کہ اس گفتگو کے بعد ہی تین سال میں ان کے دو بچے پیدا ہوئے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور جیسے ہی وہ بچے پڑھنے لکھنے کے قابل ہوئے بابو گنیشی لال نے ان کی تعلیم کا بہت اچھا انتظام کر دیا۔ اپنے خالی اوقات میں وہ خود

بچّوں کو لے کر بیٹھتے اچھی اچھی کہانیاں اور قصّے سناتے جب بچے ذرا اور بڑھے تو انہوں نے اچھی اچھی تصویروں والے اخبار منگوا دیئے۔ بچّے اُن کی تصویریں دیکھ کر بہت خوش ہوتے ایک دن صبح کے وقت وہ اخبار لئے کرسی پر بیٹھے تھے لڑکا ان کے پاس فرش پر بیٹھا ہوا شیر اور مادہ شیر کی تصویریں دیکھ رہا تھا لڑکی سامنے کتاب لئے کھڑی تھی اور کتاب میں جو مور اور مورنی کی تصویر دیکھ چکی تھی اس کے متعلق کچھ کہہ رہی تھی۔ لڑکے نے کہا وہ بابوجی! آپ اخبار نہ منگایا کیجئے اس میں تصویریں تھوڑی ہوتی ہیں ایسی کتابیں منگوایا کیجئے جن میں بہت سی تصویریں ہوں رہا پ نے کہا بیٹا! اخبار بڑے فائدے کی چیز ہے اس کو صرف تصویروں ہی کی وجہ سے نہیں منگایا جاتا ہے بلکہ اس میں دنیا بھر کی خبریں ہوتی ہیں اس سے نئی نئی ایجادوں اور تصنیفات کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہم حکومت کے کانوں تک اپنی تکلیفوں اور ضرورتوں کو پہنچاتے ہیں ملک کی دستکاری اور تجارت کو بھی اخبار سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اس میں تمام دنیا کی دستکاریوں کے حالات اور جگہ جگہ کی چیزوں کے نرخ درج ہوتے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ خبریں پہنچانے کا تو اس سے بہتر کوئی ذریعہ ہی نہیں۔

جنس

ا- جانداروں کی تذکیر و تانیث

(۱)	(۲)	(۳)
لڑکا	لڑکی	بچے
مور	مورنی	
شیر	مادہ شیر	
مردوں	عورتوں	

دیکھو! عبارت بالا میں سے ہم نے چند اسمار چھانٹ کر ان کو تین ٹکڑوں میں درج کیا ہے۔

نمبر (۱) والے سب جاندار اور نر کے لئے استعمال ہونے والے اسمار ہیں۔ لہذا اسم مذکر ہیں۔

نمبر (۲) والے سب جاندار اور مادہ کے لئے استعمال ہونے والے اسمار ہیں لہذا اسم مؤنث ہیں۔

نمبر (۳) والا مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے لہذا اسم مشترک ہے۔

اب ان کی بناوٹ پر غور کرو لڑکا (مذکر) کے الف کو ی سے بدل کر "لڑکی" مؤنث بنائی گئی ہے۔ مور (مذکر) کے آگے نی بڑھا کر "مورنی"

بنایا گیا ہے۔ شیر (مذکر) سے پہلے مادہ بڑھا کر ''مادہ شیر'' مونث بنایا گیا ہے۔ مذکر کے لئے اسم ''مردوں'' اور مونث کے لئے اسم ''عورتوں'' الگ الگ ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ جاندارں کے مذکر، مونث بنانے کے بہت سے قاعدے ہیں۔

تذکیر و تانیث کے قاعدے

(۴۴) مذکر سے مونث بنانے کے قاعدے یہ ہیں:۔

۱۔ اشخاص کے ناموں میں مذکر سے مونث بنانے میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:۔

(۱) آخر میں الف یا ہ ہو کو ی (معروف) سے بدل دیتے ہیں جیسے:۔

بندہ - بندی - بکرا - بکری

(۲) آخر میں ی بڑھا دیتے ہیں:۔

ہرن - ہرنی - برہمن - برہمنی۔

(۳) آخری حرف کو حذف کر کے یا بغیر حذف کئے ن بڑھا دیتے ہیں جیسے:۔ مالی - مالن (بغیر حذف)، دلہا - دلہن (بحذف)

(۴) آخری حرف کو حذف کر کے یا بغیر حذف کے نی یا انی بڑھا دیتے ہیں جیسے:۔ بنیا - بنینی - اُستاد - اُستانی - مہتر - مہترانی - (بحذف)

(۵) آخری حرف میں تبدیلی کے بعد یا بغیر تبدیلی کے یا بڑھا دیتے ہیں جیسے:۔ بندر - بندریا (بغیر تبدیلی) چوہا - چوہیا (بہ تغیر)۔

۲۔ بعض اسمار مؤنث سے مذکر بنائے جاتے ہیں جیسے :۔
ساس سے سسرا ۔ بھینس سے بھینسا

۳۔ بعض اسمار محض مؤنث استعمال ہوتے ہیں اور اُن کا مذکر نہیں آتا
جیسے :۔ لومڑی ۔ چیل ۔ مچھلی ۔

۴۔ بعض اسمار صرف مذکر بولے جاتے ہیں ۔ جیسے کیچوا ۔ طوطا ۔
مچھر ۔

۵۔ بعض اسمار کی تذکیر و تانیث الفاظ نر و مادہ کی فارسی یا اُردو
ترکیب اضافی کی ساتھ یا بغیر ترکیب اضافی کے بنائی جاتی ہے جیسے :۔
چیتے کا نر (نر چیتا) چیتے کی مادہ ۔ نر کبوتر ۔ مادہ کبوتر ۔
یادداشت ۔ فارسی اسمار میں نر مادہ کے اضافہ سے تذکیر و تانیث پیدا ہوتی ہے ۔

۶۔ بعض اسمار کے الفاظ جُدا جدا ہیں ۔ جیسے :۔ باپ ۔ ماں ۔
گائے ۔ بیل ۔ مینڈھا ۔ بھیڑ ۔

۷۔ بعض غیر زبانوں کے اسمار بعینہ اُردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔
خان ۔ خانم ۔ بیگ ۔ بیگم ۔

۸۔ بعض اسم خاص میں "ی" "ن" لگا کر مؤنث بناتے ہیں جیسے :۔ رحیم
سے رحیمن ۔ کریم سے کریمن ۔

۹۔ کبھی واؤ معروف سے مذکر اور واؤ مجہول سے مونث کا نام
رکھتے ہیں جیسے کلّو (مذکر) کلّو (مؤنث)

۱۰۔ عربی الفاظ میں ضمیر مذکر کے آگے "ہ" جو درحقیقت عربی میں

ت ہوتی ہے) بڑھاکر مؤنث بناتے ہیں جیسے :۔ فاضل. فاضلہ. معظم. معظمہ مخدوم. مخدومہ۔

۱۱۔ بعض اسمار کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے یعنی کوئی مذکر بولتا ہے اور کوئی مؤنث بولتا ہے جیسے :۔ (۱) بلبل (۲) طوطی۔

مثلاًسہ بیں شعر پڑھ کے بزم سے کیا اٹھ گیا اسیر ✤ بلبل چہک کے صحن چمن سے نکل گیا (مذکر)

صباسہ اے صبا باغ میں تم نالۂ سوزاں نہ کرو ✤ رشک سے جل کے بے برگ و نوا جلتی ہے (مؤنث)

عمل و مشق

۱۔ عبارت بالا میں سے اور مذکر و مؤنث الفاظ چھانٹ کر ان کی فہرستیں بناؤ۔

۲۔ اسمائے ذیل کے مؤنث لکھو۔

بیٹا۔ دادا۔ مرغا۔ بلا۔ جوگی۔ گوالا۔ بھنگی۔ ناگ۔ پٹھان۔ مغل۔ سید۔ استاد۔ رانا۔ فقیر۔ تیلی۔ گدھا۔

۳۔ مندرجہ ذیل کے مذکر لکھو۔

جورو۔ لونڈی۔ بوڑھی۔ شاہزادی۔ گھوسن۔ پارسن۔ ڈومنی۔ بنگالن۔ رانڈ۔

۴۔ مندرجہ ذیل عربی اسمار کے مخالف جنس لکھو۔

عندلیب۔ عالم۔ محترمہ۔ محسن۔ موصوف۔ ممدوح۔ محبوب۔ منسوب۔ مخدوم۔

۵۔ کسی اسم کے مذکر یا مؤنث معلوم کرنے کی یہ پہچان ہے کہ علامت اضافت

یا فعل اس کے ساتھ جیسا استعمال ہوتا ہے وہ ویسا ہی سمجھا جاتا ہے جیسے:-
شیر نکلا۔ شیرنی نکلی۔ عجائب خانہ کا شیر۔ زو کی شیرنی۔

ذیل میں چند اسماء دیئے جاتے ہیں تم ان کو جملوں میں استعمال کر کے ان کی تذکیر و تانیث واضح کرو۔

جگنو۔ چھچھوندر۔ چھپکلی۔ خرگوش۔ چیتا۔ کھٹمل۔ قمری۔ اژدہا۔ باز۔ اُلو۔

سبق-۱۲
اشعار داغ

کانٹے کہیں پڑے ہیں کہیں گرد باد ہیں
یہ یادگار قیس بیاباں میں رہ گئی

رات اور رات بھی جدائی کی
اب نکلتا ہے آفتاب کہاں؟

فکر ہے لکھیں گے کس پر نامۂ اعمال خلق
کونسا کاغذ بچا یاں شوق کی تحریر سے

خزاں تو خیر سے گذری چمن میں بلبل کو
بہار آئی ہے اب آشیاں رہے نہ رہے

اُڑی اُڑائی ہوئی کس کی گلی سے یارب؟
کہ نسیم سحری آج اڑی پھرتی ہے

افتادگی میں بھی نہ گئی اس کی جستجو
گویا زمیں پہ سایۂ مرغ پریدہ ہوں

۲۔ بے جانوں کی تذکیر و تانیث

اشعار بالا کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو۔

(۱)	(۲)
آفتاب	رات
کاغذ	جستجو
آشیاں	بہار

دیکھو! یہ سب بے جان اشیاء ہیں۔ بے جانوں میں نر و مادہ نہیں ہوتے مگر ان میں سے نمبر (۱) کے ماتحت جس قدر الفاظ ہیں یہ سب مذکر بولے گئے ہیں اور نمبر (۲) کے ماتحت جس قدر الفاظ ہیں وہ سب مونث بولے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث سماعی ہے۔ اور اس کے عام قاعدے یہ ہیں۔

(۲۵) مندرجہ ذیل اسماء مذکر بولے جاتے ہیں :۔

(۱) جن کے آخر میں الف یا ہائے مختفی ہو جیسے :۔ کانٹا۔ گرجا۔ پیسہ۔ پروانہ۔ نشانہ وغیرہ مگر تمام ہندی اسم مصغّر اور خطا۔ ابتدا۔ مالا۔ گھٹا۔ سبھا۔ پوجا وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

(۲) جن کے آخر میں بان یا وان ہو جیسے :۔ گاڑیبان۔ پکوان۔

(۳) وہ حاصل مصدر جن کے آخر میں آ ، و۔ پن۔ پا ہو جیسے :۔ بچپن

جلایا۔

(۴) دنوں، اردو مہینوں، ستاروں، پہاڑوں، جواہرات اور دھاتوں کے نام۔ جیسے:۔ جمعہ۔ ساون۔ عطارد۔ ہمالہ۔ ہیرا۔ سونا۔ مگر۔ جمعرات۔ زہرہ۔ مشتری۔ ناہید۔ زمین اور چاندی مستثنیٰ ہیں۔

(۵) عام طور پر دریاؤں۔ درختوں۔ نالوں کے نام اور اردو مصادر (جبکہ تنہا بولے جائیں) جیسے:۔ سندھ۔ آم۔ آنا۔ مگر۔ گنگا۔ جمنا۔ جامن اور کھرنی مستثنیٰ ہیں۔

(۶) تمام عربی مصادر جو افعال تفعیل۔ افتعال۔ افعال اور تفاعل کے وزن پر ہوں جیسے:۔ احسان۔ اختیار۔ انکسار۔ استقلال۔ توکل۔ تغافل۔ مگر توجہ مؤنث ہے۔

(۷) عربی اسم ظرف جیسے:۔ مدرسہ۔ مدفن وغیرہ مگر مسجد۔ مجلس۔ اور مسند مستثنیٰ ہیں۔

(۲۶) ۲۔ مندرجہ ذیل اسماء مؤنث بولے جاتے ہیں:۔

(۱) جن کے آخر میں ی (معروف) ہو جیسے:۔ روٹی۔ ٹوپی۔ چھتری۔ مگر۔ نانی۔ دہی۔ موتی۔ ہاتھی۔ اور پیشہ وروں کے نام مثلاً تیلی۔ تنبولی۔ وغیرہ کے مستثنیٰ ہیں۔

(۲) جن کے آخر میں ت ہو جیسے:۔ گھات۔ چھت۔ مگر۔ کھیت سوت، شربت۔ اور بھات وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

(۳) تمام ہندی حاصل مصادر جن کے آخر میں نت۔ ہٹ۔ وٹ۔ پن۔ ی۔ ن۔ کار۔ اڑ ہو۔ جیسے:۔ لڑنت۔ مسکراہٹ۔ لگاوٹ۔ بکواس۔ لڑائی۔ چلن۔ پکار۔ مگر چلن۔ بگاڑ وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

(۴) حروف تہجی باستثنائے الف۔ ج۔ ذ۔ ص۔ ش۔ ص۔ ض۔ ع۔ غ۔ ق۔ ک۔ گ۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ لا اور بھ۔ پھ۔ جھ۔ چھ۔ کھ۔ گھ۔ لھ۔ مھ۔ نھ وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔

(۵) نمازوں۔ آوازوں عروضی بحروں۔ گنجفہ کی بازیوں اور شراب کے نام مگر قہقہہ اور بادہ مستثنیٰ ہیں۔

(۶) عربی مصادر جو تفعیل کے وزن پر ہوں۔ جیسے:۔ تقریر۔ تحریر۔ مگر تعویذ مستثنیٰ ہے۔

(۷) زبانوں کے نام جیسے:۔ اُردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ سنسکرت۔

یادداشت (۱) بعض الفاظ کی تذکیر و تانیث ایک ہی معنی میں مختلف فیہ ہے جیسے:۔ قلم۔ فاتحہ۔ سائنس۔ بقا۔ املا۔ آغوش۔ فکر۔

مثلاً (ناسخ) تیر سا سیدھا قلم مثل کماں خم ہو گیا (مذکر)

ظفر عجب احوال ہی یہ جب خط اس کو لکھتا ہوں ۔۔۔ تو دل کچھ اور کہتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے (مونث)

فاتحہ۔ اکبر سے تمھیں بتائیں کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا ۔۔۔ پلاؤ کھائیں گے احباب۔ فاتحہ ہوگا (مذکر)

داغ سے عدو پڑھتے ہیں سیفی حضرت داغ ۔۔۔ پڑھو تم فاتحہ اب اپنے دم کی (مونث)

۲۔ بعض الفاظ ایسے ہیں جو ایک معنی میں مذکر اور دوسرے میں مونث بولے جاتے ہیں جیسے:۔ لب بمعنی پانی مذکر ہے جیسے۔ امیر مینائی سے

۱حمد پاک کی مدح لکھوں کر کے وضو آب کوثر مجھے مل جائے اگر تھوڑا سا

مگر بہ معنی۔ چمک۔ دمک مؤنث ہے جیسے صبا سے ؎

عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی غریق بیں فنا موتیوں کی آب ہوئی

گان۔ فال۔ بیل۔ کیچڑ۔ ناک۔ گھاٹ۔ تال وغیرہ اسی قسم کے الفاظ ہیں۔

۳۔ مرکب الفاظ میں ایک مذکر ہو اور دوسرا مؤنث تو دوسرا لفظ جو بھی ہو وہی استعمال کرنا چاہیئے جیسے: شملہ کی آب وہوا اچھی ہے۔ آپ کا محبت نامہ پہنچا (پہلی مثال میں آب مذکر ہوا مؤنث ہے اور وہی دوسرا لفظ ہے۔ لہذا فعل مؤنث لایا گیا۔ اسی طرح محبت نامہ میں محبت مؤنث مگر نامہ مذکر ہے اس لئے فعل مذکر لایا گیا)

عمل ومشق

۱۔ اشعار بالا میں سے اور بے جان مذکر و مؤنث اسماء پہچان کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ۔

۲۔ مندرجہ ذیل کی تذکیر وتانیث جملوں میں استعمال کر کے بتاؤ۔

عقبیٰ۔ سناٹا۔ کیمیا۔ خانقاہ۔ تھاہ۔ دھاگا۔ قیامت۔ رتھ۔ گھی۔ لائق۔ کیفیات۔ سنسکرت۔ پنجشنبہ۔ ابرک۔ ٹھاس۔ اُبھار۔ ازار بند۔ استخواں۔ باراں داستان۔ زعفران۔ کھڑاؤں۔ داؤں۔ اطلاع۔ تصنیف۔

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے ایسے اسماء چھانٹو جن کی تذکیر وتانیث مختلف فیہ ہو۔

کیا ظلم ہے اس خونی عالم کی گلی میں جب ہم گئے دوچار نئی دیکھیں مزاریں

طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر
ہر چمن میں عندلیب خوش بیاں رہتا نہیں

میں وہ محروم محبت ہوں لڑکپن میں بھی
وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا

اچھی پھبی اسیری مجھ سے شکستہ دل کی
اچھا شگن بڑھایا گیسوئے پر شکن میں

ناز نے دی نہ رخصت آگے اُسے
دو قدم جب مرا مزار رہا

گئی دن سے گھات میں ہے صیاد
عندلیب آج کل میں پھنستی ہے

یہ شانہ دل صد چاک نے کیا سیدھا
شکن ذرا بھی نہ اس زلف عنبری میں رہی

شاہد مقصود ہی کس کی بغل میں اے ظفر
دیکھو ہے آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی

۴۔ مثالوں میں استعمال کر کے بتاؤ کہ مندرجہ ذیل میں سے کونسا لفظ کس معنی میں مذکر ہے اور کس معنی میں مؤنث۔
لگن ۔ دال ۔ کف ۔ بیت ۔

۵۔ خالی جگہوں میں مناسبت موقع کے لحاظ سے ایسے افعال علامات اضافت یا صفات لکھو کہ جن سے خط کشیدہ کی تذکیر و تانیث معلوم ہو سکے اور جو مختلف فیہ ہوں اُن کے نیچے "مختلف فیہ" لکھو۔

آج تمہارے یہاں کس ... آمد ہے جو مکان اس عمدگی سے ... میں تے تو آپ ... ارشاد کے مطابق صفائی ... ہم کو ان سے وفا ... ہے اُمید۔ گلاب ... ڈالی ... ... بوندیں ... اس کتاب ... جلد کتنے میں ... حنا ... عطر کے روپیہ تولہ ... تم ملازمت ... فکر میں ناحق سرگرداں ہو۔ بندہ خدا کوئی پیشہ ہی اختیار کر لو۔ اس تکیہ ... غلاف ... ہو گیا۔

بول ۔۔۔ چھاگل ۔۔۔ کارآمد ۔۔۔ انگریزوں ۔۔۔ قلمرو میں سورج غروب نہیں ۔۔۔ مجھے اس عمارت ۔۔۔ طرز بہت پسند ہے۔

۶۔ کسی تاریخی مقام کی سیر کے حالات لکھو اور اس میں کم از کم پچیس ایسے بے جان اسما استعمال کرو جن کی تذکیر و تانیث تمھاری تحریر سے بخوبی معلوم ہو سکے۔

سبق ۔ ۱۳

سلام

اے سلامی! یوں ارم ہے کربلا کے سامنے
ہو چمن جس طرح قصرِ بادشاہ کے سامنے

وائے حسرت! کچھ نہ دنیا میں کیے اعمالِ نیک
ہاتھ خالی ہم چلے ہیں اُس خدا کے سامنے

قلب میں داغوں کے گل دامن میں اشکوں کے گہر
ہم یہ ہدیہ لے کے جائیں گے خدا کے سامنے

واہ رے رحمت! کہ دوزخ کو بھی ٹھنڈا کر دیا
آگ پانی ہو گئی خاکِ شفا کے سامنے

دیگا شہ کی بے گناہی پر شہادت روزِ حشر
خنجرِ قاتل زباں بن کے خدا کے سامنے

کہتے تھے عباس بہکاتا ہے کیا اے مردِ شوم
دم بھی نکلے گا تو شاہِ کربلا کے سامنے

مجھ سے کہتا ہے کہ "آقا کی رفاقت چھوڑ دو"
یہ دغا بازی کی باتیں باوفا کے سامنے

(انیس)

اسم کی حالت

۱۔ خنجرِ قاتل (زبان بن کر خدا کے سامنے شہ کی بے گناہی پر روزِ حشر شہادت دے گا۔

۲۔ آگ پانی ہو گئی۔
۳۔ اے مردِ شوم!
۴۔ دُنیا میں۔

تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ میں جو اسم فاعل ہوتا ہے اُس اسم کی حالت "حالتِ فاعلی" اور جو اسم جملہ میں مفعول ہوتا ہے اس کی حالت "حالتِ مفعولی" کہلاتی ہے اور جن اسموں میں اضافت کا تعلق ہوتا ہے جملہ میں اُن کی حالت "حالتِ اضافی"۔ جیسے نمبر (۱) والے جملہ میں 'خنجر' فاعل ہے لہٰذا اس کی حالت حالتِ فاعلی ہے اور شہادت مفعول ہے لہٰذا اس کی حالت حالتِ مفعولی ہے۔ اور 'شہ کی بے گناہی' میں اضافت کا تعلق ہے۔ لہٰذا اس کی حالت حالتِ اضافی ہے۔

اب دیکھو! نمبر (۲) میں ہو گئی فعل ناقص ہے اور جملہ کی ابتدا لفظ "آگ" سے ہو رہی ہے لہٰذا آگ 'مبتدا' ہے۔ اسم کی اس حالت کو "حالتِ مبتدائی" کہتے ہیں۔

نمبر (۴) میں دنیا مجرور اور میں جار ہے اسم کی اس حالت کو حالتِ مجروری کہتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ۔

(۲۷) اسم کی حالتیں فاعلی، مفعولی اور اضافی کے علاوہ حسب ذیل اور ہوتی ہیں۔

۱۔ حالتِ مُبتدائی۔ اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم جملہ کا مبتدا واقع ہو جیسے: منشی لال انسپکٹر ہو گیا۔ (میں خط کشیدہ کی حالت)

۲۔ **خبری**۔ اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم جملہ میں خبر واقع ہو جیسے :۔ حمید الدین ڈپٹی کلکٹر ہے (میں خط کشیدہ کی حالت)۔

۳۔ **حالت ندائی**۔ اسم کی وہ حالت ہے جس سے کسی اسم کا پکارا جانا ظاہر ہو جیسے :۔ اے قلی ادھر آ (میں خط کشیدہ کی حالت)

۴۔ **حالت مجروری**۔ اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم حرف جار کا ماتحت ہو جیسے :۔ موہن ندی میں گرا (میں خط کشیدہ)

یادداشت۔ اگر جملہ میں متعدی کے (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی شکی ہوں گے تو جس اسم کی حالت فاعلی ہو گی اس کے ساتھ 'نے' ضرور آئیگا۔ جیسے :۔ (۱) میں نے لکھا (۲) میں نے لکھا ہے (۳) میں نے لکھا تھا (۴) میں نے لکھا ہو گا۔

۲۔ جب اسم کی حالت جملہ میں مفعول ہو گی اس کے ساتھ کبھی 'کو' آتا ہے اور کبھی نہیں آتا جیسے :۔ میں نے موہن کو پڑھایا تھا۔ میں نے سبق پڑھا تھا۔

۳۔ اسم جب حالت اضافی میں ہوتا ہے تو اس کے ساتھ کا۔ کی۔ کے آتا ہے جیسے :۔ موہن کا بیٹا۔ موہن کی بیٹی ۔ موہن کے کھیت ۔

فارسی میں جب اسم کی حالت اضافی ہوتی ہے تو مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر دے دیا جاتا ہے اور اگر آخری حرف ہ ہو تو اس پر ہمزہ بڑھا دیا جاتا ہے جیسے :۔ نقشۂ تاج محل ۔ شہزادۂ انگلستان۔

عمل و مشق

۱۔ اشعار بالا میں سے اور اسما چھانٹ کر ان کے سامنے اُن کی حالتیں لکھو۔
۲۔ ذیل کے نقشہ کو اپنی کاپی پر بناؤ اور نیچے دیے ہوئے سہرے میں سے ہماری طرح اسمار چھانٹ کر اُن کی حالتیں لکھو۔

اسم کی حالت کا نقشہ

شعر نمبر	اسم						
	حالت فاعلی والا	حالت مفعولی والا	حالت مبتدائی والا	حالت خبری والا	حالت اضافی والا	حالت مجروری والا	حالت ندائی والا
۱	تو (محذوف)	سہرا	.	.	جوان بخت کے سر	سر	بخت
۱۱	ہم	.	سخن فہم	.	.	.	.

سہرا

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ شہزادے جواں بخت کے سر سہرا

کیا ہی اس چاند سے مکھڑے پہ بھلا لگتا ہے
ہے ترے حسن دل افروز کا زیور سہرا

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ!
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی
تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا

رخ پہ دولہا کے جو گرمی سے پسینہ ٹپکا
ہے رگِ ابرِ گہربار سراسر سہرا

یہ بھی اک بے ادبی تھی کہ قبا سے بڑھ جائے
رک گیا آن کے دامن کے برابر سہرا

جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں ہیں اک چیز
چاہیے پھولوں کا بھی ایک مقرر سہرا

جبکہ اپنے میں سمائیں نہ خوشی کے مارے
گوندھے پھولوں کا بھلا پھر کوئی کیونکر سہرا

رخِ روشن کی دمک گوہرِ غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغِ مہ و اختر سہرا

تار ریشم کا نہیں ہے یہ رگِ ابرِ بہار
لائے گا تابِ گرانباریِ گوہر سہرا؟

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا

۲۔ خالی جگہوں میں موزوں اسماء لکھو اور ان کے نیچے (نمونہ کی طرح) لکھو کہ جملہ میں ان کی حالت کیا ہے۔

ایک لومڑی کہیں جا رہی تھی راستہ (مجروری) میں ایک باغ ملا جس میں پکے ہوئے ... کے خوشے (اضافی) لٹک رہے تھے ... کو دیکھ کر ... کے ... میں ... بھرا وہ وہیں ٹھہر گئی۔ لیکن انگور ... تھے اور ... وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی ... بہت اچھلی کودی لیکن نہ پہنچ سکی آخر کار جب وہ بالکل ... ہوگئی تو یہ کہہ کر چل دی "... کھٹے ہیں ... کھا کے۔"

سبق ۔ ۱۴

کسان

(۱) کسان گنّے کاٹ رہا ہے (۲) کھیت پر کولھو چل رہا ہے۔
(۳) گنّا اچھا ہے۔

اسم کا تجزیہ (یا تحلیل) صرفی

اوپر کے جملے پڑھو! اور مندرجہ ذیل پر غور کرو!
(۱) کسان ۔ گنّے (۲) کھیت ۔ کولھو۔

دیکھو! یہ سب اسم ہیں۔ اگر ہم ان میں سے ہر ایک کی قسم ، جنس تعداد ، حالت وغیرہ کی تشریح کریں تو یوں ہوگی۔

کسان ۔ اسم ۔ نکرہ ۔ ذات ۔ مذکر ۔ واحد ۔ حالتِ فاعلی (کاٹ رہا ہے ، فعل کا فاعل ہے)

گنّے ۔ اسم ۔ نکرہ ۔ ذات ۔ مذکر ۔ جمع ۔ حالتِ مفعولی (کاٹ رہا ہے فعل کا مفعول ہے)۔

کھیت ۔ اسم ۔ نکرہ ۔ ذات ۔ مذکر ۔ واحد ۔ حالت مجروری (پر کا مجرور ہے۔)

کولھو ۔ اسم ۔ نکرہ ۔ آلہ ۔ مذکر ۔ واحد ۔ حالتِ فاعلی (چل رہا ہے ،

فعل کا فاعل ہے۔

گنا۔ اسم۔ نکرہ۔ ذات۔ مذکر۔ واحد۔ حالت مبتدائی (ہے، فعل ناقص کا مبتدا ہے)۔

لفظ کی اس قسم کی تشریح کرنے کو "تجزیہ (یا تحلیل) صرفی" کہتے ہیں۔

(۲۸) تجزیہ (یا تحلیل) صرفی۔ جملہ کے الفاظ میں سے ہر لفظ کے اقسام اُس کی بناوٹ، جنس۔ تعداد۔ حالت اور اس کے تعلقات کی تشریح کو "تجزیہ (یا تحلیل) صرفی" کہتے ہیں۔

(۲۹) اسم کے تجزیہ (یا تحلیل) صرفی میں اور ذیل کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

(۱) قسم (۲) قسم القسم (۳) جنس (۴) تعداد (۵) حالت (۶) اظہارِ تعلق

عمل و مشق

ذیل کے جملوں میں سے خط کشیدہ کا تجزیہ کرو!

(۱) بلبل ڈالی پر بیٹھی ہے (۲) موہن چالاک نکلا (۳) اے لڑکے ذرا یہاں آئیو (۴) رحیم بخش کا بھائی پاس ہو گیا (۵) گرد ہاری نے چمپا کی کتاب لی ہو گی (۶) میں گھر سے بازار تک گیا تھا (۷) برسات میں کینچوے بکثرت ہوتے ہیں (۸) اے خدا تو منیر احمد کی لڑکی کو صحت دے دے (۹) کوا دیوار پر بیٹھا ہے۔ (۱۰) یہ فوج کہاں جا رہی ہے۔

۲۔ ضمیر کا بیان

سبق ۔ ۱۵

چنگیز اور ناصر کا مکالمہ

(ظالم بادشاہ چنگیز کے سامنے اس کا چچا زاد بھائی ناصر جو حقدار حکومت تھا پابہ زنجیر کھڑا ہے متکبر چنگیز اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے مگر ناصر باوجودیکہ اس کا کوئی مددگار نہیں کچھ خوف نہیں کرتا اور برابر حق گوئی سے کام لے رہا ہے)

چنگیز۔ کہئے اے شہباز زمانہ! آپ نے اس ناچیز کو پہچانا؟

ناصر۔ پہچانا پہچانا! شیطان کو کون نہیں جانتا۔ بلکہ ہر شخص پہچانتا ہے ؎

شکل و صورت دیکھ لی کبر و رعونت دیکھ لی
نام پہلے ہی سنا تھا آج صورت دیکھ لی

چنگیز۔ مغرور تو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے مگر ابھی تک یوں اکڑا ہوا ہے ؎

سر سے غرور مسند مخمل نہیں گیا
رسی تمام جل گئی پر بل نہیں گیا

ناصر۔ عزت والے مصیبت سے کب ڈرتے ہیں۔ تارے اکثر رات کی عوض دن کو نکلتے ہیں۔ بھری برسات میں جن ندی نالوں میں روانی ہے انھیں گرمی میں دیکھو نہ موجیں ہیں نہ پانی ہے۔

چنگیز۔ تو تو نے بادشاہی اس لئے چاہی کو مجھ سے کرے برائی! میں تیرا کون تھا؟

ناصر۔ کون تھا؟

چنگیز۔ چچازاد بھائی۔

ناصر۔ اُف۔ مجھ کو تو کہتا ہے بھائی۔ اور بھائی کے ساتھ یہ کج ادائی؟

لعنت ہے او نا سزائی ؎

جن کی گودوں میں پلا دشمن انھیں کا ہو گیا   تو نہیں پیدا ہوا اک سانپ پیدا ہو گیا

چنگیز ؎ بدزباں! کم نہیں ہوتی ہی حماقت تیری

خیر معلوم ہوا آ گئی شامت تیری

ارے کوئی حاضر ہی ؎ آکے لیجاؤ! اسے قید رکھو! آج کی رات

خون پی لوں گا سحر ناشتہ سحر کے سات

(آغا حشر مرحوم)

ا۔ ضمیر شخصی

تو ۔ مجھ سے ۔ مجھ کو ۔ تیری

تم جانتے ہو۔ یہ سب ضمیریں ہیں اور ضمیر شخصی ہیں مگر ایک بات یاد رکھو تو "تیری" ہو گیا ہے۔ "میں" "مجھ" بن گئی ہے۔ یہ کیوں؟

آؤ! تم کو ان تغیرات اور تمام حالات کی تفصیلات سمجھا دیں۔

(۱) جب "وہ" کے بعد حروف مغیرہ میں سے کوئی حرف آتا ہی تو "وہ" اس ہو جاتا ہے۔ جمع میں ان یا انھوں بن جاتا ہے۔ مفعولی حالت میں اسے اور انھیں ہو جاتا ہے۔

(۲) ضمیر میں تذکیر و تانیث نہیں ہوتی جیسے:۔ وہ گیا۔ وہ گئی۔

(۳) واحد اور جمع کے لئے الگ الگ ضمیریں ہوتی ہیں سوائے "وہ"

کے جو جمع اور واحد دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے :- وہ آیا وہ آئے۔

(۴) تو (ضمیرِ واحد مخاطب) اظہارِ محبّت، بے تکلفی اور حقارت کے لئے بولی جاتی ہے خدا کے لئے ہمیشہ "تو" استعمال کرتے ہیں جیسے
ع میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے۔ بادشاہوں یا بڑے امراء کو بھی تو کے ساتھ مخاطب کر لیتے ہیں جیسے :- ؎

بادشاہانِ سلف پر تجھے یوں ہی تفضیل جیسے قرآن پس توریت زبور و انجیل

(ذوقؔ)

(۵) تم اور آپ گو جمع کی ضمیریں ہیں مگر تعظیماً ہمیشہ واحد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

(۶) ہم جمع کی ضمیر ہے لیکن اکثر تعظیماً بجائے واحد کے استعمال ہوتی ہے

(۷) چند الفاظ بجائے ضمیر کے استعمال ہوتے ہیں اور انھیں "قائم مقام ضمیر" کہتے ہیں جیسے :-

(۱) بجائے "میں" کے، فدوی۔ کمترین۔ خاکسار۔ بندہ۔ غلام۔ نیاز مند یا ناچیز وغیرہ جیسے اوپر کی عبارت میں آپ نے ناچیز کو پہچانا (یعنی مجھ کو)۔

(۲) بجائے تم کے۔ آپ۔ جناب۔ قبلہ۔ حضور۔ سرکار وغیرہ جیسے سرکار کہاں جا رہے ہیں (یعنی تم کہاں جا رہے ہو)۔

(۸) آپ کا استعمال جمع مخاطب اور غائب میں تعظیم کے لئے ہوتا ہے جیسے آپ ضرور آئیے حالتِ اضافی میں آپ آپ ہو جاتا ہے اور

اس کے ساتھ۔ نا۔ نی۔ نے علامت اضافت آتی ہے جیسے اپنا سبق اپنی کتاب۔ اپنے قلم۔

(۹) بجائے اپنا کے ''یاروں'' کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جیسے
ع کام یاروں کا بقدر لب و دنداں نکلا۔

(۱) کون اور کیا ضمیر استفہامیہ ہیں۔ کون جاندار کے لئے اور کیا بے جان کے لئے آتی ہے۔

(۳۰) (۲) کون حروف مغیرہ کے آنے سے ''کس'' ہو جاتی ہے اور جمع میں حالتوں کے ماتحت یہ تغیرات ہوتے ہیں۔

	واحد	جمع
حالت فاعلی میں	کون۔ کس نے	کون۔ کنھوں نے
حالت مفعولی ''	کس کو۔ کسے	کن کو۔ کنھیں
حالتِ اضافی ''	کس کا	کن کا

(۳۱) (۳) ضمیر استفہامیہ کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے۔

(۱) استفہامی جس سے محض استفہام مدنظر ہو جیسے:۔ ع آخر اس درد کی دوا کیا ہے۔ (غالب)

(۲) اقراری۔ متکلم کی جانب سے اظہار اقرار کے لئے جیسے:۔
یہ بیاندار نہیں تو اور کیا ہے (یعنی بازار ہے)۔

(۳) انکاری۔ متکلم کی جانب سے اظہار انکار کے لئے جیسے ؎
گر کیا ناصح نے مجھ کو قید اچھا یوں سہی
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائینگے کیا
(غالب)
(یعنی نہیں چھٹیں گے)

(۴) کبھی ضمیر استفہامیہ ضمیر تنکیریہ کا کام دیتی ہے جیسے :- اُوپر کی عبارت میں "شیطان کو کون نہیں جانتا"

تو حالت اضافی میں تیرا۔ تیری۔ تیرے ہو جاتا ہے۔

۲۔ ضمیر موصولہ

دیکھو! عبارت بالا میں ایک جملہ ہے "جن ندی نالوں میں پانی ہو" اس میں جن ضمیر موصولہ ہے۔ ضمیر موصولہ کے تغیرات اور استعمال بھی سیکھ لو!

(۱) جو حروف مغیرہ کے ساتھ جیسے :-

	واحد	جمع
حالت فاعلی میں	جو۔ جس نے	جو۔ جنھوں نے
حالت مفعولی	جس کو۔ جسے	جن کو۔ جنھیں
حالت اضافی	جس کا	جن کا

(۲) جو کہ ساتھ ہندی میں سو بھی آتا ہے جیسے :- ع جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا۔

(۳) جو ضمیر تنکیر کے ساتھ مرکب ہو کر بھی آتا ہے جیسے جو کوئی۔ جو کچھ۔

(۴) جونسا۔ جونسی۔ جونسے بھی ضمیر موصولہ ہیں۔

۳۔ ضمیر سوالیہ

دیکھو! اوپر کی عبارت میں ایک جملہ ہے "میں تیرا کون ہوں؟" اس میں کون ضمیر سوالیہ (استفہامیہ) ہے۔

۴۔ ضمیر تنکیریہ

دیکھو! اوپر ایک جملہ ہے "ناصر باوجودیکہ اس کا کوئی مددگار نہیں

کچھ خوف نہیں کھاتا۔" اس میں کوئی اور کچھ ضمیر تنکیری ہے۔

(۱) کوئی۔ عام طور پر جاندار کے لئے آتی ہے کبھی بے جان کے لئے بھی جیسے:۔ کوئی ویرانی سی ویرانی ہے (غالبؔ)

(۲) کوئی۔ حرف ربط کے آنے سے کسی ہو جاتی ہے جیسے:۔ ع
کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری۔

(۳) جب کئی میں سے ایک مقصود ہوتا ہے تو اس کے آگے سا بڑھا دیتے ہیں جیسے:۔ ان قلموں میں سے کوئی سا لے لو۔

(۴) کچھ۔ عموماً بے جان کے لئے آتی ہے (۱) لیکن کبھی جاندار کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے جیسے: سب لڑکے چلے گئے مگر کچھ درجہ میں موجود ہیں۔

یادداشت (۱) ضمائر تنکیر یہ کبھی مکرر آکر قلت کے معنی دیتی ہیں جیسے: ع (اسیر)
ہوا ہوں صحرا نوردِ غربت وطن کو چھوڑے ہوئی ہے مدت
کسی کسی کی ہے یاد صورت خیال کچھ کچھ کہیں کہیں کا

(۲) ضمائر تنکیر یہ دوسری ضمیروں کے ساتھ مل کر مرکب بھی ہوتی ہیں جیسے جو کوئی۔ جو کچھ۔ جس کسی۔

(۳) عربی کے بعض الفاظ۔ بعض۔ بعضے۔ بعض بعض تنکیر کا کام دیتے ہیں جیسے:۔ بعض لوگ (بعضے لوگ یا بعض بعض لوگ) ایسا کرتے ہیں۔

۵۔ اضمار قبل الذکر

وہ مرے اعمال روز و شب سے واقف ہے امیرؔ
پیش خالق ادعائے بے گناہی کیا کروں

دیکھو! اوپر والے شعر میں "وہ" ضمیر ہے جو خالق (اسم) کی بجائے آئی ہے۔ ضمیر جس اسم کی جگہ پر آتی ہے اُسے "مرجع" کہتے ہیں۔ اس شعر میں "وہ" ضمیر، اور خالق مرجع ہے۔

تم ضمیر کے سلسلہ کی تمام مثالوں میں دیکھ آئے ہو کہ ضمیر مرجع کے بعد آتی ہے مگر اس شعر میں مرجع سے پہلے آئی ہے۔ ایسی ضمیر کو "ضمیر قبل مرجع" یا "اضمار قبل الذکر" کہتے ہیں۔

۳۲۔ ضمیر قبل مرجع (یا اضمار قبل الذکر) اس ضمیر کو کہتے ہیں جو مرجع سے پہلے آئے جیسے ؎

کون سی طرز سخن ہی جو اُسے آتی نہیں ۔۔۔ کیوں نہو شاگرد ہی ناسخ ہر اک استاد کا

(یں خط کشیدہ)۔

یادداشت۔ ضمیر قبل مرجع عموماً نظم میں آتی ہے۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے قسم وار ضمیریں چھانٹ کر ان کی الگ الگ فہرستیں بناؤ، ضمیر قبل مرجع علیحدہ چھانٹ کر لکھو اور ہر ایک کی حالت بھی بتاؤ۔

حضرتِ دل لہو کریں پانی ۔۔۔ سارے رنگوں میں جب ملیں گے آپ

(انیس)

دُعا پر کروں ختم اب یہ قصیدہ ۔۔۔ کہاں تک کہوں تو چنان و چنیں ہے

(ذوق)

تیغ تو اچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے　　دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
وہ واقف ہے اے یاس کیونکر کرے گا　　نوبیشی خدا بے گناہی کا دعوے

(یاسؔ)

گو رِ گنج فراغ ہے اپنا　　داغ اپنا چراغ ہے اپنا (ظفرؔ)
چال ہے مجھ ناتواں کی مرغِ بسمل کی تڑپ　　ہر قدم پہ ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا

(آتشؔ)

۲- ذیل میں سے ہر ایک قسم کی دو دو ضمیر قائم مقام لکھو۔
(۱) متکلم۔　(۲) مخاطب۔　(۳) غائب۔

۳- حروف متغیرہ کے آنے سے ضمائر کی صورت میں جو تغیر ہوتا ہے اس کو کاپی پر لکھ کر اپنے استاد کو دکھاؤ۔

۴- خالی جگہوں میں مناسب موقع ضمیریں لکھو۔
عقلمند آدمی کا قول ہے ". . . جیسا کرے گا . . . ویسا بھرے گا۔

یہاں . . . ضرور آیا تھا ورنہ . . . سامان تر بتر نہ ہوتا . . . نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ . . . اپنی . . . حرکتوں سے باز نہیں آ سکتے . . . کو جس چیز کی ضرورت ہو . . . دوکان سے منگا لیا کیجیے۔ وہ . . . ہوش میں نہیں ہیں۔ سب . . . کتابیں لے گئے . . . اس معاملہ میں . . . کو بے قصور سمجھتا ہوں . . . تشریف لے جائیے۔

سبق ۔ ۱۵

طوطا

(۱) یہ طوطا ہے (۲) وہ ڈالی پر بیٹھا ہے (۳) اس کے پر ہرے ہیں۔ ہم اس کو پالیں گے۔

ضمیر کا تجزیہ (یا تحلیل) صرفی

تم اسم کا تجزیۂ صرفی کرنا سیکھ چکے ہو۔ ضمیر چونکہ قائم مقام اسم ہوتی ہے اس کی حالت بھی مثل اسم کے ہوتی ہے اور ضمیر کے تجزئے میں کوئی خاص فرق نہیں سوائے اس کے کہ ضمیر میں شخصیت اور دکھانی پڑتی ہے جیسا کہ ذیل کے نمونوں سے تم کو معلوم ہوگا۔

یہ۔ ضمیر اشارہ قریب۔ مشترک۔ واحد۔ حالت مبتدائی (ہے فعل ناقص کی مبتدا ہے)۔

وہ۔ ضمیر شخصی (غائب۔ مذکر۔ واحد۔ حالت فاعلی (بیٹھا ہے فعل کا فاعل ہے)

اُس۔ ضمیر شخصی۔ غائب۔ مشترک۔ واحد۔ حالت اضافی (لفظ 'پر' اس کا مضاف ہے۔

ہم۔ ضمیر شخصی۔ متکلم۔ مشترک۔ جمع۔ حالت فاعلی (پالیں گے فعل

کا فاعل ہے)۔

اس: ضمیر شخصی۔ غائب۔ مشترک۔ واحد۔ حالت مفعولی (پا لیں گے فعل کا مفعول ہے)۔

دیکھو! اوپر ضمیر کے تجزئے میں ضمیر کی (۱) قسم (۲) شخصیت (۳) جنس (۴) تعداد (۵) حالت اور (۶) تعلق کی تشریح کی گئی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ

۳۳۔ ضمیر کا تجزیہ۔ اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس کے متعلق قسم، شخصیت، جنس، تعداد حالت اور تعلق کی تشریح کی جاتی ہے۔

عمل و مشق

۱۔ ذیل کے جملوں میں سے ضمیر خط کشیدہ کا تجزیہ کرو۔

غزل چکبست

جہاں میں آنکھ جو کھولی فنا کو بھول گئے
کچھ ابتدا ہی سے ہم انتہا کو بھول گئے

نفاق گبر و مسلماں کا یوں مٹا آخر
یہ بت کو بھول گئے وہ خدا کو بھول گئے

ہوا مزاج کا عالم یہ تیر یورپ سے
کہ اپنے ملک کی آب و ہوا کو بھول گئے

زمین لرزتی ہے بہتے ہیں خون کے دریا
خودی کے جوش میں بندے خدا کو بھول گئے

یہ انقلاب ہوا عالم اسیری میں
قفس میں رہ کے ہم اپنی صدا کو بھول گئے

۳۔ صفت کا بیان

سبق ۔ ۱۶

کاشتکاری

یوں تو دنیا میں ہر ذریعۂ معاش اچھا مگر دست کاری اور ذریعوں میں بہت اچھا ذریعہ ہے۔ اس میں نہ کسی کی تابع داری نہ محتاجی بلکہ اس کے برعکس ہر آدمی دست کار ہی کا محتاج رہتا ہے۔ لیکن زراعت ہر ذریعہ سے زیادہ اچھا ذریعۂ معاش ہے اور کاشتکاری کے پیشہ کو کوئی پیشہ نہیں پہنچتا۔ یہ بڑا فائدہ مند نفع رساں اور معزز پیشہ ہے۔ بہ نظر غائر اگر دیکھیں تو یہی وہ پیشہ ہے جس کو خدا کی شان رزاقی کا مظہر کہا جائے تو بے جا نہیں۔ جو سچ پوچھو تو اس پیشہ میں سچی صوفیانہ زندگی بسر ہوتی ہے کیونکہ نہ جھوٹ نہ دغا بازی نہ فریب نہ مکاری اور نہ غیبت نہ دل آزاری اور پھر ایک لمحہ کے لئے یادِ خدا سے غفلت نہیں۔

ا۔ صفت ذاتی کے درجے اور ان کے بنانے کا قاعدہ

مندرجہ بالا کو پڑھو اور اس میں سے انتخاب کر دہ مندرجہ ذیل پر غور کرو۔

(۱) اچھا ذریعہ (۲) اور ذریعوں سے بہت اچھا ذریعہ (۳) سب

ذریعوں سے زیادہ اچھا ذریعہ۔

دیکھو! ان تینوں میں اچھا۔ بہت اچھا اور سب سے زیادہ اچھا یہ تینوں صفت ذاتی ہیں کیونکہ اپنے موصوف کی ذات کی صفت ظاہر کرتے ہیں مگر نمبر (۱) والی صفت سے ذریعہ (موصوف) کی صفت معلوم ہوتی ہے جو اسکی ذات تک محدود ہے اور کسی سے مقابلہ نہیں ایسی صفت ذاتی کو "صفت نفسی" یا "صفت محض" کہتے ہیں نمبر (۲) والی صفت سے دوسرے ذریعوں کے مقابلہ میں اچھائی کی صفت پائی جاتی ہے ایسی صفت ذاتی کو "صفت تفضیل بعض" کہتے ہیں نمبر (۳) والی صفت سے تمام ذریعوں کے مقابلہ میں زیادہ اچھا ہونا پایا جاتا ہے ایسی صفت کو "صفت تفضیل کل" کہتے ہیں۔ ان تفضیلات سے معلوم ہوا کہ

۳۴۔ صفت ذاتی کے تین درجے ہوتے ہیں۔

۱۔ صفت نفسی (یا محض) وہ صفت ذاتی ہے جس سے کسی شخص یا شئے کی صفت بغیر کسی مقابلہ کے ظاہر ہو جیسے :۔ کھلاڑی۔ لڑاکا وغیرہ۔

۲۔ صفت تفضیل بعض۔ وہ صفت ذاتی ہے جس سے صفت کا موصوف میں کسی دوسرے کے مقابلہ میں کم یا زیادہ ہونا ظاہر ہو۔ جیسے اوروں سے کھلاڑی اوروں سے لڑاکا۔

۳۔ صفت تفضیل کل۔ وہ صفت ذاتی جس سے صفت کا موصوف میں سب سے کم یا زیادہ ہونا ظاہر ہو جیسے :۔ سب سے زیادہ کھلاڑی۔ سب سے زیادہ لڑاکا۔

یادداشت ۔ صفت ذاتی (۱) کبھی مصدر سے بنائی جاتی ہے جیسے کھلاڑی۔

لڑاکا۔ ہنسوڑا۔

(۲) کبھی دو لفظوں سے مرکب ہوتی ہے جیسے :۔ جان توڑ۔ منہ توڑ۔

(۳) عربی فارسی الفاظ پر فارسی لاحقے لگا کر جیسے :۔ طاقت ور۔ تنومند۔

(۴) ہندی فارسی عربی کے حروف نفی بطور سابقہ لگا کر جیسے :۔ غیر ممکن۔ لاوارث (عربی) ناداں۔ بے وفا (فارسی) نڈر۔ اٹل (ہندی)

(۵) عربی فارسی کے صفات ذاتی بعینہٖ استعمال ہوتے ہیں جیسے :۔ نیک بد۔ (فارسی) عاقل۔ حسین (عربی)۔

۳۵۔ (۲) تفضیل بعض مندرجہ ذیل قاعدوں سے بنتی ہے

(۱) صفت ذاتی میں۔ سے۔ بہت۔ بڑا۔ زیادہ کے اضافہ سے جیسے :۔ یہ لڑکا اس لڑکے سے شریر ہے۔ بہت شریر ہے۔ بڑا شریر ہے۔ زیادہ شریر ہے۔

(۲) فارسی عربی صفت ذاتی کے آگے تر کے اضافہ سے جیسے۔ شریر تر بدتر (اصل میں یہ فارسی کا قاعدہ ہے)۔

۳۶۔ (۳) صفت تفضیل کل ذیل کے قاعدوں سے بنتی ہے

(۱) سب سے زیادہ کے بڑھانے سے جیسے :۔ سب سے زیادہ شریر۔

(۲) فارسی عربی الفاظ میں ترین کے اضافہ سے جیسے شریر ترین۔ بدترین۔

(۳) عربی اسم تفضیل اور اسم مبالغہ بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں جیسے قدوس۔ رزاق مگر خیاط و حجام وغیرہ پیشہ وروں کے نام ہیں۔

عمل و مشق

۱۔ ان میں سے صفت نسبتی کے درجے چھانٹ کر ذیل کے نقشے کی خانہ پری کرو۔
طوطے کا رنگ ہرا ہوتا ہے۔ موہن کی ٹوپی بہت اچھی ہے۔ شریف احمد اس مدرسہ کا بہترین طالب علم ہے۔ ہم سستا کپڑا خریدنا چاہتے ہیں۔ یہ تخت اس تخت سے بھاری ہے۔ یہ کاپی بڑی مہنگی ہے۔ ہم تو اس کاغذ کو بدتر سمجھتے ہیں۔ کابل کا انار دیسی انار سے شیریں ہوتا ہے۔ کابل کے سردے شیریں ہوتے ہیں۔ دھنی رام پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔ یہ مکان اس مکان سے بدرجہا اچھا ہے۔ تم اعلیٰ درجے کے بے وقوف ہو۔ ہماری گائے بڑی بھاگوان ہے۔ جمیل ایک ڈرپوک لڑکا ہے۔

صفت ذاتی کے درجے		
صفت نفسی	تفضیل بعض	تفضیل کل

۲۔ صفات ذیل میں سے ہر ایک کی تفضیل بعض اور تفضیل کل بناؤ اور انھیں جملوں میں استعمال کرو۔
خوش۔ سبز۔ لائق۔ بھدّا۔ خوبصورت۔ تیز۔ ستھرا۔ پاکیزہ۔ بیہودہ۔ شیطان۔ ہلکی۔ پیارا۔

سبق ۔ ۱۷

سب سے اچھّا دیش ہمارا

ہند میری آنکھوں کا تارا ہند ہے سب کو دل سے پیارا
سب ملکوں کا راج دلارا بلکہ یہ ہی دنیا کا سہارا

سب سے اچھا دیش ہمارا

ہری بھری ہے وادی ساری کھیل رہی ہے گنگا پیاری
زیب بدن ہے دھانی ساری دیکھو تو جمنا کی دھارا

سب سے اچھا دیش ہمارا

رم جھم رم جھم برسے پانی ہوا میں ہے نغموں کی روانی
کوئل کی ہے کوک سہانی چلا کر یہ مور پکارا

سب سے اچھا دیش ہمارا

رومی اور افغانی آئے چینی اور جاپانی آئے
عربی اور ایرانی آئے سب ہی کو ہے یہ دل سے پیارا

سب سے اچھا دیش ہمارا

ہائے یہ کیا دل میں ہے سمائی لڑتے ہیں کیوں بھائی بھائی
ملک کی کرتے مل کے بھلائی جس سے ہوتا اپنا گزارا

سب سے اچھا دیش ہمارا

لڑتے ہیں باہم گھر والے دیکھ رہے ہیں برابر والے
ہنستے ہیں سب باہر والے ۔ عاقل کو کافی ہے اشارا
سب سے اچھا دیش ہمارا

آؤ روحی منگل گائیں دیش کی اپنے خیر منائیں
آپس کے جھگڑوں کو مٹائیں رکھے اسے خوش پالن ہارا
سب سے اچھا دیش ہمارا

(روحی الہ آبادی)

۲۔ صفت نسبتی اور اس کے بنانے کا قاعدہ

مندرجہ ذیل کو دیکھو!

رومی ۔ افغانی ۔ چینی ۔ جاپانی ۔

تم پڑھ چکے ہو یہ سب صفت نسبتی ہیں اگر ہم ان کی بناوٹ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ روم ۔ افغان ۔ چین ۔ جاپان کے آگے یؔ معروف بڑھا کر صفت نسبتی بنائی گئی ہے اور یہی صفت نسبتی بنانے کا عام قاعدہ ہے۔

۳۔ صفت نسبتی بنانے کا قاعدہ ۔ اکثر اسم کے آگے یؔ (معروف) بڑھا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: کابل سے کابلی ۔ لکھنؤ سے لکھنوی ۔

مگر بعض عربی فارسی الفاظ میں یؔ لگاتے وقت ذیل کے تغیرات بھی ہوتے ہیں ۔

(۱) اگر لفظ کے آخر میں ہ ہو اور تیسرا حرف ی ہو تو ہ اور ی دونوں گر جاتی ہیں۔ ورنہ صرف (ہ) جیسے:۔ کوفہ سے کوفی اور حنیفہ سے حنفی۔

(۲) مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں اسمائے نکرہ میں ہائے مختفی ی سے بدل جاتی ہے جیسے:۔ پستہ۔ پستئی۔ سرمہ۔ سرمئی۔

(۳) اگر لفظ کے آخر میں ی (معروف) ہو تو ی کو و سے بدل دیتے ہیں جیسے:۔ دہلی سے دہلوی۔ بریلی سے بریلوی۔

(۴) کبھی و ی بڑھا دیتے ہیں جیسے۔ دم سے دموی۔ اور اگر و موجود ہے تو حرف ی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے بدّو سے بدوی۔

(۵) اگر لفظ کے آخر میں الف ہو تو (۱) کبھی ی سے پہلے ی (زائد) (۲) کبھی و (۳) اور کبھی الف حذف کر کے و بڑھا دیتے ہیں (۱) طلا۔ طلائی (۲) صفرا۔ صفراوی (۳) دنیا۔ دنیاوی۔

(۶) اگر آخر میں ی پر لکھا جانے والا الف ہو تو اس کو بھی حذف کر کے وی بڑھاتے ہیں جیسے:۔ عیسیٰ۔ عیسوی۔ مصطفےٰ۔ مصطفوی۔ عیسائی اور مصطفائی بھی آتے ہیں۔

(۷) بعض اسماء

بدخشی۔

(۸) بعض اسماء میں الف نون زیادہ کر دیتے ہیں جیسے حق۔ حقانی۔ رب۔ ربّانی۔

(۹) بعض الفاظ سماعی ہیں۔ جیسے:۔ رے رازی طے سے طائی، آرمینیا سے ارمنی۔

(۱۰) ذیل کے فارسی لاحقے بھی لگا کر صفت نسبتی بناتے ہیں جیسے:۔
(۱) آنہ (۲) ین (۳) ناک۔ جیسے:۔ (۱) مردانہ (۲) نمکین (۳) خوفناک۔

(۱۱) ذیل کے ہندی لاحقے بھی لگا کر صفت نسبتی بنائی جاتی ہے۔ جیسے:۔
(۱) کا (۲) ہرا (۳) لا (۴) ار (۵) وار (۶) والا (۷) وا (۸) یا)
جیسے:۔
(۱) قیامت کا (۲) سنہرا (۳) رنگیلا (۴) گنوار (۵) گیہوں (۶) کانپور والا (۷) لکھنوا۔ کلکتیا۔

یادداشت صفت نفسی اور اس کی اقسام اور صفت نسبتی کے موصوف کو "موصوف" کہتے ہیں۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سے صفت نسبتی بناؤ۔
ایشیا۔ امریکہ۔ پٹیالہ۔ بمبئی۔ مکّہ۔ مدینہ۔ غزالی۔ سودا۔ خدا۔ مرتضیٰ۔ موسیٰ۔ تخت۔ فوق۔ نمک۔ امیر۔ شاہ۔

۲۔ تم نے جو صفات نسبتی بنائی ہیں۔ ان کو جملوں میں استعمال کرو۔

۳۔ خالی جگہوں میں موزوں صفات نسبتی لکھو۔
ہم جب مدرسے جا رہے تھے تو ہمیں ایک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کتّا ملا۔ ہم نے

اس کو روٹی کھلائی اور ایک ۔ ۔ زنجیر خرید کر اس کے گلے میں ڈال دی اور پال لیا انسان کو مصیبتوں کا ۔ ۔ وار مقابلہ کرنا چاہیے یہ آپ کا ۔ ۔ ۔ مکان ہے ریل کی پٹری پر چلنا ۔ ۔ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو ۔ ۔ کہلاتے ہیں کسی عبادت خانے میں جاکر باتیں کرنا نامناسب ہے۔ آج میں نے ایک درویش کو دیکھا اس کا ۔ ۔ ۔ چہرہ اس کی خداشناسی کی دلیل تھا محمود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔ عجائب خانوں میں حوض بنا کر ان میں ۔ ۔ جانور رکھے جاتے ہیں۔

سبق ۔ ۱۷

تاج محل

۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ء تک ہندوستان کی عنانِ حکومت شاہجہان بادشاہ کے ہاتھ میں رہی ۔ یہ خاندان مغلیہ کا پانچواں تاجدار اور اکبر اعظم کا پوتا تھا۔

اس بادشاہ کو عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے عہدِ حکومت میں بہت سی عمارتیں بنوائیں۔ جن میں سب سے زیادہ خوبصورت عمارت تاج محل ہے۔ جو اس کی چہیتی بی بی ممتاز محل کا مقبرہ ہے اس

مقبرے کا اصلی نام "ممتاز محل" تھا جو رفتہ رفتہ "تاج محل" ہو گیا ہے۔

تاج محل آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے خالص سنگ مرمر کی ایک عالی شان عمارت ہے۔ یہ ۱۶۳۲ء میں بننا شروع ہوئی اور ہزارہا مزدور برابر کام کرتے رہے تب کہیں اٹھارہ برس میں اس کی تعمیر ختم ہوئی۔ اس عمارت پر تیس ۳۰ کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ساڑھے چار کروڑ میں تاج محل بنا ہے"۔ یہ غلط ہے قریب قریب اس کے آدھے روپئے (۲ کروڑ ۳۶ لاکھ) میں تو امریکہ میں اس کا سرسری نمونہ ہی بنایا گیا ہے۔

تاج محل ایک وسیع احاطے کے اندر واقع ہے جس کے صدر دروازے پر قرآن مجید کی آیتیں کندہ ہیں۔ اس دروازے سے چند سیڑھیاں اتر کر ایک پُر بہار باغ ہے جسے دیکھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ روشوں پر سنگ سرخ کا فرش ہے بیچ میں سنگ مرمر کا ایک پاکیزہ حوض۔ حوض میں فوارے اور اردگرد علمبردار بہار یعنی سرو کے درخت ہیں۔

خاتمہ باغ پر ایک اونچا چبوترہ ہے جس کے اوپر مقبرہ بنا ہے۔ چاروں کونوں پر چار مینار ہیں جن میں سے ہر ایک ایک سو ساڑھے باسٹھ فٹ بلند ہے۔ عین وسط میں روضہ کی عمارت ہے جو ۱۸۶ فٹ مربع بنی ہوئی ہے۔ روضہ کے چاروں طرف ½۶۶ فٹ اونچی محرابیں ہیں۔

وسطی گنبد کا قطرہ ۵۸ فٹ ہے اور اس کی چوٹی سطح زمین سے ۲۱۳½ فٹ ہے۔ دونوں بازوؤں کے سرے سے محراب تک قرآن شریف کی سورتیں چوب قلم سے لکھی ہوئی ہیں۔ اس کی تحریر گویا طلسمی تحریر ہے کہ جتنی قریب سے نظر آتی ہے ویسی ہی دور سے دکھائی دیتی ہے۔
گنبد کے اندر در و دیوار از نقش و نگار سے ایک نگارخانہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ جابجا عقیق، یشب، لاجورد اور اسی طرح بیش قیمت پتھروں کی پچی کاری سے ایسے نقش اور بیل بوٹے بنائے ہیں کہ اس زمانے کے بڑے بڑے صناع اور انجنیئر انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں
گنبد کے وسط میں سنگ مرمر کا ایک جالی دار کٹھرہ لگا ہوا ہے اس کو بیش بہا پتھروں کی گلکاری کی وجہ سے اگر "جان تاج" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کے بیل بوٹوں میں کاریگروں نے اپنی استادی کے نمونے دکھائے ہیں۔
اسی کٹھرے کے اندر ممتاز محل اور شاہجہاں دونوں خواب ابدی کا لطف اٹھا رہے ہیں۔ یہ اصلی قبریں نہیں بلکہ دونوں قبروں کے تعویذ ہیں۔ اصلی قبریں ان کے نیچے سنگ مرمر کے تہخانے میں ہیں۔ اس تہخانے میں آدمیوں کی آواز خوب گونجتی ہے اور ہلکی سی آواز بھی دگنی تگنی بلکہ چوگنی ہو جاتی ہے۔ یہاں کی صدائے بازگشت میں جو کیف غم انگیز ہوتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

(کشتہ قادری)

۳۰۔ صفت تعدادی اس کی قسمیں اور بنانے کے قاعدے

مندرجہ بالا عبارت کو پڑھو اور اس میں سے منتخب کئے ہوئے ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ پر غور کرو۔

۱۔ (الف) ہزارہا مزدور برابر کام کرتے رہے (ب) ۱۸ برس میں اس کی تعمیر ختم ہوئی۔

۲۔ یہ خاندان مغلیہ کا پانچواں تاجدار تھا۔

۳۔ چاروں گوشوں پر چار مینار ہیں۔

۴۔ ہلکی آواز بھی دگنی تگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔

۵۔ بعض لوگ کہتے ہیں ساڑھے چار کروڑ میں تاج محل بنا ہے۔

تم پڑھ چکے ہو کہ گنتی بتانے والے لفظ کو عددی یا صفت تعدادی کہتے ہیں اور جس کی وہ گنتی بتاتا ہے اسے معدود۔ اور اسی حیثیت سے خط کشیدہ ہزارہا، ۱۸، پانچواں، چاروں، دگنی، ساڑھے چار، یہ سب صفت عددی ہیں مگر ان سب کے معنی میں خاص فرق ہے۔

دیکھو! نمبر (۱) والے جملے میں الف والا عدد ہزارہا ایک غیر معین تعداد بتاتا ہے ایسی صفت عددی کو "عددی غیر معین" کہتے ہیں مگر (ب) والا عدد ۱۸ مقررہ تعداد بتاتا ہے ایسی صفت عددی کو "عددی معین" کہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ

۳۸۔ صفت عددی کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ صفت عددی غیر معین۔ وہ صفت ہے جو ٹھیک گنتی نہ بتائے۔ جیسے:۔ چند آدمی۔ لاکھوں روپیہ وغیرہ۔

یادداشت۔ صفت عددی غیر معیّن بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں (۱) اس کے الفاظ مقرر ہیں۔ جیسے:۔ بیسیوں پچاسوں۔ کروڑوں۔ ہزار ہا۔ چند۔ کئی۔ سب۔ کل (۲) عدد معین کے آگے لفظ ایک بڑھانے سے جیسے:۔ پچاس ایک آدمی وہاں موجود تھے۔

۲۔ صفت عددی معیّن۔ وہ صفت ہے جو موصوف کی ٹھیک گنتی بتائے۔ جیسے:۔ چار لڑکے۔ پندرہ آم وغیرہ۔

اب اگر اور غور کرو تو "۸"، "پانچواں"، چاروں"، دگنی اور ساڑھے چار یہ سب صفت تعدادی معین ہیں۔ مگر ان کے معنی میں بھی فرق معلوم ہوتا ہے جیسے ۸ آ سے صرف تعداد معلوم ہوتی ہے ایسی صفت عددی کو "صفت عددی محض" کہتے ہیں۔ پانچواں سے تعداد کے ساتھ ترتیب بھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی صفت عددی کو "صفت ترتیبی" کہتے ہیں۔ چاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چار ہیں اور یہاں سب مراد ہیں۔ ایسی صفت عددی کو "عددی استغراقی" کہتے ہیں۔ دگنی سے دو کے معین عدد کی ضرب یا اس کا دہرانا معلوم ہوتا ہے ایسی صفت عددی کو "عددی اضعافی" کہتے ہیں۔ ساڑھے چار سے چار کی تعداد پر کسر کا اضافہ اور معلوم ہوتا ہے ایسی صفت کو "عددی کسری" کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ

۳۹۔ صفت عددی معیّن کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ عددی محض۔ وہ صفت عددی معیّن ہے جس سے صرف گنتی معلوم ہو جیسے :۔ دو آدمی۔ تین لڑکے۔

قاعدہ ۔(۱) اس کے الفاظ معیّن ہیں جیسے :۔ ایک دو تین وغیرہ

۲۔ عددی ترتیبی۔ وہ صفت عددی معیّن ہے جس سے معدود کی سلسلہ وار ترتیب معلوم ہو جیسے :۔ چوتھا درجہ۔ دوسرا حصّہ

۴۔ قاعدہ۔ اس کے بنانے کے قاعدے حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ اب اردو میں معمولی عدد کے آگے واں لگا دیتے ہیں جیسے پانچواں۔ چھٹا۔ دسواں۔ ایک سے چار تک اور ایک سے چھ تک اس قاعدے سے مستثنیٰ اور پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا اور چھٹا ہیں۔

۲۔ فارسی اعداد میں معمولی عدد کے آگے ؎م لگا دیتے ہیں۔ جیسے :۔ یکم جنوری کو اگر اتوار ہوا تو نوروز کی چھٹی دوم جنوری کو ہوتی ہے۔

۳۴۔ ۳۔ عددی استغراقی۔ وہ صفت عددی معین ہے جس سے تمام معدود (یا موصوف) کا شامل ہونا ظاہر ہو جیسے ایک راجہ کے سات بیٹے تھے اس پر کسی نے حملہ کیا اور ساتوں مارے گئے۔

۲۴۔ قاعدہ۔ تین سے لے کر تمام اعداد میں وں بڑھا دینے سے عددی استغراقی بن جاتی ہے۔ جیسے :۔ پانچواں۔ آٹھواں اور دو میں بحرف "ن" بڑھاتے ہیں جیسے :۔ دونوں

۳۴۔ ۴۔ عددی اضعافی۔ وہ صفت عددی معین ہے۔

جس سے تعداد کی ضرب یا اس کا دہرانا ظاہر ہو۔ جیسے :- چوگنا، پچگنا وغیرہ۔

۴۴۔ **قاعدہ**۔ اس کے بنانے کے یہ قاعدے ہیں :-

(۱) کبھی اردو عدد کے آگے "گنا" بڑھانے سے۔ جیسے :- دگنا۔ چوگنا وغیرہ۔

(۲) کبھی "ہرا" بڑھانے سے جیسے :- دوہرا، چوہرا۔

(۳) فارسی عدد کے آگے "چند" بڑھانے سے جیسے :- دوچند۔ سہ چند۔

۴۵۔ ۵۔ **عددی کسری**۔ وہ صفت عددی معین ہے جس سے کسی تعداد کی کسر ظاہر ہو جیسے ؂

میری تنخواہ میں تہائی کا ہو گیا ہے شریک ساہوکار

(غالب)

۴۶۔ **قاعدہ**۔ کوئی خاص قاعدہ نہیں الفاظ۔ ڈیوڑھا۔ ڈیڑھ۔ ساڑھے۔ آدھا۔ تہائی وغیرہ سے ظاہر کی جاتی ہے۔

یادداشت۔ صفت عددی، اس کی اقسام سے ظاہر کی جاتی ہے اور اس کے موصوف کو "معدود" کہتے ہیں۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے صفت تعدادی کی قسمیں چھانٹ کر نیچے دیئے ہوئے نقشہ کی خانہ پری کرو۔

مورخین میں تخت طاؤس کی ہیئت اور لاگت کے متعلق بڑا اختلاف ہے بعض مورخ کہتے ہیں وہ ایک مرصع ہشت پہل تخت تھا۔ جس کے چاروں طرف بطور حاشیہ چند تختے لگے ہوئے تھے، سامنے کا رخ خالی، پشت کی طرف اس میں تکیہ گاہ، جس پر ادھر دو چڑیاں بنی ہوئی تھیں اور چڑھنے کے لئے تین چڑاؤ سیڑھیاں، یہ تخت ساڑھے سات برس میں بن کر تیار ہوا تھا اس میں ہیرے جواہرات بہت ہی تھے لین پول اس کا تخمینہ مصارف دو کروڑ سات لاکھ روپیہ بیان کرتے ہیں۔ لیکن برسوں لوگ کام کریں اور اس سے چگنا اور صرف کیا جائے تب بھی اب اس قسم کا تخت نہیں بن سکتا۔ وہ بات تو اس زمانہ کے کاریگروں کے ساتھ گئی ایک مصور نے ڈیڑھ برس کی مسلسل محنت کے بعد اس کی ایک بہت ہی عمدہ تصویر ریشمین کپڑے پر تیار کی ہے۔

صفت عددی (یا تعدادی)

صفت عددی غیر معیّن	صفت عددی معیّن				
	عددی کسری	عددی اضعافی	عددی استغراقی	عددی ترتیبی	عددی محض

۲۔ مندرجہ ذیل سے صفت عددی ترتیبی بناؤ۔

(الف) بقاعدہ اردو۔ تین۔ سات۔ گیارہ۔ پندرہ۔ دو۔

(ب) بقاعدہ فارسی۔ دہ۔ یازدہ۔ بست۔ سی۔ پنج۔ ہفتاد۔

۳۔ مندرجہ ذیل سے صفت عددی استغراقی بناؤ۔

گیارہ۔ بارہ۔ سات۔ بیس۔ چھبیس۔

۴۔ مندرجہ ذیل سے صفت عددی اضعافی بناؤ۔
(الف) بقاعدہ اردو۔ نو۔ سترہ۔ آٹھ۔ دس۔ چھ۔
(ب) دہرا، بڑھاکر:۔ تین۔ چار۔
(ج) بقاعدہ فارسی۔ چہار۔ دہ۔

۵۔ ذیل کے جملوں میں موزوں صفت عددی لکھو۔
یہ کتاب ۔ ۔ ۔ روپیہ میں آئی ہے۔ ہمارے بھائی کی عمر ۔ ۔ برس کی ہے موہن لال کے لڑکے نے ۔ ۔ ۔ ۔ سے ۔ ۔ ۔ درجہ میں ترقی پائی۔ ہم ۔ ۔ ۔ باتیں کرتے چلے جارہے تھے کہ ۔ ۔ ۔ کتاب کہیں گر گئی۔ یہ کاغذ اس کاغذ سے ۔ ۔ ۔ بڑا ہے۔ مٹی کے تیل کی ایک بوتل ۲۰ میں اور ۔ ۔ ۔ بوتل ۱؎ میں آتی ہے۔ خلیل احمد بڑے مالدار آدمی ہیں ان کی بی بی کے پاس ۔ ۔ ۔ اور ۔ ۔ ۔ زیور ہے۔ انٹر کلاس کا کرایہ ۔ ۔ ۔ درجے سے ۔ ۔ ۔ ہوتا ہے اسی وجہ سے دیہاتی اس کو ۔ ۔ ۔ درجہ کہتے ہیں۔

سبق ۔ ۱۸

گل محمدی

گل محمدی ایک گل کار اطلاق مرصع اور بے مثل قندیل تھی جو شاہجہاں نے

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار مبارک پر آویزاں کرنے کے لئے مدینہ طیبہ بھیجی تھی۔

اس کے حالات مولٰنا کشتہ نے اپنی تاریخ تخت طاؤس میں اسطرح لکھتے ہیں

سنہ ۲۱ جلوس میں بادشاہ کو معلوم ہوا کہ قطب الملک والی گولکنڈہ کے تعلقہ سورت میں کسی کان سے ۱۸۰ رتی وزنی ایک ناتراشیدہ الماس برآمد ہوا ہے۔ حکم ہوا کہ قطب الملک کو لکھا جائے "الماس مذکور کی قیمت وجہ مقرری (خراج) میں مجرا دے کر حضور میں بھیج دے" فرمان شاہی کے پہنچنے سے پہلے قطب الملک اس الماس کو الماس تراش کے حوالہ کر چکا تھا۔ اور وہ دس رتی تراش بھی چکا تھا۔ فرمان شاہی کے پہنچتے ہی اس نے بجنسہ روانہ کر دیا۔ حضور میں پہنچ کر ستر رتی اور تراشا گیا۔ اور اب سورتی بے جرم شفاف و خالی از عیب باقی رہا۔ جس کی قیمت ۱½ لاکھ روپیہ آنکی گئی اور بیس ہزار روپیہ اس کے ریزہ ہائے تراشیدہ کی۔ اسی زمانہ میں اتفاقاً ایک دن شمامہ عنبر نذر سے گزرا، جو قندیل نما، ستر تولہ وزنی اور دس ہزار روپیہ قیمت کا تھا۔ بادشاہ نے اس شمامہ کو طلا میں مشبک کرا کے انواع اقسام کے جواہرات مع اس سو رتی الماس اور اس کے ریزوں کے اس پر جڑوا دیئے اس طرح یہ قندیل ۲½ لاکھ روپیئے میں تیار ہوئی اور چونکہ اس کی گلکاری خوب اور بہت ہی دیدہ زیب تھی لہذا اس نام سے موسوم ہوئی۔

۴۔ صفت مقداری

دیکھو عبارت بالا میں ۱۸۰ رتی سے الماس کا وزن اور ستر تولہ سے

شمامہ عنبر کا وزن معلوم ہوتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جس صفت سے کسی چیز کی مقدار یا پیمائش معلوم ہو اس کو "صفتِ مقداری" کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ سب صفتِ مقداری ہیں:۔

۷۸۔ **صفتِ مقداری**۔ وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کا وزن یا اس کی پیمائش ظاہر ہو جیسے:۔ ۵ من آٹا۔ تین گز کپڑا۔ چار فٹ لمبائی۔

۸۸۔ **قاعدہ**۔ (۱) رتی۔ تولہ۔ ماشہ۔ سیر۔ من۔ قطرہ۔ بوند۔ چمچہ۔ فٹ۔ گز۔ کوس۔ میل سے "صفتِ مقداری معین" ظاہر کی جاتی ہے۔ جیسے:۔ چار بوند امرت دیا را۔

(۲) بہت۔ تھوڑا۔ کم۔ کتنا۔ اتنا۔ کچھ۔ زیادہ۔ ذرا۔ وغیرہ سے "صفتِ مقداری غیر معین" ظاہر کی جاتی ہے جیسے:۔ اس دودھ میں تھوڑا سا پانی بھی ملا ہوا ہے۔

(۳) اونس۔ قیراط۔ پاؤنڈ جو انگریزی اوزان ہیں وہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے واسکٹ بنانے آنا۔ چار اونس کسٹرآئل کتنے میں دوگے۔

یادداشت۔ صفت مقداری کو "تمیز" اور اس کے موصوف کو "ممیز" کہتے ہیں۔

عمل و مشق

مندرجہ ذیل میں سے صفت مقداری چھانٹ کر اپنی کاپی پر لکھو۔

شاہجہاں نے ۱۰۳۱ھ کے جلوس میں اس عجوبۂ روزگار اور نادر زمانہ تخت کی تیاری

کا حکم دیتے ہوئے باستثنائے جواہر خاصہ قیمتی دو کروڑ روپیہ کہ محل میں محفوظ تھے تمام جواہرات کے پیش کرنے کا فرمان صادر کیا۔ ان جواہرات میں سے چھیاسی لاکھ روپئے کے بیش قیمت جواہرات جن کا وزن پچاس ہزار مثقال (۲۶ من ۲ پسیرے ۶ چھٹانک ۳ تولہ ۴ ماشے تھا)، منتخب ہو کر حکم ہوا کہ یہ سب جواہرات ۳۱ ۱/۲ من (ایک لاکھ تولہ) طلائے خالص کے تخت پر جڑوائے جائیں۔

۲۔ خالی جگہوں میں صفت مقداری لکھو۔

. . شکر لاؤ . . . کپڑا خریدنے لانا۔ موہن نے . . . . کسٹر آئل پیا اور ایک بھی درست نہ آیا . . پانی جانتے ہو . . . چارپی لو۔ پہاڑوں پر . . . بڑے بڑے بچھو ہوتے ہیں۔ خانساماں نے . . . میٹھا ڈال دیا کہ چاول کھائے نہ گئے۔ یہ میز . . . . . کو دو گے؟

سبق ۱۹ -
مثنویات

۱۔ خدا

یہ چیزیں ہیں دنیا میں جتنی بنیں — خدا ہی نے ہیں سب کی سب ہمکو دیں
اُسی نے ہمیں اچھے کھانے دیئے — اُسی نے ہمیں اچھے کپڑے دیئے
کتابیں ہمیں دیں کہ ان کو پڑھیں — دئیے ہیں قلم جن سے لکھا کریں

وہ کیسا ہے اچھا ہمارا خدا
کہ جس نے یہ سب کچھ ہے ہم کو دیا (لاأعلم)

۲۔ صحرا

سہانا سہانا وہ صحرا ادبر کہ کوسوں نہ انسان آئے نظر
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ جنگل کی دھوپ وہ سبزے میں اک کونیا لے پہ روپ
وہ جھاڑی ہر اک جانئے ڈھنگ کی وہ صحرا کی بوٹی نئے رنگ کی
کسی جا پہ تال اور کسی جا پہ گاؤں
کسی جا پہ ٹھنڈی ببولوں کی چھاؤں (شوق قدوائی)

صفت کی جنس، اس کی تعداد اور تجزیہ

۱۔ تعداد و جنس

اشعار بالا کو پڑھو اور خط کشیدہ پر غور کرو!

دیکھو! نمبر (۱) والی مثنوی کے اشعار میں "اچھے کھانے اور "اچھا خدا" میں صفت موصوف کی مطابقت میں ہے یعنی "کھانے" (موصوف) جمع ہے تو "اچھا" (صفت) بھی جمع آئی ہے۔ اور خدا (موصوف) واحد ہے تو اچھا (صفت) بھی واحد آئی ہے۔

نمبر (۲) والی مثنوی کے اشعار میں صحرا (موصوف) مذکر ہے تو سہانا

(صفت) بھی مذکر ہے۔ اور ہوا (موصوف) مؤنث ہے تو ٹھنڈی (صفت) بھی مؤنث ہے اس سے معلوم ہوا کہ

صفت میں تعداد، جنس دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ اور عموماً صفت کی جنس اور اس کی تعداد موصوف پر منحصر ہوتی ہے جس کا اندازہ ذیل کے نقشے سے بخوبی ہو جائے گا۔

صفت کی گردان

صفت کا نام	جنس			
	مذکر		مؤنث	
	واحد	جمع	واحد	جمع
صفت ذاتی	اچھا لڑکا	اچھے لڑکے	اچھی لڑکی	اچھی لڑکیاں
صفت نسبتی	ہندوستانی لڑکا	ہندوستانی لڑکے	ہندوستانی لڑکی	ہندوستانی لڑکیاں
عددی ترتیبی	چوتھا لڑکا	چوتھے لڑکے	چوتھی لڑکی	چوتھی لڑکیاں
عددی استغراقی	۔	دونوں لڑکے	۔	دونوں لڑکیاں
عددی اضعافی	دُگنا غلّہ	دُگنے غلّے	دُگنی جلیبی	دُگنی جلیبیاں
عددی کسری	دُھرا کمبل	دُھرے کمبل	دُھری چادر	دُھری چادریں
صفت مقداری	۲ دو من چنا	۲ دو من چنے	۲ دو من دال	۲ دو من دالیں

۷۹۔ اس گردان سے یہ قاعدے اخذ ہوتے ہیں۔

(۱) اردو میں صرف انھیں صفات کی تذکیر، تانیث، وحدت و جمعیت کا فرق ہے جن کے آخر میں ی۔ الف یا ہائے مختفی ہو ان میں جمع کی حالت میں واحد کا الف ے مجہول سے بدل جاتا ہے۔ مگر مؤنث میں واحد جمع کی صورت یکساں رہتی ہے جیسے نقشہ بالا میں صفت ذاتی، ترتیبی، استعانی، اور کسری کی گردان سے ظاہر ہے صفت نسبتی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔

یادداشت۔ وہ عربی فارسی صفات جو اردو روزمرہ میں داخل ہیں اسی قاعدے کے ماتحت ہیں۔ جیسے :۔ سادہ سے سادی۔

۲۔ جن صفات کے آخر میں الف۔ ہ۔ ی (معروف) میں سے کوئی حرف نہ ہو ان کی صورت تذکیر، تانیث وحدت اور جمعیت میں یکساں رہتی ہے۔ جیسے :۔

	واحد	جمع
مذکر	گرم پراٹھا	گرم پراٹھے
مؤنث	گرم پوری	گرم پوریاں

۳۔ کبھی صفت ترتیبی میں مذکر کا ان مؤنث میں ی (معروف) اور ن سے بدل جاتا ہے۔ جیسے : پانچویں لڑکی (مگر اسے ۴ تک اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۔ صفت استغراقی میں صرف مذکر و مؤنث کی جمع آتی ہے اور

کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

۵۔ صفت مقداری میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

یادداشت۔ (۱) صفت کی تصغیر بھی ہوتی ہے جیسے:۔ لمبا سے لمبوترا۔ لمبوا۔ چھوٹا سے چھٹکا وغیرہ۔

(۲) فارسی عربی صفات علی العموم وحدت جمعیت میں یکساں رہی ہیں۔

۴۔ صفت کا تجزیہ یا تحلیل صرفی

(۱) اُسی نے ہمیں اچھے کھانے دئے کسی جا پہ ٹھنڈی بولوں کی چھاؤں

اگر ہم مندرجہ بالا جملوں کی صفت کا تجزیہ کریں تو یہ ہوگا۔

اچھے صفت نفسی۔ مونث۔ واحد (ہوا' اس کا موصوف ہے)

دیکھو! اس میں (۱) قسم (۲) جنس (۳) تعداد (۴) اور اظہار تعلق

لہذا معلوم ہوا کہ:

۵۔ صفت کے تجزیہ کا قاعدہ۔ یہ ہے کہ صفت کے تجزئے میں (۱) قسم (۲) قسم القسم (۳) جنس (۴) تعداد بتائی جاتی اور اظہار تعلقات کیا جاتا ہے۔

عمل و مشق

(۱) صفات ذیل کے واحد جمع اور مذکر مونث لکھیو۔

خوبصورت۔ حسین۔ ٹھیک۔ بڑا۔ بھگوڑا۔ چالاک۔ بڑی۔ اونچے نیچی۔ اندھیری۔ اُجلا۔

۲۔ چند ایسی صفات لکھو جو تذکیر، تانیث، وحدت اور جمعیت میں یکساں رہیں۔

۳۔ تم نے پڑھا ہے کہ عربی فارسی صفات جو اردو روزمرہ میں داخل ہوگئی ہیں ان کی جنس وتعداد اردو قاعدوں کے ماتحت ہوتی ہے جیسے: تازہ سے تازی۔ بتاؤ عمدہ سے عمدی۔ صحیح ہے یا غلط۔

۴۔ خالی جگہوں میں بحیثیت جنس وتعداد موزوں صفات لکھو۔

آج ہم نے ایک .... آم اور دو .... نارنگیاں کھائیں۔ یہ .... عورت پاگل خانہ سے چھوٹ کر آئی ہے۔ کوئی دو سال ہوئے بے چاری .... ہوگئی تھی۔ یہ .... بچے کہاں جارہے ہیں۔ ہم اس مکان کو اس کی .... قیمت پر خریدنے کو تیار ہیں۔ اگر یہ دری اس کمرے میں بڑی ہوتی ہے تو اس کا .... حصہ الٹ دو۔ رام لال اس قدر شریر ہے کہ اس نے موہن کی .... کتاب ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی۔ جغرافیہ میں کسی لڑکے تھے مگر ہیڈ ماسٹر صاحب کے سوال کا جواب کوئی نہ دے سکا، .... لڑکے نے کچھ ضرور جواب دیا۔ رضا علی بڑے خوش قسمت ہیں اُن کے .... لڑکے اور .... لڑکیاں بی اے ہیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل میں صفات کا تجزیہ کرو۔

چار پیسے کا ہرا کاغذ بنسے آنا۔ لالچی کتے نے دریا میں اپنی پرچھائیں دیکھی۔ گجراج سب سے شریر لڑکا ہے۔ رات کی بارش میں محلہ کا سب سے اونچا مکان گر پڑا۔

شربتی رنگ کی اچکن کھو گئی۔ ان کے تمام طلائی زیور چوری جاتے رہے۔ ہم پانچویں جماعت میں پڑھتے ہیں۔ یکم شوال کو عید ہوتی ہے۔ چار سیر گھی گر گیا۔ یہاں دس گز گاڑھا بچھا دو۔

۴۔ فعل کا بیان

سبق۔ ۲۰

دو ہم سبقوں کا مکالمہ

موہن: ابھی میں سوال ختم کر چکا اب مجھے جانے دو۔

سمیع اللہ: تم ابھی نہیں جا سکتے۔ تم کو سب سوال یہیں ختم کرنا پڑیں گے۔ تم یہیں سوال لگایا کرو تو مجھے بڑا فائدہ ہو۔

موہن: میں نے کئی بار یہاں آنا چاہا مگر تمہارا مکان بہت دور ہے۔ اس لیے ہمت نہیں پڑتی۔

سمیع اللہ: میں نے شریف احمد سے درخواست کی تھی مگر وہ بھی یہی کہنے لگا۔

موہن: ارے تم کو نہیں معلوم وہ تو یہاں سے چل دیا۔ اس کے باپ کا تبادلہ ہو گیا۔ بڑا اچھا لڑکا تھا۔ مجھے ایک زمانہ میں کچھ قواعد سمجھنی تھی

کئی لڑکے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا بھئی کوئی مجھے قواعد سمجھا دیا کرے۔ سب چپ ہو رہے مگر وہ فوراً بول اٹھا دومیں تمہاری مدد کرتیار ہوں۔"

سیمع:۔ خیر یہ قصے تو چھوڑو۔ مجھے بتاؤ اب میں کیا کروں؟

موہن:۔ یا تو اسکول کے بعد اسکول میں ٹھہر جایا کرو یا اسکول کے وقت سے پہلے اسکول میں پہنچ جایا کرو۔ وہیں بیٹھ کر ہم لوگ سوال حل کرلیا کریں گے۔

سیمع:۔ اچھی بات ہے۔

موہن:۔ آداب عرض ہے۔

سیمع:۔ تسلیمات عرض ہے۔

فعل مرکّب کی قسمیں اور ان کے بنانیکے قاعدے

دیکھو! خط کشیدہ فعل مرکب ہیں لیکن ان کے معنی پر غور کرو تو ہر ایک میں کوئی خاص بات ضرور ہے۔ جیسے :۔(۱) کرچکا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام ختم ہوگیا۔ ایسے فعل مرکّب کو "فعل اختتامی" کہتے ہیں اور یہ مادہ مصدر پر چکنا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنتا ہے۔

(۲) جانے دو۔ اس سے کام کی اجازت سمجھ میں آتی ہے ایسے فعل مرکبّ کو "فعل اجازی" کہتے ہیں۔ یہ (جانا) مصدر کے آخری الف کو یائے مجہول سے بدل کر دینا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنتا ہے۔

(۳) نہیں جاسکتے۔ اس سے کام کا اختیار یا امکان معلوم ہوتا ہے۔

ایسے فعل مرکب کو "فعل اختیاری یا امکانی" کہتے ہیں۔ یہ مادر مصدر (جا) پر سکنا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔

(۴) کرنا پڑیں گے۔ سے مجبوری یا بے اختیاری ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے فعل مرکب کو "فعل غیر اختیاری" کہتے ہیں یہ (کرنا) مصدر پر پڑنا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔

(۵) لگا یا کرو۔ سے فعل کا استمرار یا دوام ظاہر ہوتا ہے ایسے فعل مرکب کو "فعل دوامی" کہتے ہیں۔ یہ مصدر (لگا) کی ماضی پر کرنا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔

(۶) آنا چاہا ہے خواہش سمجھ میں آتی ہے۔ ایسے فعل مرکب کو "فعل تمنائی" کہتے ہیں۔ یہ (آنا) مصدر کے بعد (جانا) کے صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔

(۷) کہنے لگا۔ سے کام کی ابتدا ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے فعل مرکب کو "فعل ابتدائی" کہتے ہیں۔ یہ مصدر (کہنا) کے الف کو یائے معروف سے بدل کر لگنا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔

(۸) چل دیا۔ اس سے فعل کا یک بیک ہونا سمجھ میں آتا ہے ایسے فعل مرکب کو "فعل مفاجاتی" کہتے ہیں۔ یہ مادہ مصدر (چل) پر دینا مصدر کا صیغہ بڑھانے سے بنا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ:۔

فعل مرکب کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ فعل اختتامی:۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کام کا ختم ہونا ظاہر ہو۔ جیسے:۔ پڑھ چکا۔ پڑھ چکتا ہے۔ پڑھ چکے گا۔

۵۲۔ قاعدہ۔ کسی مصدر کے مادے پر چکنا مصدر کے صیغہ بڑھانے سے فعل اختتامی بن جاتا ہے جیسے :۔ لکھنا سے لکھ چکا۔

۵۳۔ (۲) فعل ابتدائی۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کام کا شروع ہونا ظاہر ہو جیسے :۔ پڑھنے لگا۔ پڑھنے لگتا ہے۔ پڑھنے لگے گا۔

۵۴۔ قاعدہ۔ کسی مصدر کے الف کو یائے مجہول سے بدل کر لگنا مصدر کے صیغہ لگانے سے فعل ابتدائی بن جاتا ہے جیسے : لکھنا سے لکھنے لگا۔

۵۵۔ (۳) فعل اجازی۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کام کی اجازت ظاہر ہو جیسے :۔ پڑھنے دیا۔ پڑھنے دیتا ہے۔ پڑھنے دیگا۔

۵۶۔ قاعدہ۔ کسی مصدر کے الف کو یائے مجہول سے بدل کر دینا مصدر کے صیغے بڑھانے سے فعل اجازی بن جاتا ہے۔ جیسے لکھنا سے لکھنے دیا۔

۵۷۔ (۴) فعل امکانی (یا اختیاری)۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کام کا اختیار یا امکان ظاہر ہو جیسے :۔ پڑھ سکا۔ پڑھ سکتا ہے۔

۵۸۔ قاعدہ۔ کسی مصدر کے مادہ پر سکنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے فعل امکانی (یا اختیاری) بن جاتا ہے جیسے :۔ لکھنا سے لکھ سکا۔

۵۹ (۵) فعل غیر اختیاری۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے مجبوری ظاہر ہو جیسے :۔ پڑھنا پڑا۔ پڑھنا پڑتا ہے۔ پڑھنا پڑے گا۔

۶۰۔ قاعدہ۔ کسی مصدر پر پڑنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے فعل غیر اختیاری بن جاتا ہے جیسے :۔ لکھنا سے لکھنا پڑا۔

۶۱۔ (۶) **فعل مفاجاتی**۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کسی کام کا یک بیک ہونا ظاہر ہو جیسے:۔ لکھ بیٹھا۔ لکھ بیٹھتا ہے۔ لکھ بیٹھے گا۔
۶۲۔ **قاعدہ**۔ کسی مصدر کے مادے پر (۱) پڑتا (۲) بیٹھنا (۳) اٹھنا (۴) ڈالنا (۵) اور دینا مصدر کے صیغے بڑھانے سے فعل مفاجاتی بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ (۱) ہنس پڑا (۲) داب بیٹھا (۳) کہہ اٹھا (۴) دے ڈالا (۵) دے دیا۔
۶۳۔ (۷) **فعل استمراری**۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے کام کا لگاتار ہونا پایا جائے جیسے:۔ لکھا کیا۔ لکھا کرتا ہے۔ لکھا کرے گا۔
۶۴۔ **قاعدہ**۔ کسی مصدر کے ماضی یا مادے کے بعد کرنا یا رہنا مصادر کے صیغے بڑھانے سے فعل استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ رویا کیا۔ روتا رہا۔
۶۵۔ (۸) **فعل تمنائی**۔ وہ فعل مرکب ہے جس سے خواہش ظاہر ہو۔ جیسے:۔ لکھنا چاہا۔ لکھنا چاہتا ہے۔ لکھنا چاہے گا۔
۶۶۔ **قاعدہ**۔ کسی مصدر کے بعد چاہنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے فعل تمنائی بن جاتا ہے۔ جیسے:۔ پڑھنا چاہا۔
یادداشت۔ (۱) فعل استمراری، ماضی استمراری، فعل تمنائی، ماضی تمنائی اور فعل اختتامی، ماضی مطلق بظاہر ایک نظر آتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے ان سب میں بڑا فرق ہے۔ ماضی استمراری، ماضی تمنائی اور ماضی مطلق مفرد ہیں اور یہ مرکب اور فعل استمراری، تمنائی و اختتامی عام ہیں جن میں ہر ایک زمانہ پایا جاتا ہے۔ مگر ماضی استمراری، ماضی تمنائی

وماضی مطلق خاص ہیں جن میں صرف زمانہ گزشتہ پایا جاتا ہے۔

(۲) صفت یا اسم کے ساتھ فعل لگا کر بھی فعل مرکب بناتے ہیں جیسے: صاف کرنا۔ جمع کرنا۔ مگر ان میں سے اکثر محاورے بھی ہوتے ہیں مثلاً ہوا کھائی۔ دم لیا۔ کمر باندھی۔

محاورہ:- دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جو اصلی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال ہو۔ جیسے:- آنکھیں بچھانا (یا بچھا دینا) کے مجازی معنی ہیں۔ تعظیم خاطر سے پیش آنا مثلاً ؎

آنکھیں بچھا دیں ہم نے جہاں تک نظر گئی　　اللہ رے انتظار کہ آمد کا سن کے نام

عمل و مشق

۱۔ شعر بالا میں سے اور افعال مرکب چھانٹو۔

۲۔ اشعار ذیل میں سے فعل مرکب چھانٹو۔

پھر تو میں ایک دم ٹھہر نہ سکا　　دل کی صورت قدم ٹھہر نہ سکا

دل اک بت پہ شیدا ہوا چاہتا ہے　　یہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہے

ایک چھالا ایک کانٹا چاہیے　　اور سامان جنوں کیا چاہیے

جو دل قمار خانے میں بت سے لگا چکے　　وہ کعبتیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

رات بھر کیوں دل بیتاب نے مجھ سے باتیں　　رنج و محنت کے گرفتار نے سونے نہ دیا

پھینک دو کاٹ کے جڑ نخل تمنا کی امیر　　پھول کمبخت میں آئے نہ کبھی پھل آئے

اے داغ دیکھو ہم بھی ہیں کس دل کے آدمی ۔ پوشیدہ غم کو رکھ کے کلیجہ گھلا دیا

جو اس شور سے میر روتا رہے گا ۔ تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا

کل شیخ بن کے مجتہدِ عصر آ گیا ۔ دکھلا کے سبز باغ عذاب و ثواب کے

کہنے لگا ازراہِ تمسخر مجھے بطنز ۔ معلوم ہو گا حشر میں پینا شراب کا

تھا قصدِ حرم لعنت بت دیر میں آئی ۔ آ ٹپکا کدھر کو میں ارادہ کہاں کا تھا

۳ (الف) ڈبونا سے فعل اختیاری بناؤ

(ب) روکنا " " امکانی "

(ج) لوٹنا " " ابتدائی "

۴۔ اپنی کاپی پر فعل کی گردان کا نقشہ بناؤ۔ اور دوڑنا مصدر سے فعل مرکب کی تمام قسمیں بنا کر ان سے ہر زمانہ والے فعل کی گردان کرو۔

۵۔ فعل تمنائی۔ ماضی تمنائی اور فعل استمراری و ماضی استمراری کا فرق دس دس مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

۶۔ خالی جگہوں میں موزوں فعل مرکب لکھو، اور ان کے نیچے (ہماری طرح) تشریح کرو کہ تم نے کونسا فعل مرکب لکھا۔

میں آج صبح بڑا متفکر تھا۔ میری بہن میرے پاس آ گئی اور اس نے ایسے منہ بنائے کہ میں بے اختیار ہنس پڑا (فعل مفاجاتی) اسلام الدین اور مقبول احمد میں لڑائی تھی مگر اپنے بھانجے کی بارات میں دونوں کو ...... وہ اپنی ماں کی قبر پر جا کر دیر تک ...... جب میں کہانی ...... تو انہوں نے بھی ایک کہانی سنائی۔ اس نے جانے کی بہت کوشش کی مگر میں نے ...... کوئی رات کے ۱۲ بجے مرگھٹ پر ......

میں نے لاری سے سفر . . . مگر میری والدہ نے . . .

سبق ۔ ۲۱

تین شعر

اِدھر سے ابر اُٹھ کر جو گیا ہے
ہماری خاک پر بھی رو گیا ہے
(میر)

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا
(اسماعیل)

غبارِ راہ ہو کر چشمِ مردم میں محل پایا
نہالِ خاکساری کو لگا کر ہم نے پھل کھایا
(آتش)

۲۔ فعل معطوف

مندرجہ ذیل افعال پر جو اشعار بالا میں سے انتخاب کئے گئے ہیں غور کرو!
دیکھو! افعال بالا فعل مفرد نہیں بلکہ فعل مرکب ہیں کیونکہ کئی افعال سے
مل کر بنے ہیں۔ مگر ان میں ایک خاص بات ہے کہ ان سے ایک کام کے بعد دوسرے

کام کا ہونا ظاہر ہوتا ہے جیسے :۔ اوپر والے افعال میں اُٹھ کر گیا ہے۔
سے یہ بات معلوم ہوئی کہ پہلے اُٹھنے کا کام کیا اور پھر جانے کا۔ ایسے فعل
کو "فعل معطوف" کہتے ہیں۔

۶۷۔ **فعل معطوف**۔ وہ فعل ہے جس سے ایک کام کے بعد دوسرے
کام کا ہونا ظاہر ہو۔ جیسے :۔ موہن نہا کر سویا۔ حمید اللہ پڑھ کے کھیلے گا۔
اب ذرا ان کی بناوٹ پر غور کرو۔ اُٹھ کر گیا ہے۔ بھول کر نہ کرو۔
مادہ مصدر پر "کر" کے بعد ایک فعل بڑھا دیا گیا ہے۔

۶۸۔ **فعل معطوف بنانے کا قاعدہ**۔ (۱) مادہ مصدر کے
آگے "کر" اور ایک فعل بڑھا دیتے ہیں جیسے سانپ نے لوٹ کر کاٹا۔
(۲) کبھی "کے" بھی بڑھاتے ہیں۔ جیسے ؏ وہ آکے پھر گئے مرے بیت الحزن کے پاس۔
(۳) کبھی مادہ مکرر بھی ہوتا ہی جیسے ؏ ہنس ہنس کے لے لیا دل مضطر تری ہنسی نے۔
(۴) کبھی ماضی شرطی کے مذکر کے بعد "ہی" بڑھا کر دوسرا فعل لاتے
ہیں۔ جیسے ؎

آتے ہی مرے نام کے محفل سے اٹھے وہ   بدنامی عشاق کا اعزاز تو دیکھو

(مومن)

۵۔ زمانہ، جنس اور تعداد کے تغیرات دوسرے فعل میں
ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی گردان سے ظاہر ہے :۔

فعل معطوف کی گردان

فعل کا نام	تشخص	جنس			
		مذکر		مونث	
		واحد	جمع	واحد	جمع
فعلِ ماضی معطوف	متکلّم	میں جا کر لایا	ہم جا کر لائے	میں جا کر لائی	ہم جا کر لائے
	مخاطب	تو جا کر لایا	تم جا کر لائے	تو جا کر لائی	تم جا کر لائیں
	غائب	وہ جا کر لایا	وہ جا کر لائے	وہ جا کر لائی	وہ جا کر لائیں
فعلِ مستقبل معطوف	متکلّم	میں جا کر لاؤں گا	ہم جا کر لائیں گے	میں جا کر لاؤں گی	ہم جا کر لائیں گی
	مخاطب	تو جا کر لائے گا	تم جا کر لاؤ گے	تو جا کر لائے گی	تم جا کر لاؤ گی
	غائب	وہ جا کر لائے گا	وہ جا کر لائیں گے	وہ جا کر لائے گی	وہ جا کر لائیں گی

عمل و مشق

۱۔ اشعار بالا میں سے اور فعل معطوف چھانٹو۔

۲۔ مندرجہ ذیل میں فعل معطوف پر خط کھینچو۔

بن بن کے کھیل ایسے لاکھوں بگڑ گئے ہیں	اے مصحفی میں رو ؤں کیا اگلی صحبتوں کو
اس طرح سے کرتے ہیں کہ گویا نہ کریں گے	ہنس ہنس کے وہ مجھ سے ہی مری قتل کی باتیں
وہ یار رہ گئے جو تھے غش پڑے ہوئے	اٹھتے ہی مرے بزم سے سب اٹھ کھڑے ہوئے

۳۔ فعل کی گردان کا نقشہ اپنی کاپی پر بناؤ اور مندرجہ ذیل سے تمام افعال کی گردان لکھو۔

سو کر اٹھا - رو کے اٹھا -

۴۔ خالی جگہوں میں فعل معطوف لکھو۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کھانا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج مدرسہ میں چھٹی تھی میں ۔ ۔ لوٹ آیا۔ اخبار میں لکھا ہے کہ بجلی نے ۔ ۔ ۔ ۔ ایک عمارت کو خاک سیاہ کر دیا۔ شہر میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ایک آدمی ۔ ۔ جی اٹھا۔ وہ ابھی ماسٹر صاحب کے یہاں سے ۔ ۔ ۔ سویا ہے۔

——— ✕ ———

سبق ۔ ۲۲

گیند کی فریاد

میری قسمت بھی عجب قسمت ہے — آئے دن سر پہ مرے آفت ہے
ہائے جس وقت کہ شام آتی ہے — روح قالب سے نکل جاتی ہے
بند اسکول ادھر ہوتا ہے — میرا بے تاب جگر ہوتا ہے
چھٹی لڑکوں کو جو مل جاتی ہے — سامنے موت نظر آتی ہے
ہاتھ میں لیکے مجھے چلتے ہیں — دابتے ہیں تو کبھی ملتے ہیں
سامنے جب مرے میدان آیا — آگئی پھر تو قیامت گویا
اللہ اللہ وہ ہجوم اور کثرت — اک تماشا ہے مری بھی صورت
ہاتھ سے اپنے گرا کر مجھ کو — پاؤں سے دیتے ہیں ٹھوکر مجھ کو
بھاگتا ہوں جو پریشاں ہوکر — تالیاں دیتے ہیں خنداں ہوکر
جان پر میری بنی ہوتی ہے — اور لوگوں کو ہنسی ہوتی ہے
جب پڑی لات کہ میں چیخ اٹھا — چیخ کے ساتھ ہی ہاتھوں اچھلا
اور اچھلتا ہوا اوپر بھاگا — امن اس وقت ہوا سے مانگا
اس نے بھی مجھ کو ڈھکیلا نیچے — بے پناہی مری کوئی دیکھے
پھر گرا گر کے جو رکنا چاہا — دن سے اک بوٹ کسی نے مارا
آہ کرتا ہوا پھر میں بھاگا — ابھی پہونچا تھا کہ کھایا گھونسا

الغرض چین نہیں اک لحظہ نہیں آرام کہیں اک لحظہ
اپنی قسمت میں یہی لکھا ہے یہی ہوتا ہے یہی ہوتا ہے
ظلم ٹھوکر کے سہے جاتا ہوں کام اپنا میں کئے جاتا ہوں
دوستو سن لو نصیحت میری دیکھو آنکھوں سے مصیبت میری

جس کا جو کام ہے کرتا جائے
کسی آفت سے نہ وہ گھبرا جائے

فعل کا تجزیہ (یا تحلیل) صرفی

نظم بالا کو پڑھو اور خط کشیدہ پر جنھیں اس نظم سے چھانٹ کر ہم نے نیچے لکھ دیا ہے غور کرو!

آتی ہے۔ ڈھیلا۔ بھاگتا ہوں۔ دیکھو۔ ہوتا ہے۔

تم جانتے ہو یہ سب فعل ہیں۔ اگر ہم ان کا تجزیہ کریں یہ ہوگا:

آتی ہے۔ فعل، تام۔ لازم۔ حال۔ مؤنث۔ واحد۔ غائب (اس کا فاعل "شام" ہے۔
ڈھکیلا۔ فعل، تام، متعدی، معروف۔ ماضی مطلق۔ مذکر۔ واحد۔ غائب (اس کا فاعل "اس" ہے)
بھاگتا ہوں۔ فعل، تام۔ لازم۔ حال۔ مذکر۔ واحد متکلم۔ (اس کا فاعل "میں" محذوف ہے)
دیکھو۔ فعل، تام، متعدی۔ معروف۔ مشترک۔ جمع۔ مخاطب۔ (اس کا فاعل "تم" محذوف ہے)
ہوتا ہے۔ فعل، ناقص۔ حال۔ مذکر۔ واحد۔ غائب۔ "اسکول" اس کا مبتدا ہے)
دیکھو اس میں (۱) فعل (۲) ناقص و تام کی تشریح (۳) لازم، تعدی

(۴) معروف و مجہول کی توضیح۔ (۵) قسم بحیثیت زمانہ (۶) جنس (۷) تعداد (۸) شخصیت (۹) اور تعلق دکھایا گیا ہے۔

پس یاد رکھو!

۷۔ فعل کے تجزیہ (یا اُس کی تحلیل کا) صرفی قاعدہ

یہ ہے کہ فعل کے متعلق یہ تشریح کی جاتی ہے:۔

(۱) فعل (۲) ناقص یا تام (۳) لازم یا متعدی (۴) معروف یا مجہول (۵) قسم بحیثیت زمانہ (۶) جنس (۷) تعداد (۸) شخصیت (۹) تعلق

یادداشت (۱) فعل متعدی مجہول کا تعلق مفعول قایم مقام فاعل سے ہوتا ہے اور اس کی تذکیر، تانیث اور وحدت و جمعیت اسی پر منحصر ہوتی ہے۔

(۲) فعل ناقص کی جنس، تعداد اور شخصیت مبتدا پر منحصر ہوتی ہے۔

عمل و مشق

۱۔ اشعار بالا میں سے افعال ذیل کا تجزیہ صرفی کرو:۔

نکل جاتی ہے۔ ملتے ہیں۔ گرا دیتے ہیں۔ مارا۔ کئے جاتا ہوں گھبرائے۔

۲۔ مندرجہ ذیل میں سے افعال کا تجزیہ صرفی کرو:۔

تم کہاں گئے تھے۔ تو کیا لا رہی ہے۔ میں دہلی گیا تھا۔ وہ امرود کھا رہی ہے۔ وہ ساتویں درجہ میں اوّل نمبر پاس ہوئی۔ تو بہت عقلمند ہے

میں کہاں ہوں۔ آج ہمارے گھر دو سانپ مارے گئے۔ کیا بہار ہے۔

سبق - ۲۳

چار شعر

آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی
ادا ہی کیا کہ بنا تو سر میں پھونکا — کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا
کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو یار آتا — سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا
جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا — تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

متعلق فعل (یا تمیز فعل) اور اس کی قسمیں

اشعار بالا کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر (جو اس میں سے انتخاب کئے گئے ہیں) غور کرو :-

آگے - کہاں کہاں - یوں - ادھر اُدھر

دیکھو! یہ سب متعلق فعل (یا تمیز فعل) ہیں۔ تم متعلق فعل کے بارے میں پہلے پڑھ آئے ہو کہ وہ لفظ یا الفاظ ہیں جن سے فعل کی حالت ظاہر ہو اور اس کے معنی میں اضافہ ہو جائے جیسے :- آگے سے ہنسی کا آنے کا زمانہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہاں کہاں سے فعل (پکار آیا) کی جگہ ظاہر ہوتی ہے۔

یوں سے فعل (کہتے) کا طور طریقہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اِدھر اُدھر سے فعل دیکھ کر سمت ظاہر ہوتی ہے اور اس طرح معلوم ہوا کہ

۱۷۔ متعلق فعل۔ وہ لفظ ہے جو فعل کی کیفیت یا حالت ظاہر کرے اور اس کے معنی میں اضافہ کر دے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ **مکانی یا سمتی**۔ وہ متعلق فعل ہے جو فعل کی جگہ یا سمت ظاہر کرے جیسے:۔ وہاں پڑھو۔ اس طرف نہ جاؤ۔

ذیل کے الفاظ متعلق فعل مکانی کا کام دیتے ہیں:۔

(ہندوستانی) یہاں ۔ وہاں ۔ جگہ ۔ اوپر ۔ نیچے ۔ کہیں ۔ کہاں جہاں ۔ تہاں ۔ جدھر ۔ کدھر ۔ اِدھر اُدھر ۔ (فارسی ۔ عربی) گرد ۔ طرف ۔ سمت ۔

یادداشت (۱) کہاں جب مکرر آتا ہے تو اس کے معنی جگہ جگہ یا دور دور کے ہو جاتے ہیں۔ جیسے "کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا" (۲) کہیں کے معنی جگہ کے ہیں مگر کبھی شک اور اندیشے کو بھی ظاہر کرتا ہے جیسے:۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ چلا جائے۔

۲۔ **زمانی**۔ وہ متعلق فعل ہے جو کسی فعل کا وقت ظاہر کرے۔ جیسے:۔ دوپہر کو کھانا کھلایا جائے گا۔ آج تم آؤ گے۔ ذیل کے الفاظ متعلق زمانی کا کام دیتے ہیں۔

(ہندوستانی) اب ۔ جب ۔ کب ۔ تب ۔ پہلے ۔ آج ۔ کل ۔ پرسوں ۔ تڑکے ۔ سدا ۔

(فارسی) بعد ازاں ۔ شب و روز ۔ فوراً ۔ وقت ۔

یادداشت ۔ متعلق فعل مکانی و زمانی کبھی اضافت کے ساتھ صفت کا کام دیتی ہے ۔ جیسے :۔ اب کے سال ۔

۳ ۔ **طوری** ۔ وہ متعلق فعل ہے جس سے فعل کا طور و طریق معلوم ہو ۔ جیسے :۔ تم اس طرح کھانا کھاؤ ۔

ذیل کے الفاظ متعلق فعل طوری کا کام دیتے ہیں :۔ (ہندی) یوں ۔ جوں ۔ اچانک ۔ (عربی ۔ فارسی) ذرا ۔ تخمیناً ۔ آہستہ ۔ ہرچند ۔ فی الفور ۔ الغرض

۴ ۔ **تعدادی و مقداری** ۔ وہ متعلق فعل ہے جس سے فعل کی تعداد معین یا غیر معین اور مقدار معین معلوم ہو ۔ جیسے :۔ دو مرتبہ آیا ۔ ایک بار پہنچا ۔ اعداد و مقدار کے الفاظ یہ کام دیتے ہیں مثلاً دو بار ۔ ایک مرتبہ ۔ تھوڑا وغیرہ ۔

۵ ۔ **ایجابی و انکاری** ۔ وہ متعلق فعل ہے جس سے فعل کا اقرار یا انکار ظاہر ہو ۔ جیسے :۔ جی ہاں اُس نے کہا تھا ۔ نہیں تو ۔ وہ نہیں آیا تھا ۔ کلمات ایجاب و انکار یہ کام دیتے ہیں جیسے :۔ (ایجاب) جی ہاں ہاں ۔ ٹھیک ۔ خوب ۔ بھلا ۔ درست ۔ واقعی ۔ ہیں ۔ صحیح ۔ بارے ۔ البتہ ۔ فی الحقیقت (انکار) نہیں تو ۔ بے شک ۔ بے شبہ ۔ ہرگز ۔ زنہار ۔

۶ ۔ **سببی و انتاجی** ۔ وہ متعلق فعل ہے جس سے فعل کا سبب اور نتیجہ معلوم ہو ۔ جیسے :۔ چونکہ تم نے نہیں پڑھا لہذا میں سو گیا ۔ کلمات ۔ علت یہ کام دیتے ہیں ۔ مثلاً ۔ چنانچہ ۔ الغرض ۔ چونکہ ۔ لہذا ۔ باہم ۔ ہرچند کیونکر ۔ کیجیئے ۔ ٹھیک ۔

یادداشت۔ مندرجہ ذیل بھی تمیز کا کام دیتے ہیں:۔

(۱) دو تمیزیں مل کر جیسے:۔ جہاں کہیں۔ ادھر اُدھر۔ (۲) دو الفاظ مل کر جیسے:۔ اطراف جوانب۔ آئے دن۔ طوعاً کرہاً۔ آخر الامر۔ (۳) فارسی الفاظ۔ (ب) کے اضافے سے جیسے:۔ بخوشی۔ برغبت (۴) بعض اسماء وار کے ساتھ مل کر جیسے:۔ ماہوار۔ نمبردار

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے متعلق فعل پہچان کر اپنی کاپی پر قسم وار لکھو۔

میں آج مدرسہ نہیں جاؤں گا۔ کیوں کہ میرے سر میں درد ہے۔ صبح سویرے دو دوست آئے۔ جس سال میں جلاب نہیں لیتا بیمار رہتا ہے۔ اس مکان کے اردگرد بہت گڑھے ہیں۔ آپ کے سوال میں روزے نہ رکھ سکا ایک بار میں بھی نینی تال گیا تھا۔ جی ہاں خوب جانتا ہے۔

۲۔ خالی جگہوں میں متعلق فعل کا اضافہ کرو۔ اور ہماری طرح اس کے نیچے تشریح کرو۔ کہ کس قسم کا متعلق فعل بڑھایا۔

اگر میرے ساتھ چلو تو ۔ مجھے آپ کے یہاں کی دعوت ۔ ۔ ۔ ۔ منظور ہے۔ میں ۔ ۔ ۔ جوان کے سامنے جا پہنچا۔ وہ اچھل پڑے۔ میں ۔ ۔ بخار میں مبتلا ہوں۔ یہ مکان ۲۰ گز بلند ہے۔ تم ۔ ۔ بیمار ہو

فی الحقیقت
ایجابی

۵۔ حرف کا بیان

سبق۔ ۲۴

چھ شعر

دعویٰ زباں کا لکھنؤ والوں کے سامنے
اظہار بوئے مشک غزالوں کے سامنے

فرق ہے شاہ و گدا میں بقولِ شاعر یہی
شیر قالین اور شیر نیستاں اور ہے

نجد سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے

یہ ظلم اٹھائے کوئی کب تک
آ پہنچی ہے اب تو جان لب تک

ایک میں ہوں کہ ترے عشق میں جیتا بھولا
ایک تو ہے کہ جو بھولا کبھی تو دعا بھولا

نسیم سحر کیا آپ شاعر ہیں
اور ہر فن میں خوب ماہر ہیں

حرف

مندرجہ ذیل کو دیکھو جو اشعار بالا میں سے انتخاب کیے گئے ہیں۔

کا۔ کی۔ کے۔ اور۔ میں۔ سے۔ تک۔

دیکھو ان کلموں کے تنہا کوئی معنی نہیں۔ اور تم پڑھ چکے ہو کہ ایسے کلموں کو جن کے تنہا کچھ معنی نہ ہوں حرف کہتے ہیں۔ حرف کی قسمیں تم پڑھ آئے ہو۔ یہاں ان قسموں کی تعریفیں اور قسموں کی تعین اور ان کی فہرستیں دی جاتی ہیں۔

نمبر ۱۔ (۱) حرف ربط۔ وہ حرف ہے جو اسموں کو اسموں اور اسموں کو فعلوں

سے ملاتا ہے۔ ان کو (باستثنائے کا۔ کی۔ کے۔ نے۔ کو) حرفِ جار" اور جس اسم کے ساتھ یہ آئیں اُسے "مجرور" کہتے ہیں۔

حرف ربط کی فہرست۔ کا۔ کی۔ کے۔ را۔ ری۔ رے۔ نا نی۔ نے۔ کو۔ سے۔ میں۔ تک۔ پر۔ اوپر۔ (ہندی) بہ۔ برو۔ نزدیک باعث۔ سبب۔ طرح۔ (عربی۔ فارسی) وغیرہ۔

۴۷۔ (۲) **حرف عطف** ۔ وہ حرف ہے جو دو کلموں یا جملوں کو ملا کر کسی ایک بات میں شامل کر دے۔ حرف عطف سے پہلے والا کلمہ یا جملہ "معطوف علیہ" اور بعد والا "معطوف" کہلاتا ہے۔ حرف عطف کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) **حرف وصل** ۔ وہ حرف ہے جو معطوف اور معطوف علیہ کو ایک حالت میں کر دے۔ جیسے :۔ میں آیا پھر جمیل، کلو اور گلابار اسئے آئے۔

فہرست (۱) اور (۲) و (۳) کہ

یادداشت ۔ و اور اور دونوں ایک معنی میں آتے ہیں۔ لیکن و عربی فارسی کے الفاظ کے مابین آتا ہے۔ ہندی الفاظ کے ساتھ نہیں آتا۔ جیسے :۔ تم و وہ بولنا غلط ہے۔

(۲) **حرف تردید** ۔ وہ حرف عطف ہے جس کے آنے سے معطوف معطوف علیہ میں سے کوئی ایک مراد ہو۔ جیسے :۔ بیٹھو یا چلے جاؤ۔

فہرست (۱) نہ (۲) خواہ (۳) چاہے (۴) چاہو۔

(۳) **حرف استدراک** ۔ وہ حرف عطف ہے جو کلام سابق کے

(۱) مقصد جیسے :۔ میرا قصد ہے کہ بمبئی ہو آؤں ۔ (۲) فرض جیسے :۔ اسے چاہیئے کہ وہ روز دس سوال نکالا کرے ۔ (۳) حکم جیسے :۔ تم کو لازم ہے کہ اپنے والدین کی خدمت کرو ۔

(۸) **حرف تخصیص (یا تاکید)** وہ حرف ہے جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ آکر اس میں تخصیص یا تاکید پیدا کردے ۔ جیسے :۔ میں بھی آیا تھا ۔

فہرست ۔ ایک ۔ نیں ۔ بھی ۔ تنہا ۔ صرف ۔ محض ۔ ہی ۔

یادداشت ۔ ہیؔ ۔ کب ۔ جب ۔ اب ۔ تب ۔ سب ۔ کہاں ۔ وہاں یہاں ۔ وہ ۔ یہ ۔ اس ۔ تم ۔ ہم ۔ تجھ ۔ مجھ ۔ جوں ۔ یوں کے ساتھ مل کر کبھی جبھی ۔ ابھی ۔ سبھی ۔ کہیں ۔ وہیں ۔ یہیں ۔ وہی ۔ یہی ۔ اسی ۔ تمھیں ۔ ہمیں تبھی ۔ تجھی ۔ جونہی ۔ یونہی ہو جاتا ہے ۔

۷۵ (۹) **حرف فجائیہ** ۔ وہ حرف ہے جو رنج ۔ غم ۔ خوشی ۔ تعجب وغیرہ جذبات کے جوش میں بے تحاشا زبان سے نکل پڑے جیسے :۔

اوہ ہے ہے میرا پھول لے گیا کون ۔ اس کی قسمیں حسب ذیل ہیں :۔

(۱) **ندا** ۔ وہ حرف جو پکارنے کے لئے استعمال ہو جیسے :۔ یا اللہ مجھے پاس کردے ۔

فہرست ۔ اے ۔ یا ۔ ارے ۔ او ۔ او بے ۔

(۲) **ندبہ و تاسف** ۔ جو افسوس ، تکلیف یا گھبراہٹ کے مقام پر بولا جائے جیسے :۔ ہائے میں مر گیا ۔

فہرست ۔ ہائے ہائے ۔ ہائے رے ۔ افسوس ۔ ہے ہے ۔

شبہ کو دور کر دے مثلاً :۔ وہ نہیں آتا تھا۔ لیکن میں اسے لے ہی آیا۔

فہرست۔ پر۔ لیکن۔ بلکہ۔ کہ۔ گو۔ اگرچہ۔

۴ ۷ - (۴) **حرف استثناء**۔ وہ حرف عطف ہے جو ایک جزو یا شے کو دوسرے جزو یا مجموعہ میں سے الگ کر دے جیسے :۔ سب نے ہاکی کھیلی۔ مگر محمود نہیں کھیلتا رہا۔

فہرست۔ سوا۔ مگر۔ جز۔

(۵) **حرف شرط و جزا**۔ وہ حرف ہیں جو شرط و جزا کے ساتھ آئیں۔ جیسے :۔ اگر تم پاس ہو گئے تو میں تم کو وظیفہ دوں گا۔

فہرست۔ گر۔ اگر۔ جو۔ جب۔ (شرط) تو۔ سو۔ تب (جزا)

یادداشت۔ جب کے ساتھ تب اور جو اور مگر۔ اگر کے ساتھ تو حرف جزا آتا ہے

(۶) **حرف علت**۔ وہ حرف ہے جو کسی کام کا سبب ظاہر کرے۔ جیسے :۔ میرا لڑکا لائبریری گیا کیونکہ وہاں آج ایک جلسہ ہے۔ سبب کو "علت" اور جس کا بیان کیا جائے اسے "معلول" کہتے ہیں۔ اوپر والے جملہ میں "میرا لڑکا لائبریری گیا" معلول ہے۔ اور "وہاں آج جلسہ ہے" علت ہے۔

فہرست۔ اس لیے۔ لہذا۔ کیونکہ۔ تاکہ۔ کہ۔ تا

(۷) **حرف بیانیہ**۔ وہ حرف ہے جو مقولہ سے پہلے آئے۔ جیسے :۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس وقت بازار نہ جاؤ۔

فہرست۔ کہ۔ یہ علاوہ مقولہ کے منجملہ ذیل کے لیے بھی آتا ہے

(۳) **حرفِ تعجب** ۔ وہ حرف جو کسی عجیب چیز کو دیکھ کر خوشی کی حالت میں زبان سے نکل پڑے جیسے :۔ ادہو کیا پر لطف منظر ہے ۔

فہرست ۔ اللہ اللہ ۔ اللہ رے ۔ سبحان اللہ ۔ ماشاءاللہ ۔ اوہو ۔ آہا ہا ۔

(۴) **حرفِ نفریں** ۔ وہ حرف ہے جو نفرت ۔ لعنت اور دھتکار کے موقع پر بولا جائے ۔ جیسے :۔ معاذ اللہ غفلت بار یاں یہ اہلِ غفلت کی ۔

فہرست ۔ لعنت ۔ پھٹکار ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ تھو ہے ۔ تف ہے ۔ استغفر اللہ ۔ معاذ اللہ ۔

(۵) **حرفِ تحسین** ۔ وہ حرف ہے جو تعریف کے موقع پر بولا جائے ۔ جیسے

واہ واہ شاباش لڑکے واہ واہ نوجواں مردوں سے بازی لے گیا

فہرست ۔ آفریں ۔ شاباش ۔ واہ واہ ۔ سبحان اللہ ۔ کیا کہنا ۔ بارک اللہ ۔

(۶) **حرفِ تنبیہ** ۔ وہ حرف ہے جو ڈرانے، دھمکانے اور خبردار کرنے کے لئے بولا جائے ۔ جیسے :۔ ؎ ہاں کھائیو مت فریب ہستی ۔

فہرست ۔ ہاں ہاں ۔ خبردار ۔ ہرگز ۔ زنہار ۔ ہاں ۔

(۷) **حرفِ پناہ و توبہ** ۔ جو توبہ و پناہ کے لئے آئے جیسے :۔

؎ بڑی آفت ہے یہ دنیا معاذ اللہ معاذ اللہ ۔

فہرست ۔ الاماں الحفیظ ۔ توبہ ۔ حاشا کلا ۔

(۸) **حرفِ تشبیہ** ۔ وہ حرف ہے جو مشابہت کے لئے استعمال ہو جیسے :۔ ؎ ہم سا نہیں ملنے کا جانباز ہزاروں میں ۔

فہرست ۔ سا ۔ ایسا ۔ ویسا ۔ جیسا ۔ مانند ۔ طرح ۔ گویا ۔

عمل و مشق ۔ ۱ ۔ مندرجۂ ذیل میں سے حرف چھانٹ کر نیچے دیئے ہوئے نقشہ

کی خانہ پُری کرو۔

خبردار وہاں مت جائیو۔ تم میرے پاس ہوتے ہو گویا۔ جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
۶ اللہ کس قدر رہِ مقصود دُور ہے ۶ یارب دعائے وصل نہ ہرگز قبول ہو۔
آن کی آن میں وہاں جا پہنچے۔ وہ کلکتہ تک گیا۔ جو چیزیں اوپر تھیں سب
الماری میں رکھ دیں۔ تم آئے اور وہ چلا گیا۔ اب تم جاؤ اور وہ جائے۔ اگرچہ
تم قابل ہو لیکن یہاں قابلیت کو کون پوچھتا ہے۔ ۶ خبر تھیں اور کوئی نہ آیا برائے کار
میں وہاں نہیں گیا کیونکہ آپ نے منع کر دیا تھا۔
۶ یوں تو سبھی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا۔ ۶ توبہ ہے کہ اب عشق بتوں کا نہ کریں گے
۶ تیری سی آنکھ دیکھی نہیں فتنہ زا کہیں۔

حرف کا نقشہ

حروف ربط	حروف عطف							حروف تخصیص	حرف فجائیہ						
	وصل	تردید	استدراک	استثنا	[illegible]	علت	بیانیہ		ندا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سبق۔ ۲۵

پھول

کیا چیز ہے۔ اور کس قدر خوش نصیب ہے۔ کون محفل عشرت ہے جس میں اس کا گذر نہیں۔ کون بزم طرب ہے جہاں اس خوشنما چیز سے لطف نہیں اٹھایا جاتا۔ زیادہ تعریف کرتے بھی خوف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بلبل اگر پرانے خیالات کا جانور نکلا تو ہمیں اپنی رقابت کا الزام دے کے موسم خزاں کی شکایت کرنے کرتے ہماری شکایت کرنے لگے گا۔ مگر کیا کیا جائے۔ جب قدرت اپنی بیش بہا صنعت نظر کے سامنے کر دیتی ہے۔ تو بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تعریف کرنے لگیے پھول کے سوا اور کون چیز ہے جس میں قدرت نے اپنی کاریگری کا پورا زور صرف کر دیا ہو۔ ہونے کو تو ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر خدا جانے خوشنمائی کس قدر کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے۔ کہ جس کی آنکھ پڑ جاتی ہے اُسے بھلی معلوم ہوتی ہے۔ صحن چمن کی رونق موسم بہار کے انھیں حسن فروشوں سے ہے جنھیں لوگ "پھول" کہتے ہیں۔

(مولانا شرر)

مرکب ناقص و تام

عبارت بالا کو پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو جو اس میں سے منتخب کئے ہیں

۱۔ خوش نصیب۔ محفل عشرت۔ بیش بہا صنعت۔

۲۔ وہ کس قدر خوش نصیب ہے۔ کون محفل عشرت ہے۔ قدرت اپنی بیش بہا صنعت نظر کے سامنے کر دیتی ہے۔

دیکھو! تم پڑھ چکے ہو) نمبر (۱) والے فقرے ہیں۔ ان سے مکمل مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔

۷۶۔ ایسے مجموعہ الفاظ کو جن سے پورا پورا مطلب سمجھ میں نہ آئے "مرکب ناقص" کہتے ہیں۔

یادداشت۔ مرکب ناقص ہمیشہ جزو جملہ ہوتا ہے۔

۷۷۔ نمبر (۲) والے بھی مرکبات ہیں۔ مگر ان سے پورا پورا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ ایسے مجموعہ الفاظ کو جس سے پورا پورا مطلب سمجھ میں آ جائے "مرکب تام" کہتے ہیں۔

۱۔ مرکب ناقص اور اُس کی قسمیں

۷۸۔ مرکب ناقص۔ وہ مجموعہ الفاظ ہیں جن سے پورا مطلب سمجھ میں نہ آئے اس کی قسمیں حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ مرکب اضافی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو مضاف الیہ اور علامت اضافت سے مرکب ہو۔ جیسے :۔ یہ حامد کی کتاب ہے وہ میرا قلم ہے۔ (مضاف خط کشیدہ)

۷۹۔ مرکب اضافی کی گیارہ قسمیں ہوتی ہیں :۔

تملیکی۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے ملکیت یا قبضہ ظاہر ہو۔ جیسے اُس نے اپنا کھیت جوتا۔ اس کا ٹکٹ کہاں ہے ؟

(۲) **نسبتی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے رشتہ ظاہر ہو ۔ جیسے :۔
رام پرشاد کی ماں دہلی گئی ۔ اکرام حسین کا بیٹا تحصیلدار ہو گیا ۔

(۳) **بیانی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے مادہ واصلیت ظاہر ہو
جیسے :۔ ہماری سونے کی انگوٹھی کھو گئی ۔ چینی کے برتن کہاں بکتے ہیں ۔ ؟

(۴) **ظرفی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے مکان یا زمانہ ظاہر ہو جیسے
نہر کا پانی سوکھ گیا ۔ رات کا کھانا یہاں کھاؤ ۔

(۵) **توضیحی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے مضاف کی وضاحت ہو ۔
جیسے :۔ ۶ مئی کا آن پہنچا ہے مہینہ ۔ جاڑے کا موسم خوشگوار ہوتا ہے

(۶) **سببی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے وجہ یا سبب ظاہر ہو ۔ جیسے :۔
دودھ کا جلا چھاچ بھی پھونک کر پیتا ہے ۔ رات کی جگار نے طبیعت
خراب کر دی ۔

(۷) **وصفی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے کسی وصف کے باعث تخصیص
ظاہر ہو جیسے :۔ وہ دل کا برا نہیں ہاں زبان کا برا ضرور ہے ۔

(۸) **تخصیصی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے خصوصیت ظاہر ہو ۔ جیسے
اسکاوٹ کے کمشنر نے لیکچر دیا ۔ فوج کے افسر نے چھٹی دے دی ۔

(۹) **تشبیہی** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے مضاف کی تخصیص تشبیہ سے
ظاہر ہو ۔ جیسے ؏ کیا مست ہیں ساقی ! تری آنکھوں کے پیالے

(۱۰) **استعارہ** ۔ وہ مرکب اضافی ہے جس سے مضاف کی تخصیص
مضاف الیہ کو مشبہ بہ فرض کر کے کی جائے :۔ ؏

کہ اب کے بوئے کفن دامن بہار ہے۔

(۱۱) **اقترانی۔** وہ مرکب اضافی ہے جس سے ذرا سے تعلق سے پوری چیز کو اپنی جانب منسوب کرنا پایا جائے۔ جیسے:۔ ہمارے لکھنؤ میں خربوزے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ آپ کا محبت نامہ پہنچا۔

یادداشت۔ (۱) اُردو میں پہلے مضاف کہ مضاف الیہ آتا ہے درمیان میں علامت ضافت ہوتی ہے۔ فارسی میں اس کے برخلاف۔ نظم میں زیادہ تر اور نثر میں کمتر یہ ترتیب بدل جاتی ہے۔ جیسے:۔ میرا بیٹا عبادت خانہ

(۲) اگر اُردو یا فارسی میں ان زبانوں کے اصول کے مطابق مرکب اضافی کی ترتیب ہو تو "اضافت مستوی" کھلائے گی ورنہ "اضافت مقلوب"

(۳) فارسی میں مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر ہوتا ہے اور یہی اس کی علامت ہے۔ جیسے:۔

نہ آیا موسمِ گل جب دل دیوانہ زندہ تھا

مگر اضافت مقلوب کی حالت میں ہمیشہ اور اضافت مستوی کی صورت میں کبھی کبھی علامت اضافت حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے:۔ مرغابی ماہتاب۔

(۴) جب اسمار کے آخر میں ہ یا الف ہو بحالت اضافت زیر کے آگے ئے بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے بوئے گل۔ دانائے راز۔ بادشاہے ہند۔

(۵) جن اسماء کے آخر میں ہ ہوتی ہے بحالت اضافت بجائے زیر کے ان پر ہمزہ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے:۔ پردۂ راز۔

(۲) **مرکب توصیفی۔** وہ مرکب ناقص ہے جو صفت موصوف سے مل کر بنے۔ جیسے:۔ ہم نے میلا کوٹ پہنا۔ خبر بڑے لڑکے نے میز گرا دی۔

یادداشت۔ (۱) اُردو میں صفت کی کوئی علامت نہیں مگر فارسی کے مرکب توصیفی میں مضاف کی طرح موصوف کے آخر میں زیر لگاتے ہیں اور تمام وہی قاعدے جاری ہوتے ہیں جو مضاف میں جیسے

حسنِ صورت اور ہے اور حسنِ سیرت اور ہے

(۲) اضافت کی طرح صفت بھی اگر قاعدے کے مطابق ہو تو "صفت مستوی" ورنہ "صفت مقلوب" کہلاتی ہے۔ جیسے:۔ نوعمر نئی عمر (مستوی) عمرِ نو عمر نئی۔ (مقلوب)

(۳) **مرکب عددی۔** وہ مرکب ناقص ہے جو عدد و معدود سے مل کر بنے جیسے: چھ لفافے دے دو۔ کئی آدمی کہتے تھے۔

(۴) **مرکب تمیزی۔** وہ مرکب ناقص ہے جو تمیز و ممیز سے مل کر بنے۔ جیسے:۔ بلی نے دو سیر دودھ پھینک دیا۔

(۵) **مرکب عطفی۔** وہ مرکب ناقص ہے جو معطوف اور معطوف علیہ اور حرف عطف سے مل کر بنے۔ جیسے:۔ رام دیال اور شبیر احمد کھیل رہے ہیں۔

(۶) **مرکب اشاری۔** وہ مرکب ناقص ہے جو اشارہ مشار الیہ سے مل کر بنے جیسے:۔ وہ آدمی کہاں جا رہا ہے۔ یہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔

(۷) مرکب تشبیہی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو مشبہ و مشبہ بہ اور حرف تشبیہ سے مل کر بنے جیسے:۔ پھول سا چہرہ کملا گیا۔ موتی سے دانت ٹوٹ گئے۔

(۸) مرکب تخصیصی۔ (یا مرکب تاکیدی) وہ مرکب ناقص ہے جو حرف تاکید اور موکد سے مل کر بنے جیسے:۔ موہن ہی نے کہا تھا۔ میں ہی آیا تھا۔

(۹) مرکب استثنائی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اور حرف استثنا سے مل کر بنے جیسے:۔ عبداللہ خاں کے سوا سب لڑکے حاضر ہیں۔ بجز کملا کے سب لڑکیاں کشیدہ کاڑھنا جانتی ہیں۔

(۱۰) مرکب بدلی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو بدل مبدل منہ سے مل کر بنے جیسے:۔ شجاعت خاں کے بھائی صلابت خاں کے چوٹ آگئی۔ چمیلی کی بیٹی مالتی ساتویں درجہ میں پڑھتی ہے۔

(۱۱) مرکب امتزاجی۔ وہ مرکب ناقص ہے جو دو یا دو سے زیادہ اسموں سے مل کر ایک اسم ہو جائے۔ جیسے:۔ مرزاپور کی لاٹھیاں مشہور ہوتی ہیں۔ علامہ اقبال کے کلام کے مجموعہ کا نام بانگ درا ہے۔

عمل مشق

ہمیں ہیں ایک خود مختار سلطنت ہے اس حبشہ کا بادشاہ اپنے آپ کو

شاہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ کہتا ہے۔ شروع میں کل حبش کے ملک پر ایک ہی بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ لیکن آپس کی خانہ جنگیوں اور آئے دن کی فوجی بغاوتوں نے مرکزی حکومت کو کمزور کرتے کرتے اس حد تک پہنچا دیا کہ شمالی اضلاع پر گلا قوم نے اپنا اثر جما لیا۔ اسی طرح قرب وجوار کی اور قوموں کو بھی مداخلت کا موقع ملتا رہا۔ اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی مثل صادق آگئی۔

(۱) عبارت بالا میں سے مرکبات ناقص چھانٹ کر ذیل کے نقشہ کی خانہ پری کرو۔

مرکب ناقص کا نقشہ

(۲) تم نے جو مرکبات ناقص چھانٹے ہیں۔ وہ مندرجہ بالا جملوں میں جملہ کا کونسا جزو ہیں۔ حسب تفصیل ذیل لکھو۔

(۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) مفعول

سبق - ۲۶

ہولی

جس طرح بڑا دن عیسائیوں کا اور عید مسلمانوں کا تیوہار ہے۔ اسی طرح دسہرہ، دیوالی اور ہولی ہندوؤں کے تیوہار ہیں۔ ہندو بزرگوں کے تذکرے میں راجہ ہرناکش اور اس کے لڑکے پرہلاد کے قصے سے ہولی کی حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ پرہلاد مادرزاد موحد اور عارف تھا۔ اس کا باپ ہرناکش ظالم اور خدا کا منکر تھا۔ اور خود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ جب باپ کو بیٹے کے عقیدے کا حال معلوم ہوا تو اس کو ستانا شروع کیا تاکہ وہ خدا کا نام نہ لیا کرے۔ یہی نہیں بلکہ اس کو کئی بار جان سے مار ڈالنے کی بھی کوشش کی گئی۔ یہاں تک کہ ایک بار اس کو پکڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اور وہاں سے اس کو دھکا دے کر نیچے گرادیا۔ لیکن مثل مشہور ہے "جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے" ہرہلاد کا بال بیکا نہ ہوا۔

جب ساری تدبیریں بیکار ہوئیں تو راجہ ہرناکش کی رانی کی بہن ہولکا نے کہا کہ "میں پرہلاد کو بہت آسانی سے مار سکتی ہوں" راجہ کا خون اپنی ہٹ دھرمی سے سفید ہو رہا تھا۔ اس کی سنگ دلی بجود دیکھئے کہ اپنے بیٹے کی جان لینے پر تلا ہوا تھا۔ اس نے خدا پرست نوجوان پرہلاد کو ہولکا

ڈائن کے سپرد کیا۔ ہولکا کو ایک منتر یاد تھا جس کے اثر سے اس کو آگ ضرر نہیں پہونچا سکتی تھی۔ اسی گھمنڈ میں وہ بے گناہ پرہلاد کا ہاتھ پکڑ لکڑی کے ایک بڑے بھاری انبار پر جا بیٹھی جس کو فوراً آگ لگا دی گئی۔ مگر خدا جو اپنے دشمنوں پر بھی نظر رکھتا ہے بھلا دوستوں کو کب بھلا سکتا ہے۔ وہ سچا موحد اس زبردست آگ کے شعلوں اور دھوئیں میں اس طرح جگمگاتا رہا جس طرح بدلی میں چاند اور ہولکا جل کر خاک سیاہ ہوگئی۔ چنانچہ اسی زمانہ سے یہ رسم جاری ہوئی۔ ہندو لوگ ہولکا کی بد اعمالی کی یاد میں اس دن ہر بستی میں ہولی جلاتے ہیں اور اس کے نام پر لعنت کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اس تیوہار میں بہت سی تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔ ہولی کا تیوہار ہر سال ماہ پھاگن (مارچ) کے وسط میں منایا جاتا ہے جب کہ پورے چاند کی چاندنی کھلی ہوتی ہے۔ اس رات کو سب لوگ ہولی جلنے پر ناچتے ہیں۔ اور ہولی کے گیت گاتے ہیں۔ امیر غریب سب اپنے دوستوں سے بغل گیر ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر رنگ کی بارش کرتے ہیں اور خوب گلال چھڑے اڑاتے ہیں۔ بچوں کی خوشی کا کیا کہنا۔ خوب ایک دوسرے پر رنگ پاشی کرتے ہیں۔ جو سامنے آتا ہے اس کو اپنی پچکاری کا نشانہ بناتے ہیں۔ بندرابن کی ہولی مشہور ہے۔

مُرکبِ تام (یا جملہ) اور اس کی قسمیں

اُوپر کی عبارت پڑھو اور مندرجہ ذیل پر غور کرو۔

(۱) پرہلاد مادر زاد موحد اور عارف تھا۔

(۲) اس کا باپ ہرناکش ظالم اور خدا کا منکر تھا اور خود خدائی کا دعوے کرتا تھا۔

(۳) جب باپ کو بیٹے کے عقیدے کا حال معلوم ہوا تو اس کو ستانا شروع کیا۔ تاکہ وہ خدا کا نام نہ لیا کرے۔

دیکھو! نمبر (۱) سے پورا پورا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ تم پڑھ آئے ہو کہ لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے پورا پورا مطلب سمجھ میں آجائے۔ مرکب تام (یا جملہ) کہلاتا ہے۔

۷۹۔ مرکب تام (یا جملہ)۔ لفظوں کا وہ مجموعہ ہے جس سے پورا مطلب سمجھ میں آجائے۔

ایک بات اور دیکھو نمبر (۱) ایک ہی جملہ ہے اس لئے "جملہ مفردہ" ہے نمبر (۲) میں دو جملے ہیں (۱) الف اس کا باپ ہرناکش ظالم اور خدا کا منکر تھا (ب) خود خدائی کا دعوے کرتا تھا۔ اور حرف عطف (اور) ان دونوں جملوں کو ملا کر ایک جملہ بناتا ہے۔

اسی طرح نمبر (۳) میں تین جملے مل کر ایک ہوئے ہیں (الف) باپ کو بیٹے کے عقیدے کا حال معلوم ہوا (ب) اس کو ستانا شروع کیا۔ (ج) وہ خدا کا نام نہ لیا کرے اور حرف شرط (جب) حرف جزا (تو) اور حرف علت (تاکہ) ان جملوں کو ملا کر ایک کر رہے ہیں لہذا یہ جملے "مرکبہ" ہیں۔

۸۰- **جملہ مفردہ**- وہ جملہ ہے جو ایک جملہ ہو جیسے :- موہن آیا-
۸۱- **جملہ مرکبہ**- وہ جملہ ہے جو دو یا دو سے زیادہ جملوں سے مل کر بنا ہو- جیسے :- موہن آیا اور سوہن گیا-

یاد رکھو! جملہ مرکب کا نام ان حرفوں کی نسبت سے رکھا جاتا ہے جو ان کو ملاتے ہیں جیسے اوپر کی مثالوں میں نمبر (۲) والا جملہ "جملہ معطوفہ" ہے کیونکہ اس کو حرف عطف نے ملایا ہے اور نمبر (۳) والا جملہ "جملہ معللہ" ہے کیونکہ اس کو حرف علّت نے مرکب کیا ہے- اسی طرح

۸۲- جملہ مرکبہ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں-

۱- **جملہ معطوفہ**- وہ مرکب جملہ ہے جس میں دو جملے حرف عطف کے ذریعے سے ملیں جیسے :- میں نے سبق پڑھا اور سوہن نے خوش خطی کی مشق کی-

۲- **جملہ شرطیہ**- وہ مرکب جملہ ہے جو شرط و جزا سے مل کر بنے جیسے :- اگر الٰہی بخش اول آتا تو گردھاری لال انعام نہ پاتا-

۳- **جملہ معللہ**- وہ مرکبہ جملہ ہے جس میں دو جملے حرف علّت کے ذریعہ سے ملیں جیسے :- تم پرہیز کرتے رہو کیونکہ پرہیز کرنے والا جلد صحت پاتا ہے-

۴- **جملہ استدراکیہ**- وہ مرکبہ جملہ ہے جس میں دو جملے حرف استدراک کے ذریعہ سے ملے ہوں جیسے :- باپ نے جسونت سنگھ کو بہت پڑھایا لیکن وہ قطعی نہ پڑھا-

۵۔ جملہ استثنائیہ:۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں دو جملے حرف استثنا کے ذریعہ سے ملے ہوں۔ جیسے :۔ سارے لڑکے موجود ہیں مگر مصطفےٰ احسن غیر حاضر ہے۔

۶۔ جملہ تفسیریہ۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں کلمہ تفسیر کے ذریعہ سے دو جملے ملے ہوں۔ جیسے :۔ عہد جوانی رورو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند۔ یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا۔

۷۔ جملہ تمثیلیہ۔ (یا تشبیہ) وہ مرکب جملہ ہے جس میں دو جملے حرف تمثیل یا تشبیہ کے ذریعہ سے ملے ہوں جیسے :۔ علامہ اقبال کا انتقال ہوگیا گویا قومی شاعری کا آفتاب ڈوب گیا۔

۸۔ جملہ ندائیہ:۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں حرف ندا کے ذریعہ سے دو جملے ملے ہوں جیسے :۔ اے لڑکو! کاشتکاری اچھی چیز ہے۔

۹۔ جملہ مندوبہ:۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں حرف ندبہ کے ذریعہ سے دو جملے ملے ہوں جیسے :۔ ہائے رے وطن! غلامی نے تجھے کسی کام کا نہ رکھا۔

۱۰۔ جملہ قسمیہ:۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں قسم کے ذریعہ سے دو جملے ملے ہوں۔ جیسے :۔ خدا کی قسم میں نے شریف الدین سے کچھ نہیں کہا۔

۱۱۔ جملہ موصولہ:۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں حرف صلہ کے ذریعہ دو جملے مرکب ہوں جیسے :۔ ۵

ورق کے دونوں صفحوں پر ہیں تصویریں ہی تصویریں

جو بالائے زمیں صورت چھپی زیر زمیں نکلی

۱۲۔ **جملہ بیانیہ**۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں حرف بیان کے ذریعہ سے دو جملے مرکب ہوں۔ جیسے سے

کچھ میری بے خودی سی تمھارا زیاں نہیں تم جانتا کہ بزم میں اک خستہ جاں نہیں

یادداشت۔ بعض اوقات ایک جملہ میں دوسرا جملہ اس طرح آجاتا ہے کہ اگر اسے نہ بولیں تو جملہ میں کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا جیسے: سعدی (خدا بخشے) بہت اچھے شاعر تھے۔ اس میں "خدا بخشے" ایسے جملہ کو "جملہ معترضہ" کہتے ہیں۔

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہر ایک کے آگے اس کا نام لکھو۔

(۱) گزرتی عمر یوں دور آسمانی میں کہ جیسے جائے کوئی کشتی دخانی میں

(۲) نہ نکلا کوئی بات کا اپنی پورا مگر ایک نکلا تو منصور نکلا

(۳) اگر میرا بیٹا پاس ہو جاتا تو وہ اسی سال تحصیلدار ہو جاتا۔

(۴) ہمیشہ جھوٹ سے پرہیز کرتے رہو کیونکہ جھوٹے کا اعتبار نہیں ہوتا۔

(۵) خدا کی قسم میں تم سے بات نہ کروں گا۔

(۶) علوی سوتا ہے اور رحمانی پنکھا جھلتا ہے۔

(۷) اگرچہ ان کاغذوں کے کیڑے نہ تھے مگر ایک عجیب رقم تھے۔

(۸) کس گوشے میں سوتی ہو اے پورب کی ہواؤ
پہنچو مری کشتی کو کہیں آج بچاؤ
(۹) اے وائے انقلاب زمانہ کے جور سے
دہلی ظفرؔ کے ہاتھ سے پَل میں نکل گئی
(۱۰) ع کہدے گناہگار کہ تقصیر ہو گئی
(۱۱) شیخ کعبہ میں برہمن دیر میں سب ہیں مجرائی تری درگاہ کے
(۱۲) کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں
۲- مندرجہ بالا میں سے ہر جملہ کی ترکیب نحوی کرو۔

سبق ۔ ۲۷

ترکیب نحوی

کسی جملہ کی ترکیب نحوی کرتے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

۱۔ مصرع یا شعر کی نثر بنا لینی چاہیے۔

۲۔ سب سے پہلے جملہ میں فعل تلاش کر لینا چاہیے۔ کہ فعل نام ہے یا ناقص لازم ہے یا متعدی، معروف ہے یا مجہول

۳۔ الف۔ اگر فعل لازم ہو تو فاعل تلاش کر لینا چاہیے۔ (ب) متعدی ہو تو فاعل اور مفعول تلاش کر لینا چاہیے۔ (ج) بعض متعدی فعلوں میں دو یا تین مفعول بھی ہوتے ہیں سب کو تلاش کر کے ان کا لحاظ رکھنا چاہیے (د) مجہول ہو تو مفعول قائم مقام فاعل ڈھونڈنا چاہیے۔ بقیہ کو متعلقات فعل میں شمار کرنا چاہیے۔

۴۔ اگر فعل ناقص ہو تو مبتدا اور خبر تلاش کرنا چاہیے۔ اور بقیہ کو متعلقات خبر میں تصور کرنا چاہیے۔

۵۔ مقدرات کو تلاش کر لینا چاہیے کیوں کہ جملے میں:۔

(۱) کبھی فاعل محذوف ہوتا ہے جیسے:۔ کہتے ہیں اس سال بارش اچھی ہوگی۔ اس میں لوگ (تو فاعل ہے) محذوف ہے۔

(۲) کبھی مفعول محذوف ہوتا ہے جیسے:۔ ان کی ایک نہ سنونگا اس میں

بات (مفعول) محذوف ہے۔

(۳) کبھی فعل حذف ہوتا ہے جیسے :۔ نہ موہن آتا ہے نہ سوہن۔ اس کے آخر میں آتا ہے (فعل) محذوف ہے۔

(۴) کبھی مبتدا محذوف ہوتا ہے جیسے :۔ بے بس ہوں مجھ پر رحم کرو۔ اس میں میں (مبتدا) محذوف ہے۔

(۵) اس ضلع میں نہر کا انجنیر کون ہے؟ "رائے بہادر چرنجی لال ہیں" یہاں انجنیر (خبر) محذوف ہے۔

(۶) کبھی فعل ناقص محذوف ہوتا ہے جیسے :۔ گھر کی مرغی دال برابر۔ اس میں ہوتی ہے (فعل ناقص) محذوف ہے۔

۶۔ بعض اوقات فاعل، مفعول اور مبتدا اکیلا اسم ہوتا ہے اور خبر اکیلا اسم ہوتا ہے یا صفت ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات ان کے ساتھ اور الفاظ بھی ہوتے ہیں۔ جو ان کی توضیح کرتے ہیں۔ اور "توسیع" کہلاتے ہیں۔ جیسے :۔ محمود نے امرود کھایا۔ رحیم بخش نیک ہے۔ ان جملوں میں فاعل (محمود) مفعول (امرود) مبتدا (رحیم بخش) اور خبر (نیک) سب مفرد ہیں۔

مگر ذیل کے جملوں کو دیکھو!

(۱) محمود کے بیٹے نے دو میٹھے امرود کھائے۔ (۲) نیک دل جمشید موجود ہے (۳) نوشیرواں ایک عادل بادشاہ تھا۔

ان میں نمبر (۱) والے جملے میں محمود کے بیٹے، فاعل ہے جو مرکب ہے اصل فاعل (بیٹے) ہے اور محمود کے، اس کے معنی میں اضافہ کر رہا ہے۔

اور توسیع فاعل "ہے۔ اسی جملہ میں دو میٹھے امرود، مفعول ہی جو مرکب ہے،
اصل مفعول امرود ہے۔ اور دو میٹھے اس کے معنی میں اضافہ کر رہا ہے۔
اور توسیع مفعول ہے۔

نمبر (۲) والے جملہ میں نیک دل جمشید، مبتدا ہے۔ اصل مبتدا تو جمشید
ہے مگر نیک دل اس کے معنی میں اضافہ کر رہا ہے۔ اور توسیع مبتدا ہے،
نمبر (۳) والے جملہ میں ایک عادل بادشاہ خبر" ہے۔ اصلی خبر تو بادشاہ
ہے مگر ایک عادل" اس کے معنی میں اضافہ کر رہا ہے۔ جو توسیع، خبر ہے۔
اب تم ترکیب کے نقشہ میں ترمیم کر لو۔ اور اس طرح ترکیب نحوی
کیا کرو۔

نمونہ

ا۔ مفرد جملے (۱) کریم بخش کے گھوڑے نے کالی مرغی کو بھگا دیا۔
(۲) کاشتکار گائے اور بھیں پالتے ہیں۔
(۳) نوجوان آدمی تیز ہوتا ہے۔
(۴) ان کی بیٹی ایک خوش سلیقہ لڑکی ہے۔
(۵) وہ آج کہاں گیا تھا۔

جملہ مفردہ کی ترکیب نحوی کا نقشہ

۸۳

نمبر	مسند الیہ						مسند				قسم جملہ
	عامل	متعلقاتِ عامل	مبتدا	متعلقاتِ مبتدا	مفعول	متعلقاتِ مفعول	خبر	متعلقاتِ خبر	متعلقاتِ فعل	فعل	
۱	گھوڑے نے	کریم بخش نے	....	....	مرغی کو	کالی	.	.	.	بھگا دیا	فعلیہ
۲	کاشتکار	.	.	.	گائیں اور بیل	.	.	.	.	پال لیے ہیں	،،
۳	.	.	آدمی	نوجوان	.	.	تیز	.	.	ہوتا ہے	اسمیہ
۴	.	.	بیٹی	اُن کی	.	.	خوش سلیقہ	لڑکی	.	ہے	،،
۵	وہ	.	.	.	.	.	.	.	آج کہاں	گیا تھا	فعلیہ
۶	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.

۴ ترکیب کیجیے جملے۔ (۱) جہان اور مال سے غرور کو کھویا تو نے بھو اور فرعون کو دریا میں ڈبویا تو نے

(۲) جوانی کی نہ مال کوں کو ناحق لوگ دیتے ہیں مجھے بھی آپ کے ستاتے ہیں جوانی کو جواں ہو کر

(۳) شریف مالدار خاکسار ہوتا ہے جیسے کہ پھلدار شاخ جھکی ہے۔

۸۴۔ مرکّب جملہ کی ترکیب کا نقشہ

نمبر شمار	مرکّب جملہ کے حصّے	قسم جملہ	ملانے والا حرف	مسند الیہ: فاعل: اصل یا ضمیر	مسند الیہ: فاعل: توسیع	مسند الیہ: مبتدا: اصل	مسند الیہ: مبتدا: توسیع	مسند: مفعول: اصل	مسند: مفعول: توسیع	مسند: خبر: اصل	مسند: خبر: توسیع	متعلقات	فعل	جملوں کا نام
۱	جان اور مال سے نمرود کو کھویا تو نے	جملہ فعلیہ (معطوف علیہ)		تو نے	.	.	.	نمرود کو	.	.	.	جان اور مال سے	کھویا	معطوفہ
	فرعون کو دریا میں ڈبویا تو نے	جملہ فعلیہ (معطوف)	اور	تو نے	.	.	.	فرعون کو	.	.	.	دریا میں	ڈبویا	
۲	جوانی کی دعا لڑکوں کو ناحق لوگ دیتے ہیں	جملہ فعلیہ (معلولی)		لوگ	.	.	-	(۱) لڑکوں کو (۲) دعا	جوانی کی	.	.	ناحق	دیتے ہیں	جملہ معللہ
	یہی لڑکے جواں ہوکر جوانی کو مٹا دیتے ہیں	جملہ فعلیہ (علت)	کیونکہ	لڑکے	یہی	.	-	جوانی کو	.	.	.	جواں ہوکر	مٹا دیتے ہیں	
۳	شریف مالدار خاکسار ہوتا ہے	جملہ اسمیہ (تمثیلی)		.	.	شریف	مالدار	.	.	خاکسار	.	.	ہوتا ہے	جملہ متمثلہ
	پھل دار شاخ جھک جاتی ہے	جملہ فعلیہ (")	جیسا کہ	شاخ	پھلدار	.	.	.	.	.	.	.	جھک جاتی ہے	

عمل و مشق

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہر ایک جملہ جن جن جملوں سے مرکب ہو ان کو پھانٹ کر الگ الگ لکھو اور بتاؤ کہ ہر مفرد جملہ کس قسم کا جملہ ہے۔

(۱) تعلیم اگر نہیں ہے زمانہ کے حسب حال — پھر کیا امید دولت و آرام و احترام

(۲) قسم ہے راہ کی گر جان مانگو — تو حاضر ہے نہیں کچھ عذر مجھ کو

(۳) ہنسا کی بجلی کہ ابر رویا جگا کہ سورج کو جا سو رہا — یہ نقش سہتی ہی اعتباری کہیں جلالی کہیں جمالی

(۴) راستی سیدھی سڑک ہے اس میں کچھ کھٹکا نہیں — کوئی رہرو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں

(۵) وائے قسمت وہ بھی کہتے ہیں بُرا — ہم بُرے سب کے ہوئے جن کے لئے

(۶) گذشتہ ہم بھی تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہیں — اور زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

۲۔ مندرجہ بالا مرکب جملوں کے نام بتاؤ۔

۳۔ اشعار بالا کی ترکیب نحوی کرو۔

۴۔ ترکیب کے نقشے کو اپنی کاپی پر کھینچ لو اور تازہ سبقوں میں سے روزانہ دو مفرد اور مرکب جملوں کی ترکیب نحوی کرتے رہو۔

۵۔ روزانہ ایک جملہ کی تعلیل بھی کر لیا کرو۔

—— ۱۰×۱ ——

مفید کتابیں

۱۔ معلومات عامہ (ہندی۔ اردو) برائے ہائی اسکول
۲۔ نیچرل ریجنیس آف دی ورلڈ (ہندی۔ اردو) ״
۳۔ ریشنل جیوگرافی آف دی ورلڈ (ہندی۔ اردو) ״
۴۔ ادبی کارنامے (نثر) ״ ״
۵۔ ادبی کارنامے (نظم)
۶۔ رہنمائے خط شکست
۷۔ عملی قواعد اردو
۸۔ رہبر مضمون نگاری ״ ״
۹۔ ادبی مرقعے (نثر) برائے انٹرمیڈیٹ
۱۰۔ ״ ״ (نظم) ״ ״
۱۱۔ تنقیدی اشارے ״ ״
۱۲۔ مضامین سرسید
۱۳۔ مثنوی سحر البیان مع تنقید و تبصرہ
۱۴۔ مثنوی گلزار نسیم مع تنقید و تبصرہ
۱۵۔ بانگ درا مع تنقید و تبصرہ
۱۶۔ خضر راہ مع تنقید و تبصرہ و تشریحات وغیرہ
۱۷۔ انوار ادب حصہ اول برائے درجہ ششم
۱۸۔ انوار ادب حصہ دوم برائے درجہ ہفتم
۱۹۔ انوار ادب حصہ سوم برائے درجہ ہشتم

کتاب گھر مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ